سیرت الرسول ﷺ من القرآن

toobaa-elibrary.blogspot.com

جامعین
سید محمد رضوان اللہ و انتظام اللہ شہابی

دائرۃ المعارف قمر آئینہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
من القرآن

toobaa-elibrary.blogspot.com

جامعین

سید محمد رضوان اللہ و انتظام اللہ شہابی

ناشر

دائرۃ المعارف قرآنیہ

آفتاب منزل ۲۳/۶ ڈی ناظم آباد نمبر ۳ کراچی

کنٹونمنٹ پبلک لائبریری

سیرت الرسول

من القرآن

جامعین

سید محمد رضوان اللہ و انتظام اللہ شہابی

دائرۃ المعارف قرآنیہ

آفتاب منزل ۶/۲۳ ڈی نمبر ۳ ناظم آباد کراچی ۱۸

مجید ۶۳

سیرت الرسول صلعم

القرآن من

دائرۃ المعارف قرآنیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

297.92

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من القرآن

toobaa-elibrary.blogspot.com

جامعین

سید محمد رضوان اللہ و انتظام اللہ شہابی

ناشر

دائرۃ المعارف قرآنیہ

آفتاب منزل ۲۳/۶ ڈی ناظم آباد نمبر ۳ کراچی

کنٹونمنٹ پبلک لائبریری

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

جملہ حقوق محفوظ ہیں

★ Cantonment Public Library ★
Rawalpindi Cantt.
Accession # G-4386
Dated 3-10-2014

سال طباعت	سنہ ۱۹۶۳ء
بار اول	۱۰۰۰
ناشرین	ذکی الدین قریشی و نجیب الحسن شہابی
کتابت	آفتاب ذکی
طباعت	مطبع سعیدی قرآن محل کراچی
کتاب ملنے کا دوسرا پتہ	بلال ٹریڈرز پنجاب نیشنل بنک بلڈنگ میری ویدر ٹاور کراچی

قیمت

دس روپے

۷۸۶

مقدمہ

سرورِ کائنات کی بعثت سے پہلے عربوں کے یہاں تاریخ کی حقیقت صرف متوارث روایات تک محدود تھی جو جاہلیت اولیٰ کی خبروں اور ان کے واقعات قومی و زندگی پر مبنی ہوتے جو ان کے درمیان شائع اور اشاعت پذیر تھے۔

عربوں کے اسلاف کی بہادری ان کی فیاضی اور مہمان نوازی کی داستانیں اقوام عاد و ثمود، خانہ کعبہ و زمزم، ساد جرہم کے قصے، سیل عرم کی تباہ کاری کا واقعہ اس کے بعد امارت قریش کی جملہ اعراب پر برتری بیان کی جاتی تھی۔ یہ تھا عربوں کا حقیقتاً تاریخی سرمایہ۔ یہ حالات کسی کتاب میں تحریر نہ تھے بلکہ تحریر کی جگہ حافظے اور قلم کی جگہ زبان نے لے رکھی تھی لوگ عموماً انہیں سن کر یاد رکھتے، حافظہ میں محفوظ کرتے اور میلہ عکاظ وغیرہ کے موقع پر ہم صحبت لوگوں میں بیان کرتے۔

عرب العربا تمدنی اور تہذیبی و علمی اقدار میں متمدن اقوام کے مقابلہ میں پس ماندہ کہے جاتے تھے مگر زبان دانی میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے علوم و فنون کی صنف میں شعر و شاعری کو معراج کمال پر پہنچا دیا تھا۔ ان کا اس عہد کا کلام جو سبعہ معلقہ اور حماسہ وغیرہ کی صورت میں آج بھی موجود ہے وہ ہمارے اس علمی دور میں بھی ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔

عربوں کے کلام میں جہاں شعر و شاعری کے جملہ لوازمات کا سرمایہ محفوظ ہے وہاں ان کے اسلاف جن اقوام سے تھے ان کے واقعات اور ان کی اخلاقی زندگی کے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

روشن پہلو بھی محفوظ ہیں۔

کعب بن جعیل، تبابعِ یمن جن کو قرآن مجید نے قوم تبعؑ سے خطاب کیاہے اور وہ حمیر اور اہل عدن کے متعلق لکھتاہے :۔

وَعَنْ تُبَّعٌ فِی حِمْيَرِ حَتّٰی
نَزَلَ الْحِمْيَرَةُ مِنْ اَهْلِ عَدَنٍ[1]

غرضیکہ شعرائے جاہلیت کے کلام میں ایک حد تک تاریخی سرمایہ ضرور ہے اس بنا پر یہ کہنا کہ عرب تاریخ سے بالکل نابلد تھے حقیقت سے بعید ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپؐ کی دعوت کے اظہار کے ساتھ ایک نیا ماخذ ظہور میں آیا اور وہ قرآن مجید اور فرقان حمید کا نزول تھا جس میں عبرت و بصیرت کے لئے عربوں کے اسلاف کے قصص اور ان کے یہاں جن اقوام کے ذکر کئے جاتے ان کے عروج و زوال اور تباہی و بربادی کے تذکرے بھی کئے گئے ہیں کہ وہ خدا سے نافرمان ہو گئے تھے جس کی وجہ سے ان کا یہ انجام ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دعوت اسلام لے کر آئے تھے وہ نئی نہ تھی۔ حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسٰی علیہ السلام تک جس قدر انبیاء و رسل مختلف ازمنہ میں آئے وہ ایک ہی دعوت لے کر آئے۔ انبیاء علیہم السلام جن قوموں میں مبعوث ہوئے ان میں کے جو لوگ ہدایت پا گئے ان کو دینی و دنیوی فلاح و اعزاز حاصل ہوئے اور جنہوں نے نافرمانی کی وہ تباہ و برباد ہوئے۔ قرآن تمام دنیا کے انسانوں کے لئے شمع ہدایت ہے لیکن عربی زبان میں نازل ہونے کی وجہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان تھی، اہل عرب سے خصوصی خطاب کی

علہ ۔ تاریخ الملوک جلد ۱ صفحہ ۴۱۹۔

شکل میں نظر آتا ہے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس قوم میں پیدا ہوئے اس کا ذکر قرآن نے کیا اور رسول اکرمؐ کی پیدائش سے وفات تک کی زندگی کے کوائف اور وقائع قرآن میں مذکور ہوئے۔ چنانچہ قرآن مجید کا ایک حصہ سوانح اور سیرت رسولؐ سے متعلق ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو عطا کیا لوگ قرآن پاک پڑھتے ہیں مگر جہاں قرآن کی تعلیمات سے استفادہ نہیں کرتے وہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے روشن پہلوؤں کو بھی نظر انداز کر جاتے ہیں اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ سے سبق نہیں لیتے اور نہ اپنے کردار کو اس نمونہ کے مطابق ڈھالتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ اصحاب رسولؐ رضی اللہ عنہم نے اپنے آپ کو اس نمونہ کے مطابق ڈھال لیا تھا۔ چنانچہ ان کی عظمت اور ان کے کارنامے اب تک مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔

قرآن پاک کے علاوہ سیرت النبیؐ کا سرمایہ احادیث میں مدون کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کتاب الصادقہ (مجموعہ حدیث) عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ پوچھ کر مرتب کیا۔[1] اسی طرح حضرت علیؓ و حضرت انسؓ وغیرہ نے بھی احادیث قلمبند کی تھیں۔ ایسے ہی اکثر اصحاب نے بطور یادداشت احادیث کے دفتر کے دفتر مرتب کر دیئے تھے جن کو خلفائے راشدین کے عہد کی یادگار سمجھنا چاہئے۔ اس عہد میں مبادی نحو ابو الاسود دولی نے مرتب کئے جو حضرت علیؓ کے شاگرد تھے۔ یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے قرآن مجید کے الفاظ پر اعراب لگائے تھے۔

سیرت پر تالیف کا آغاز

عہد امیر معاویہ میں عبید بن شریہ جرہمی نے کتاب الملوک و اخبار الماضیین

علہ بخاری و مسلم۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

لکھی[1] جو عربی زبان میں تاریخ کی پہلی کتاب ہے۔ جہاں عام طور پر عربوں کی تاریخ کی ترتیب کی طرف علمائے دور مشغول تھے وہیں بعض تابعین کرام نے حضور سرورِ عالمؐ کی سیرت مبارکہ کو مرتب کرنے کا اہم کام شروع کیا۔ شاید انہوں نے اس امر کی تدوین میں جن سے آپؐ کا تعلق تھا کچھ ایسی چیزیں پائیں جو آپؐ کے تعلق سے ان کے دلوں میں موجود تھیں۔ انھیں آپؐ کے آثار کو قائم رکھنا بہت محبوب تھا۔ یہ صورت اس واقعہ کے بعد پیش آئی جب کہ انھیں حدیث کے قرآن سے خلط ملط ہو جانے کے خوف سے احادیث کی تدوین سے روک دیا گیا تھا۔ اس وقت ایک سے زیادہ ایسے اشخاص آئے جو سب کے سب محدث تھے اور انھوں نے سیرت پر کئی کتابیں لکھیں ہم ان میں سے بعض کا ذکر کرتے ہیں وہ لوگ یہ ہیں:۔

عروہ بن الزبیر بن العوام فقیہ و محدث اپنے باپ حضرت زبیرؓ اور اپنی ماں حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ نسبی تعلق نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ابتدائے اسلام کی نسبت بہت سے اخبار و احادیث روایت کرنے کا موقع عطا کیا تھا۔

قارئین کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ابن اسحاق و عمر و واقدی و طبری نے ان سے بکثرت روایات لی ہیں۔ خصوصاً وہ روایات جو حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت اور غزوۂ بدر سے متعلق ہیں۔ حضرت عروہ کی تاریخ وفات جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے سنہ ۹۴ھ ہے۔

ان کے بعد ابان بن عثمان بن عفان المدنی ہیں جن کی وفات سنہ ۱۰۵ھ میں ہوئی انہوں نے سیرت پر کئی کتابیں تالیف کیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق حدیثیں ہیں۔ شعبی نے بھی فن مغازی اور سیر پر تصانیف کی ہیں جن کا سال

---

[1] فہرست ابن ندیم صفحہ ۲۴۴

وفات سنہ ۱۰۹ھ ہے۔ پھر وہب بن منبہ الیمنی ہیں جن کا سال وفات سنہ ۱۱۴ھ ہے انہوں نے جو کتاب مغازی پر تالیف کی تھی اس کا ایک حصہ ہینڈ برگ (جرمنی) میں موجود ہے۔

ان کے علاوہ اور بہت سے اشخاص ہیں جن میں بعض کی وفات دوسری صدی ہجری کے ربع اول ختم ہونے کے قریب ہوئی مثلاً شرجیل بن سعد متوفی سنہ ۱۲۳ھ شہاب زہری متوفی سنہ ۱۲۴ھ۔ عاصم بن عمرو بن قتادہ انصاری متوفی سنہ ۱۲۱ھ اس میں وہ بھی ہیں جو عمر میں ان سے متجاوز ہیں مثلاً عبداللہ بن ابی بکر بن حزم متوفی سنہ ۱۳۵ھ۔

یہ چار حضرات ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے غزوات کے حالات پر توجہ کی ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے دوسری صدی کا نصف یا اس سے کچھ متجاوز زمانہ پایا مثلاً موسیٰ بن عقبہ الاسدی المتوفی سنہ ۱۴۱ھ و ہشام بن عروہ بن زبیر متوفی سنہ ۱۴۶ھ نے مغازی اور سیرت پر کتب تصانیف کی ہیں۔ پھر معمر بن راشد المتوفی سنہ ۱۵۰ھ ان کے بعد شیخ ارباب سیرت محمد بن اسحاق المتوفی سنہ ۱۵۲ھ ان لوگوں کے بعد دوسرے اشخاص آئے ان کے بعد زیاد البکائی متوفی سنہ ۱۸۳ھ اور محمد بن عمر واقدی صاحب المغازی متوفی سنہ ۲۰۷ھ محمد بن سعد صاحب الطبقات الکبریٰ متوفی سنہ ۲۳۰ھ اور قبل اس کے کہ موت ابن سعد کو ترجیح دے اس نے ۲۱۸ھ میں ابن ہشام کو آلیا۔ بالفاظ دیگر ابن سعد نے ابن ہشام کے بارہ سال بعد وفات پائی۔ اور ابن ہشام وہی شخص ہیں جن تک سیرت ابن اسحٰق پہنچی، انہی کے ذریعہ جانی پہچانی گئی اور ان کے ساتھ منسوب ہوئی۔ سیرت ابن ہشام ہی کے ذریعہ سیرت ابن اسحاق کا ذکر شائع ہوا۔ امام بخاری نے دو کتابیں تاریخ صغیر و تاریخ کبیر لکھیں جن میں تھوڑا حصہ سیرت نبوی کا بھی موجود ہے گو کہ بہت مختصر ہے اس کے علاوہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

امام طبری نے تاریخ کبیر مرتب کی جس میں سیرت نبوی کا کافی سلسلہ ہے ان کی وفات سنہ ۳۱۰ھ میں ہوئی۔ سیرت ابن اسحاق جو بعد میں سیرت ابن ہشام کے نام سے موسوم ہوئی اور المغازی مرتبہ واقدی اور الطبقات مولفہ ابن سعد اور تاریخ کبیر مرتبہ علامہ طبری تمام عالم کی کتب سیر کی ماخذ ہیں اور یہی چار سیرت کی کتابیں سیرت قدما کے نام سے موسوم ہیں۔

قدیم مصنفین سیر اور ان کی کتابیں

نمبر شمار	نام مصنف	نام کتاب	سنہ وفات
۱	عروہ بن زبیر	المغازی	سنہ ۹۴ھ
۲	ابان بن عثمان	سیرت النبی	سنہ ۱۰۵ھ
۳	شعبی	سیر و مغازی	سنہ ۱۰۹ھ
۴	وھب بن منبہ الیمنی	کتاب المغازی	سنہ ۱۱۴ھ
۵	عاصم بن عمرو بن قتادہ انصاری	مغازی و سیر	سنہ ۱۲۱ھ
۶	شرجیل بن سعد	المغازی	سنہ ۱۲۳ھ
۷	محمد بن مسلم بن شہاب زہری	سیر و مغازی	سنہ ۱۲۴ھ
۸	یعقوب بن عتبہ	مغازی و سیرت	سنہ ۱۲۸ھ
۹	عبداللہ بن ابی بکر بن حزم	سیرت و مغازی	سنہ ۱۳۵ھ
۱۰	موسیٰ بن عقبہ الاسدی	مغازی	سنہ ۱۴۱ھ
۱۱	ہشام بن عروہ بن زبیر	سیرت النبی	سنہ ۱۴۶ھ
۱۲	معمر بن راشد	سیر و مغازی	سنہ ۱۵۰ھ

نمبر شمار	نام مصنف	نام کتاب	سنہ وفات
۱۳	محمد بن اسحاق بن لیبار المطلبی	سیرت ابن اسحاق	سنہ ۱۵۲ھ
۱۴	عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز الادسی	سیر و مغازی	سنہ ۱۶۲ھ
۱۵	محمد بن صالح بن دینا التمار	سیر و مغازی	سنہ ۱۶۸ھ
۱۶	ابو معشر نجیح المدنی	سیر و مغازی	سنہ ۱۷۰ھ
۱۷	عبداللہ بن جعفر بن عبدالرحمٰن المخزومی	سیرت النبی	سنہ ۱۷۰ھ
۱۸	عبدالملک بن محمد بن ابی بکر بن عمر بن حزم	کتاب المغازی	سنہ ۱۷۶ھ
۱۹	علی بن مجاہد الرازی الکندی	مغازی	سنہ ۱۸۰ھ
۲۰	زیاد بن عبداللہ ابن الطفیل البکائی	کتاب السیرۃ	سنہ ۱۸۳ھ
۲۱	سلمہ بن الفضل الابرش الانصاری	سیرت	سنہ ۱۹۱ھ
۲۲	ابو محمد یحییٰ بن سعید ابن ابان الاموی	مغازی	سنہ ۱۹۴ھ
۲۳	ولید بن مسلم القرشی	المغازی	سنہ ۱۹۵ھ
۲۴	یونس بن بکیر	المغازی	سنہ ۱۹۹ھ
۲۵	محمد بن عمر الواقدی الاسلمی	کتاب السیرت و کتاب التاریخ المغازی	سنہ ۲۰۷ھ
۲۶	یعقوب بن ابراہیم الزہری	المغازی	سنہ ۲۰۸ھ
۲۷	عبدالرزاق بن ہمام بن رافع الحمیری	مغازی	سنہ ۲۱۱ھ
۲۸	عبدالملک بن ہشام الحمیری	سیرت ابن ہشام	۲۱۳ یا ۲۱۸
۲۹	علی بن محمد المدائنی	تاریخ و سیرت	سنہ ۲۲۵ھ
۳۰	محمد بن سعد	طبقات الکبریٰ	سنہ ۲۳۰ھ
۳۱	عمر بن شبہ البصری	سیرت	سنہ ۲۶۲ھ
۳۲	محمد بن عیسیٰ ترمذی	کتاب الشمائل	سنہ ۲۷۹ھ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

نمبر شمار	سیرت نگار	اسمائے سیرت النبی	وفات
۳۳	ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم	کتاب المغازی	سنہ ۲۸۵ھ
۳۴	ابوبکر احمد بن ابی خشیمہ البغدادی	تاریخ الکبیر	سنہ ۲۹۹ھ
۳۵	محمد ابن جریر طبری	تاریخ کبیر	سنہ ۳۱۰ھ

اس کے بعد کی مستند کتب سیرت

۱	ابن فارس	سیر ابن فارس	سنہ ۳۹۵ھ
۲	حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	دلائل النبوت	سنہ ۴۳۰ھ
۳	عبدالرحمن سہیلی	روضۃ الالف	سنہ ۵۸۱ھ
۴	محمد بن علی بن یوسف الشافعی	سیرت	سنہ ۶۰۰ھ
۵	ابن ابی یحییٰ بن حمید	ابن ابی طے	سنہ ۶۳۰ھ
۶	حافظ ابوالربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی	الکتفا	سنہ ۶۳۴ھ
۷	ظہیر الدین علی بن محمد گازرونی	سیرت گازرونی	سنہ ۶۹۴ھ
۸	محب الدین احمد بن عبداللہ طبری	خلاصۃ السیر	سنہ ۶۹۶ھ
۹	حافظ عبدالمومن دمیاطی	سیرت دمیاطی	سنہ ۷۰۵ھ
۱۰	علاؤالدین علی بن محمد خلاطی حنفی	سیرت خلاطی	سنہ ۷۰۸ھ
۱۱	ابن سید الناس اندلسی شافعی	عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل و السیر	سنہ ۷۳۴ھ
۱۲	محمد بن ابوبکر معروف بابن قیم الجوزی حنبلی	زاد المعاد فی خیر العباد	سنہ ۷۵۱ھ
۱۳	شہاب الدین غرناطی	رسالہ فی السیرت المولد النبوی	سنہ ۷۷۹ھ
۱۴	اوحد الدین میرزا خان البرکی	نظم الدرر والمرجان فی تلخیص سیرت سید الناس	سنہ ۷۷۹ھ

نمبر شمار	سیرت نگار	اسمائے سیرت	وفات
۱۵	ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن جابر الھواری	سیرت	سنہ ۷۸۰ھ
۱۶	تقی الدین ابوبکر ابن محمد الحصنی	قمع النفوس و رقیبۃ المانوس	سنہ ۸۲۹ھ
۱۷	سعید بن مسعود بن محمد بن مسعود گازرونی	المنتقیٰ فی سیرت المصطفیٰ	سنہ ۷۵۸ھ
۱۸	معین الدین ہروی	معارج النبوت فارسی	سنہ ۸۹۱ھ
۱۹	شیخ یحییٰ بن ابی بکر العامری	بہجۃ المحافل	سنہ ۸۹۳ھ
۲۰	قطب الدین محمد بن محمد خیضری شافعی	اللفظ المکرم بخصائص النبی المحترم	سنہ ۸۹۴ھ
۲۱	مولانا عبدالرحمن جامی	شواہد النبوت	سنہ ۸۹۸ھ
۲۲	شیخ نور علی بن عبداللہ السمہودی	خلاصۃ الوفٰی فی اخبار المصطفیٰ	سنہ ۹۱۱ھ
۲۳	سید عبدالاعلیٰ بن علاؤالدین حسن الحسینی	سیر النبی	سنہ ۹۳۰ھ
۲۴	محمد بن یوسف صالح دمشقی	سیرت الشامیہ سبیل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد	سنہ ۹۴۲ھ
۲۵	علی بن برہان الدین الحلبی	انسان العیون فی سیرت الامین والمامون مشہور سیرت الحلبیہ	سنہ ۱۰۴۴ھ
۲۶	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	مدارج النبوت (فارسی)	سنہ ۱۰۵۲ھ
۲۷	احمد بن تاج الدین حسن بن سیف الدین استرابادی	آثار احمدی (فارسی)	سنہ ۱۰۷۶ھ
۲۸	محمد بن عبدالباقی الزرقانی	شرح مواہب اللدنیہ	سنہ ۱۱۲۲ھ
۲۹	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	سرور المحزون فی سیر النبی الامین المامون	سنہ ۱۱۷۶ھ
۳۰	بدر الدولہ مدراسی	تحفہ عظیمہ (قلمی فارسی)	سنہ ۱۲۳۶ھ
۳۱	مولوی کرامت علی دہلوی	سیرت المحمدیہ	سنہ ۱۲۵۰ھ
۳۲	مولوی اشرف علی بن عبدالوالی	ریاض الجنان (فارسی)	سنہ ۱۲۷۷ھ
۳۳	محمد عبدالرحمن معروف عبیداللہ مشتاق	تاریخ نبوی (فارسی)	سنہ ۱۲۷۹ھ
۳۴	نواب صدیق حسن خان	بلوغ العلیٰ لمعرفۃ العلیٰ	سنہ ۱۳۰۰ھ
۳۵	شیخ محمد بیر علی البرکوی	الطریقۃ المحمدیہ والسیرت الاحمدیہ	سنہ ۱۳۰۹ھ
۳۶	سید احمد زینی دحلانی	سیر النبی	سنہ ۱۳۱۰ھ
۳۷	محمد عزۃ دروزہ - قاہرہ	صور مقتبسۃ من القرآن الکریم	سنہ ۱۳۶۷ھ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

متاخرین سیرت نگاروں نے قدیم سیرتوں سے اپنی سیرتیں مرتب کیں مگر استناد کا لحاظ جیسا چاہیے تھا ویسا نہیں رکھا گیا بعض روایات محل نظر ہیں۔ معارج النبوت ایسی ہی سیرت ہے پھر بھی بساط بھر صحت کا التزام کیا گیا ہے مگر صحیح سیرت کے مرتب کرنے کے لیے یہ کتابیں بھی استفادہ کے لئے بہت ضروری ہیں۔

سیرت نبی کریمؐ بہ زبان اردو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر علاوہ عربی زبان کے دیگر زبانوں میں بھی بہت سے رسائل اور کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں سے کچھ خاصی امتیازی حیثیت رکھتی ہیں مگر ان کا ذکر اس موقعہ پر طوالت کے باعث ضروری نہیں البتہ اردو زبان جب سے معرض وجود میں آئی اسی وقت سے سیرت رسولؐ پر چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں لکھی گئیں ہیں جن کی تعداد یقیناً دو سو سے زائد ہے ان میں سے خاص طور پر نہایت اہم اور نمایاں تالیفات شمس التواریخ جلد اول (بارہ سو صفحات) مرتبہ مولوی وارث علی اکبر آبادی۔ سیرت النبی مرتبہ علامہ شبلی نعمانی و مولانا سید سلیمان ندوی۔ رحمۃ للعالمین مرتبہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری و سیرت کبریٰ مرتبہ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری و اصح السیر مرتبہ مولانا ابوالبرکات عبد الرؤف داناپوری ہیں۔ خصوصیت سے سیرت النبی جس بلند معیار کے مدنظر ترتیب دی گئی ہے اس کی مثال دنیا کی کسی زبان میں اس موضوع پر نہیں ملتی۔ اب کہیں کہیں اس انداز پر کوشش شروع کی گئی ہے۔

رہبران مذاہب و ملل کی سوانح حیات نوع بہ نوع اور مختلف انداز و طرز پر مرتب کی گئی ہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت حقیقی واقعات اور تفصیلی روزمرہ کی زندگی سامنے رکھ کر جس قدر بھی مرتب کی گئی ہیں وہ سیرت نگاری کے

معیار سے اپنی مثال آپ ہیں اور وہ خصوصیت و بلندی کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی سیرت رسولؐ پر عربی فارسی اور اردو و دیگر زبانوں میں صدہا کتابیں موجود ہیں اور آئندہ بھی تا قیامت لکھی جاتی رہیں گی یہ تالیف بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے مگر ایسی زرین کڑی کہ جس کے بغیر ہماری نظر میں یہ سلسلہ سیرت نامکمل معلوم ہوتا ہے۔

یہ تالیف اپنی نوعیت کی ایک انوکھی کاوش و کوشش ہے۔ اس انداز پر اب تک نہ صرف اردو زبان میں بلکہ کسی دوسری زبان میں بھی حضورؐ کی سیرت پیش نہیں کی گئی حضورؐ کی حیات مبارکہ کا جس طرح اور جہاں جہاں قرآن میں ذکر آیا ہے ہم نے اسی سے یہ سوانح حیات مرتب کی ہے اس لئے یہ سیرت کی سیرت اور کلام مجید کے بڑے حصے کی تفسیر مستند ہے اس کے مطالعہ سے حضورؐ کی سیرت اور ترجمہ قرآن پاک سے قارئین کو ایک گہرا معنوی تعلق بھی انشاء اللہ پیدا ہوگا۔

ہم ہر دو مرتبین کے لئے یہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم توشہ عقبیٰ ہے خداوند کریم کی بارگاہ میں التجا ہے کہ کاش شرف قبولیت عطا ہو۔ جملہ قارئین مورخین و علمائے کرام سے التماس ہے کہ ہماری کم مائگی کے باعث جو خامیاں اور فروگذاشتیں ہوئی ہوں ان سے ہم کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں ان کو رفع کیا جا سکے اور اگر یہ پیشکش باعث پسندیدگی ہو تو ہمارے لئے دعائے مغفرت کریں۔

ہم مرتبین و مولفین بالخصوص مولوی ثناء الحق صاحب ایم اے و مولانا ثناء اللہ صاحب جونپوری و پروفیسر فرخ علوی صاحب و پروفیسر حامی الدین صاحب جنہوں نے کاپیوں کی صحت کی اور پروف پڑھے کی مساعی جمیلہ کے از حد ممنون ہیں۔ محمد ایوب قادری صاحب ایم اے ذکی الدین قریشی و نجیب الحسن شہابی کی سعی مبیضہ و طباعت میں معمول سے زیادہ رہی اللہ تعالیٰ ان اصحاب کو بھی ہمارے ساتھ ماجور بالثواب کرے۔

خادمان ملت

١٩ اکتوبر ١٩٦٢ء

سید محمد رضوان اللہ و انتظام اللہ شہابی

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	سرورق		۲۵	بنی اسرائیل (یعقوبؑ)	۳۲
۲	مقدمہ	ا	۲۶	حضرت یوسفؑ	۳۳
۳	فہرست مضامین	ل	۲۷	حضرت موسیٰؑ	۳۵
۴	نقشہ سرزمین قرآن	۳	۲۸	حضرت ہارونؑ	۴۵
۵	مصحف عثمانی کا ایک صفحہ	۴	۲۹	طالوت، حضرت داؤدؑ	۴۸
۶	بشارات ظہور سید المرسلین (باب اول)	۵	۳۰	حضرت سلیمانؑ	۵۲
۷	عرب (باب دوم)	۱۶	۳۱	مسجد اقصیٰ	۵۴
۸	عرب الوادی	۱۷	۳۲	ملکہ سبا	۵۸
۹	عرب کے صوبے	۱۷	۳۳	حضرت مریم و عیسیٰؑ	۶۵
۱۰	صوبہ یمن	۱۷	۳۴	اصحاب کہف	۷۰
۱۱	صوبہ حجاز	۱۸	۳۵	عرب مستعربہ (بنو اسمٰعیلؑ) باب سوم	۷۳
۱۲	صوبہ تہامہ	۱۸	۳۶	حضرت قیدار اعظم	۷۵
۱۳	صوبہ یمامہ	۱۸	۳۷	قریش	۷۶
۱۴	نجد	۱۸	۳۸	قصیٰ	۷۹
۱۵	اہل عرب	۱۸	۳۹	عرب کی مذہبی حالت	۸۰
۱۶	عرب عاربہ (قوم عاد و ثمود)	۱۹	۴۰	انبیاءؑ کی بعثت کی غرض	۸۵
۱۷	احقاف (مسکن قوم عاد)	۲۰	۴۱	ضرورت انبیاءؑ	۸۵
۱۸	قوم ثمود	۲۱	۴۲	جماعت انبیاء	۸۵
۱۹	اولاد ہودؑ (عبیر)	۲۳	۴۳	ہر قوم میں ہادی	۸۵
۲۰	حضرت ابراہیمؑ	۲۳	۴۴	دعائے خلیل اللہؑ	۸۷
۲۱	حضرت اسمٰعیلؑ	۲۵	۴۵	خوش خبری عیسیٰؑ	۸۷
۲۲	حضرت اسحاقؑ	۲۶	۴۶	حضرت محمدؐ کی ولادت قدسی	۸۸
۲۳	تعمیر مسجد الحرام	۲۸	۴۷	نام و نسب	۸۸
۲۴	آل اسحٰقؑ	۳۱	۴۸	رضاعت	۸۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۹	آغوش مادر	۸۸	۷۵	امیہ بن خلف	۱۲۳
۵۰	حلف الفضول	۹۰	۷۶	قریش جو سبب عذاب ہوئے	۱۲۴
۵۱	مشاغل	۹۰	۷۷	کفار کی عداوت	۱۲۵
۵۲	حضرت خدیجہ کا عقد مبارک	۹۲	۷۸	واقعہ عقبہ رئیس قریش	۱۲۵
۵۳	احباب خاص	۹۲	۷۹	ولید بن مغیرہ	۱۲۹
۵۴	نذر غلام	۹۲	۸۰	قحط کا واقعہ	۱۲۹
۵۵	تعمیر کعبہ	۹۳	۸۱	ہجرت حبشہ	۱۳۱
۵۶	بعثت النبی	۹۴	۸۲	نضر بن حارث	۱۳۲
۵۷	نزول قرآن	۹۵	۸۳	سرداران قریش	۱۳۵
۵۸	دعوت اسلام	۹۸	۸۴	اساطیر الاولین	۱۳۶
۵۹	مخالفت قریش	۹۹	۸۵	قوم کے لئے فرط شفقت	۱۳۷
۶۰	حضرت حمزہ کا مسلمان ہونا	۱۰۴	۸۶	صراط مستقیم	۱۴۰
۶۱	عبادت	۱۰۵	۸۷	عمار بن یاسر	۱۴۳
۶۲	تہجد	۱۰۶	۸۸	قیام شعب ابی طالب	۱۴۳
۶۳	نزول سورہ کا فرون	۱۰۸	۸۹	امن کی جگہ	۱۴۵
۶۴	نزول احکام	۱۱۰	۹۰	وفات حضرت خدیجہؓ و ابوطالب	۱۴۸
۶۵	واقعہ عبد اللہ ابن مکتوم	۱۱۱	۹۱	سفر طائف	۱۴۸
۶۶	واقعہ ابوجہل	۱۱۲	۹۲	معراج	۱۵۰
۶۷	تحصیل وحی	۱۱۲	۹۳	موسم حج میں دعوت اسلام	۱۵۰
۶۸	معجزہ شق القمر	۱۱۳	۹۴	عقبہ اولیٰ	۱۵۱
۶۹	نماز کے وقت لباس پہنو	۱۱۴	۹۵	عقبہ ثانیہ	۱۵۴
۷۰	اسراف بیجا	۱۱۴	۹۶	ہجرت مدینہ (باب چہارم)	۱۵۶
۷۱	ذکر اوقات نماز	۱۱۵	۹۷	غار ثور	۱۵۹
۷۲	حضرت عمرؓ کا داخل اسلام ہونا	۱۱۶	۹۸	مدینہ کو روانگی	۱۶۰
۷۳	مسلمانوں پر کفار کے مظالم	۱۱۹	۹۹	تعمیر مسجد قبا	۱۶۱
۷۴	خباب اور عاص بن وائل	۱۲۱	۱۰۰	مدینہ میں ورود	۱۶۳

کنٹونمنٹ پبلک لائبریری

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۰۱	انصار و مہاجرین میں بھائی چارہ	۱۶۴	۱۲۷	یہود کی عہد شکنی	۲۰۴
۱۰۲	عبداللہ بن سلام یہودی	۱۶۵	۱۲۸	اسمائے شہدائے بدر	۲۰۴
۱۰۳	تعمیر مسجد نبوی و صفہ	۱۶۶	۱۲۹	واقعہ سویق	۲۰۴
۱۰۴	معاہدہ و دستور	۱۶۸	۱۳۰	حضرت رقیہ کا انتقال	۲۰۵
۱۰۵	اسلام کی پہلی مہم	۱۷۱	۱۳۱	جنگ احد	۲۰۶
۱۰۶	تفصیل ارکان اسلام	۱۷۱	۱۳۲	اسمائے شہدائے احد	۲۲۳
۱۰۷	نماز	۱۷۱	۱۳۳	وراثت کا حکم	۲۲۴
۱۰۸	روزے ۲ھ میں فرض ہوئے	۱۷۵	۱۳۴	ترکہ پدر	۲۲۵
۱۰۹	سحری	۱۷۶	۱۳۵	جبریہ مالک بننا	۲۲۶
۱۱۰	کفارہ قسم	۱۷۷	۱۳۶	محرمات شرعیہ	۲۲۸
۱۱۱	زکوٰۃ	۱۷۸	۱۳۷	احکامات	۲۳۰
۱۱۲	مصارف زکوٰۃ	۱۸۰	۱۳۸	احکام صلح	۲۳۱
۱۱۳	صدقات	۱۸۱	۱۳۹	ایمان	۲۳۱
۱۱۴	مذمت بخل	۱۸۱	۱۴۰	قضیہ حضرت زبیرؓ	۲۳۲
۱۱۵	خیرات	۱۸۱	۱۴۱	منافق اور یہودی کا جھگڑا	۲۳۳
۱۱۶	بیع سلم	۱۸۲	۱۴۲	مال یتیم	۲۳۵
۱۱۷	آغاز اذان	۱۸۳	۱۴۳	قصہ یہود	۲۳۵
۱۱۸	منافقین	۱۸۳	۱۴۴	مرتبہ مجاہد و خیر مجاہد	۲۳۷
۱۱۹	مرتد کی سزا	۱۸۴	۱۴۵	اطاعت امیر	۲۳۷
۱۲۰	غزوات و سریات	۱۸۵	۱۴۶	واقعہ رجیع	۲۳۸
۱۲۱	سریہ سعد	۱۸۶	۱۴۷	سریہ ابو سلمہ	۲۳۸
۱۲۲	کاتب وحی	۱۸۹	۱۴۸	حکم وقف	۲۳۹
۱۲۳	تحویل قبلہ	۱۹۰	۱۴۹	مسائل وراثت	۲۴۰
۱۲۴	غزوہ بدر	۱۹۱	۱۵۰	چند واقعات ۳ھ	۲۴۱
۱۲۵	حالات غزوہ بدر	۱۹۲	۱۵۱	واقعہ بیر معونہ	۲۴۶
۱۲۶	بدر میں ملائکی فوج کا نزول	۱۹۹	۱۵۲	غزوہ بنو نضیر	۲۴۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۵۳	غزوہ دومۃ الجندل	۲۵۴	۱۷۹	غزوہ تبوک ۹ھ	۳۲۵
۱۵۴	بنی مصطلق کی سرکوبی	۲۵۴	۱۸۰	مسجد ضرار	۳۳۲
۱۵۵	حضرت طلحہ کے متعلق نزول آیت	۲۵۶	۱۸۱	واقعہ بنو اسد ۹ھ	۳۳۳
۱۵۶	حضرت زیدؓ اور حقیقت تبنی	۲۵۷	۱۸۲	حدود حرم	۳۳۷
۱۵۷	عقد حضرت زینبؓ	۲۵۹	۱۸۳	جحفہ	۳۳۷
۱۵۸	آیت حجاب	۲۶۱	۱۸۴	یلملم	۳۳۷
۱۵۹	فرضیت وضو و تیمم	۲۶۵	۱۸۵	قرن	۳۳۷
۱۶۰	قذف حضرت عائشہ صدیقہؓ	۲۶۶	۱۸۶	ذات عرق	۳۳۷
۱۶۱	تہمت اور زنا کی سزا	۲۷۰	۱۸۷	مسجد عائشہ صدیقہ طاہرہؓ	۳۳۸
۱۶۲	غزوہ خندق ۵ھ	۲۷۱	۱۸۸	تنعیم	۳۳۹
۱۶۳	سنہ استیناس و ۶ھ	۲۷۶	۱۸۹	مسجد الرملہ	۳۳۹
۱۶۴	صلح حدیبیہ و بیعت رضوان	۲۷۶	۱۹۰	احرام	۳۳۹
۱۶۵	دعوت و تبلیغ ۶ھ	۲۸۰	۱۹۱	آداب حج	۳۳۹
۱۶۶	فرامین بنام سلاطین عالم	۲۸۱	۱۹۲	صفا و مروہ	۳۴۰
۱۶۷	سفرائے اسلام و شاہان و امراء	۲۸۲	۱۹۳	کفارہ قتل بہائم	۳۴۰
۱۶۸	ترجمہ نامہ مبارک بنام اصحمہ نجاشی	۲۸۲	۱۹۴	عرفات	۳۴۱
۱۶۹	جواب اصحمہ نجاشی	۲۸۳	۱۹۵	قیام مزدلفہ	۳۴۱
۱۷۰	وفد نجران	۲۹۵	۱۹۶	مشعر الحرام	۳۴۲
۱۷۱	دعات و معلمین کا تقرر	۲۹۷	۱۹۷	منیٰ	۳۴۲
۱۷۲	عمرۃ القضا ۷ھ	۳۰۲	۱۹۸	قربانی	۳۴۳
۱۷۳	غزوہ موتہ ۸ھ	۳۰۲	۱۹۹	حلق راس	۳۴۳
۱۷۴	فتح مکہ ۸ھ	۳۰۳	۲۰۰	جمرۃ العقبہ	۳۴۴
۱۷۵	رسول اللہؐ کا خطبہ	۳۱۴	۲۰۱	حنین	۳۴۴
۱۷۶	غزوہ حنین ۸ھ	۳۱۷	۲۰۲	قسم کا کفارہ	۳۴۵
۱۷۷	حرمت سود ۸ھ	۳۲۲	۲۰۳	تشبیہ محرمات پر	۳۴۵
۱۷۸	واقعہ شکست فلس	۳۲۴	۲۰۴	مبیع عبداللہ	۳۴۵

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

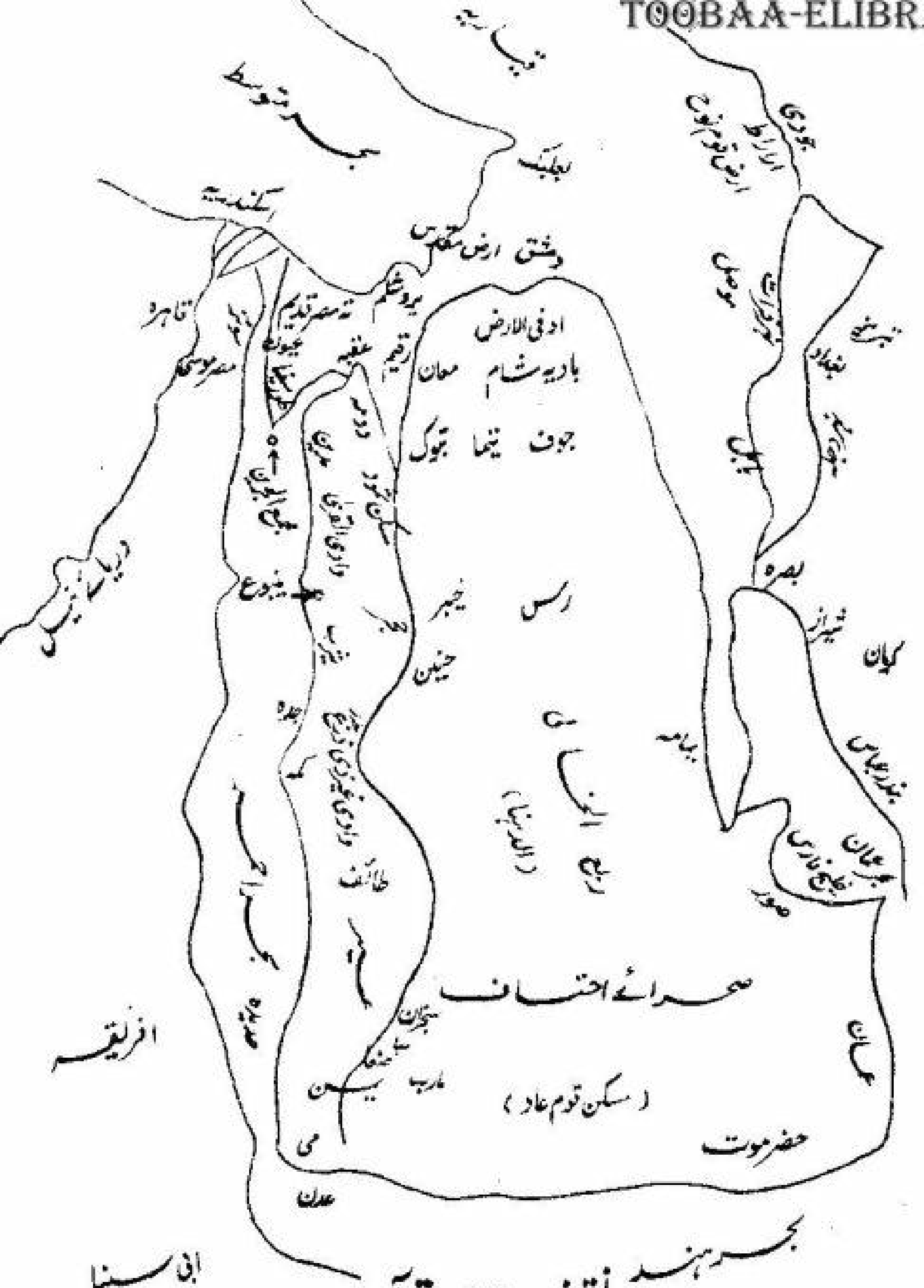

نقشہ سرزمین قرآن
مرتبہ انتظام اللہ شہابی

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۰۵	سورہ براۃ یعنی توبہ	۳۴۶	۲۴۱	مسجد کی حیثیت	۴۱۲
۲۰۶	حجۃ الوداع	۳۵۳	۲۴۲	جہاد اور اس کا مقصد	۴۱۳
۲۰۷	سفر آخرت	۳۶۲	۲۴۳	جنگی قوت کی تنظیم	۴۱۴
۲۰۸	انتخاب خلیفہ	۳۶۸	۲۴۴	پہلوانی	۴۱۵
۲۰۹	تجہیز و تکفین		۲۴۵	تیراندازی	۴۱۵
۲۱۰	فضائل ازواج النبیؐ	۳۷۳	۲۴۶	دوڑ	۴۱۶
۲۱۱	امہات المومنینؓ	۳۷۵	۲۴۷	اونٹوں کی دوڑ	۴۱۷
۲۱۲	اصحاب قدسیہ	۳۷۶	۲۴۸	فوج کی قیادت	۴۱۷
۲۱۳	حضرت علیؓ کے فضائل قرآن میں	۳۷۹	۲۴۹	مدرسہ حربیہ	۴۱۸
۲۱۴	صحابہ کرام کا تذکرہ قرآن میں	۳۸۰	۲۵۰	نظام مالیات	۴۱۸
۲۱۵	مملوکات و متروکات	۳۵۰	۲۵۱	اوزان	۴۱۸
۲۱۶	اراضیات	۳۹۱	۲۵۲	قید خانہ	۴۱۸
۲۱۷	اسلحہ	۳۹۲	۲۵۳	حکومت کے ذرائع آمدنی	۴۱۸
۲۱۸	لباس	۳۹۵	۲۵۴	مال غنیمت کی تقسیم	۴۲۰
۲۱۹	ظروف	۳۹۵	۲۵۵	تقسیم اراضیات فتح و نطاط	۴۲۰
۲۲۰	متفرقات	۳۹۵	۲۵۶	زکوٰۃ	۴۲۱
۲۲۱	مسکن	۳۹۶	۲۵۷	نظام زکوٰۃ	۴۲۲
۲۲۲	کنیزیں	۳۹۶	۲۵۸	انواع زکوٰۃ	۴۲۴
۲۲۳	غلام	۳۹۶	۲۵۹	احکام جزیہ	۴۲۴
۲۲۴	رسول اللہ کا نظام حکمرانی	۳۹۷	۲۶۰	فے	۴۲۶
۲۲۵	آغاز سلطنت اسلامیہ	۳۹۸	۲۶۱	فدک	۴۲۷
۲۲۶	انتظام حکومت کی ذمہ داری	۴۰۰	۲۶۲	مؤلفۃ القلوب	۴۲۸
۲۲۷	اصول حکومت	۴۰۱	۲۶۳	دربار رسالت کے مہمان	۴۲۸
۲۲۸	حکام کا تقرر	۴۰۳	۲۶۴	دربار رسالت کے عطیات	۴۲۹
۲۲۹	عہد رسالت کے والی و عمال	۴۰۴	۲۶۵	قطائع	۴۳۰
۲۳۰	قضاۃ	۴۰۴	۲۶۶	وقف	۴۳۱
۲۳۱	کاتب دربار رسالت	۴۰۵	۲۶۷	ہبہ	۴۳۲
۲۳۲	سفیر و قاصد	۴۰۷	۲۶۸	عمریٰ	۴۳۲
۲۳۳	عمال زکوٰۃ و جزیہ	۴۰۸	۲۶۹	منیحہ	۴۳۳
۲۳۴	موذن (مکہ و مدینہ)	۴۰۹	۲۷۰	حق شفعہ	۴۳۳
۲۳۵	خطیب دربار رسالت	۴۰۹	۲۷۱	رفاہ عام	۴۳۳
۲۳۶	صاحب الاحداث	۴۰۹	۲۷۲	فرامین بنام سلاطین و امراء	۴۳۴
۲۳۷	مفتی	۴۰۹	۲۷۳	امیت	۴۳۵
۲۳۸	وزارت عظمیٰ	۴۱۰	۲۷۴	غیب دانی	۴۴۰
۲۳۹	مجلس شوریٰ	۴۱۰	۲۷۵	معجزات	۴۴۲
۲۴۰	بندوبست ممالک مفتوحہ	۴۱۱	۲۷۶	اخلاق محمدی	۴۴۳

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مصحف عثمانی کا ایک صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

بشارات ظہور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

از صحف انبیائے کرام وکتب بانیان مذہب

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ (القرآن الحکیم ۷، ۹) (بخط عبرانی)

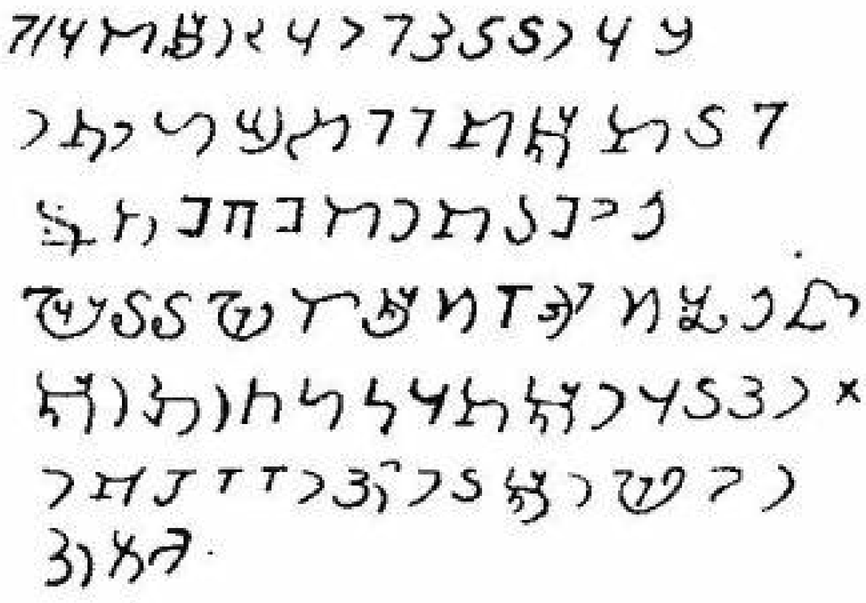

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

توریت پیدائش ۱۷

ویشمعل شمعتیخا هنه بیرکتی الو هفرتیی الو هلشی اتو بماد ماد یلشتم عشر نیشنلم یولید ونشیتو للوی لذول (عبرانی بخط عربی)

ترجمہ:- یعنی میں نے اسمٰعیل کے واسطے تیری بات سنی ہاں میں اس کو برکت دوں گا بہت اور برومند کروں گا بہت اور افزائش دوں گا بہت بوسیلہ مادماد (محمدؐ) کے اور اس سے بارہ بیٹے ہوں گے اور میں اس میں بڑی امت بناؤں گا۔

(نوٹ) عبرانی زبان کا توریت کا نسخہ لٹن لائبریری مسلم یونیورسٹی میں موجود ہے۔

توریت مقدس

حضرت موسیٰ سے خدا تعالیٰ فرماتے ہیں (لسان عبرانی)

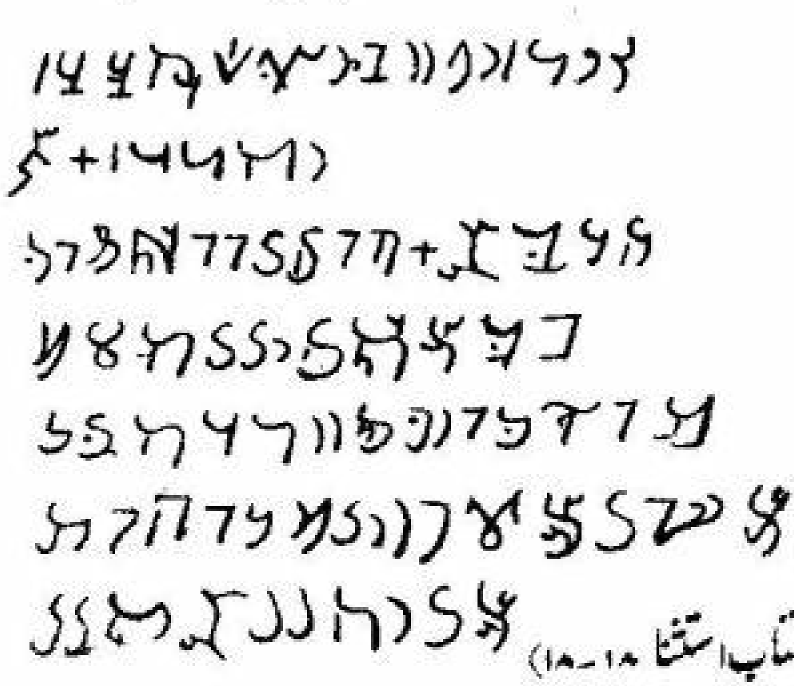

(کتاب استثنا ۱۸-۱۸)

حضرت موسیٰ کی بشارت

توریت تابی اقیم لاهام مقادب احی خام بمنی یشما عل وسمتی وبارای لغیر ابلو یشاعو۔ (عبرانی بخط عربی)

ہم عنقریب تمہارے پاس ایک نبی بھیجیں گے جو تمہارا قریبی رشتہ دار ہوگا اور تمہارے بھائی اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہوگا اور میں اپنے قول کو اس کے منہ سے ادا کراؤں گا۔

حضرت موسیٰ کی بشارت دوم

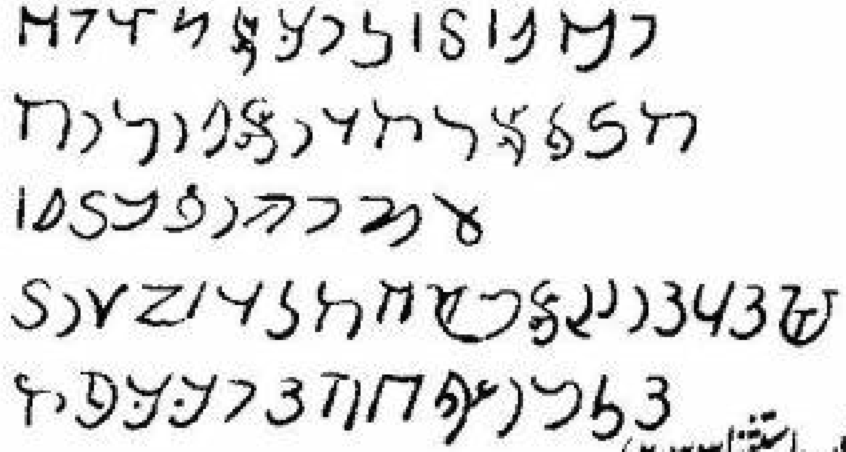

(کتاب استثنا ۳۳۲۰۲)

توریت استثنا باب ۳۳ آیت ۲

سینائی باذ رادح مستاعیر هیفع فاهار باوان واتا ماد بیت قدش

یعنی خدا سینا سے آیا اور شعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنی ہاتھ میں ایک آتشی شریعت تھی۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

تحی ب ۲ ف ۸ د هر عشنی اث — میں ساری قوموں کو زیر زبر کروں
بلو یحد باؤ حمدث کل گوییم — گا اور ساری قوموں کا احمد آئے گا۔

(عبرانی بخط عربی)

ہنگنس نے لکھا ہے کہ یہ بشارت ہرگز حضرت مسیح کی ہو نہیں سکتی بلکہ اس کی ہے جس کی آمد کی خود مسیح علیہ السلام نے خبر دی ہے۔

حضرت سلیمان کی بشارت

حضرت سلیمان علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیفہ غزل الغزلات کے باب پنجم آیت ۱۰ میں آنحضرت صلعم کا اسم مبارک مع حلیہ کے مندرج ہے اس کی اصل عبارت عبرانی بخط عربی اردو ترجمہ کے ساتھ درج ذیل ہے۔

دودی صح وادوم دغول مربابا عدوش کشرِیاِن قصوتار تلیتلم شحورت کفور سیلط عنا دکیونیم طعل انیقی ماُلم بجالاب طبو شیوشط علی صلیث لحاباؤ کحر زغبث هیوسم معن لوث مرتا حیم ط سفتوناؤ شوشیم بظلغوث مودعو بیوکط ناداؤ اکلیلی ذهاب ممّلابیم بتوسلین ط مغیاؤ عشتِ شین ط مُعلِفت سپر بیم شرقاؤ عمودی شیسن میبادِ یم علیٰ ادنی نارم ط میحو کلیانون طباجور کاراَدیم خلیُو محُمدیم ط ذه دودی ودکو ساعی ما بتوث یرو شلا یم ط

توریت لیعاہ باب ۴۲ ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۱۱ء

اثر سلطنۃ ظهرہ واسمه احمد یعنی مہر نبوت اس کی پشت پر ہوگی اور اس کا نام احمد صلعم ہوگا۔

ترجمہ:- دوست میرا قد رے گندم گوں ہزاروں میں سزاوار اس کے سر کا نور الماس کی مانند چمکتا ہے اس کی زلفیں گھونگر والی سیاہ مثل پر زاغ کے اس کی آنکھیں مانند کبوتر کے اوپر طشت پانی کے جس کو دودھ سے دھویا گیا ہو جیسے نگینے اپنے خانوں میں جڑے گئے ہوں اس کے رخساروں پر ریش جیسے خوشبودار بیل چھائی ہوئی ہلالی صفو پر خوشبو ملی ہوئی ہے اس کے لب پھول کی پنکھڑیاں جن سے خوشبو اڑتی ہے اس کے ہاتھ ڈھلے ہونے کے جواہر کے مانند جھلکتے ہیں اس کا شکم جیسے ہاتھی دانت کی لوح جواہر سے مرصع پنڈلیاں جیسے سنگ مرمر کے ستون سونے کے پایوں پر مستحکم کئے ہوئے ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح درخشاں وہ جوان ہیں مانند صنوبر کے وہ نہایت خلیق ہیں وہ محمدؐ ہیں وہ میرے دوست ہیں وہ میرے محبوب ہیں اے دختران بیت المقدس۔

حضرت حبوق نبی کی بشارت

حبوق نبی جن کا صحیفہ بائبل کے عہد عتیق میں شامل ہے اس طرح بشارت دیتے ہیں، خدا تیمان سے آیا اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے ظاہر ہوا اس کے جلال نے آسمانوں کو ڈھانپ لیا اور اس کی حمد سے زمین معمور ہوگئی اس کی تجلی نور کی مانند تھی اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلیں اور وہاں اس کی قدرت مستور تھی۔ دبا اس کے آگے چلے اور اس کے قدموں پر دہکتا ہوا انگارہ روانہ ہوا۔ وہ کھڑا ہوا ہے اور اس نے زمین کو لرزا دیا اس نے نگاہ کی اور قوموں کو

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

پراگندہ کردیا قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیاں اس کے آگے دھنس گئیں۔ باب ۱۳ آیت ۳ تا ۶۔

ان دونوں پیش گوئیوں میں آنحضرت صلعم کے مقام ظہور کی صاف تصریح کردی گئی ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت یحییٰؑ کی گواہی

حضرت یحییٰ علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لیوی یہ تحقیق کرنے کے لئے بھیجے کہ کون سے نبی ہیں؟ ان کی ملاقات اور حضرت یحییٰؑ کے جواب کی کیفیت یوحنا کی انجیل باب اول آیت ۱۹ - ۲۷ میں اس طرح لکھی ہے :-

جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لیوی یہ پوچھنے کو بھیجے تو کون ہے؟ اس نے اقرار کیا اور نہ انکار کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیحؑ نہیں ہوں انہوں نے پوچھا کہ پھر تو کون ہے؟ کیا تو الیاسؑ ہے؟ اس نے کہا کہ میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں، پس انہوں نے اس سے کہا کہ پھر تو کون ہے؟ تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں جیسا کہ یسعیاہ نبی نے کہا ہے بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خدا کی راہ کو سیدھا کرو۔

یہ لوگ فریسیوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیحؑ ہے نہ الیاسؑ اور نہ وہ نبی ہے تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟

اس مکالمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی بعثت کے زمانے میں گذشتہ بشارتوں کی بنا پر یہودی تین نبیوں کی آمد کے منتظر تھے ایک حضرت الیاسؑ۔ دوسرے مسیحؑ اور تیسرے وہ نبیؐ۔

بائبل کے تمام مفسرین تسلیم کرتے ہیں کہ یہاں "وہ نبی" سے اس بشارت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو حضرت موسیٰؑ نے کتاب استثنا باب ۱۸ میں کی ہے اور اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ " وہ نبی " الیاسؑ اور حضرت مسیحؑ کے علاوہ ایک تیسرے بزرگ تھے۔ حضرت یحییٰؑ نے اپنے تئیں ان تینوں میں سے کوئی ایک ہونے سے انکار کیا مگر بائبل کے بیان کے مطابق حضرت مسیحؑ نے ان کی بعثت کو حضرت الیاسؑ کی آمد کا مصداق ٹھہرایا ہے اس لئے اول الذکر دو بزرگ آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل ظاہر ہو چکے تھے اور وہ تیسری حقیقت منتظرہ جس کو " وہ نبی " سے تعبیر کیا ہے ذات محمدی کے سوا اور کوئی ذات نہ تھی۔

بائبل یسعیاہ عربی مطبوعہ ۱۸۱۱ء | النبوت فی العرب و بنی قیدار
یعنی نبوت عرب اور بنی قیدار میں ہوگی۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

حضرت عیسیٰ کی بشارت

انجیل برنا باس بہ زبان عربی مترجمہ پادری سیل صاحب مطبوعہ ۱۸۵۰ء

ویظن کل شخص انی صلبت لکن هذه الاهانت والاستهزاء تبقیان
الی ان یجیئ محمد الرسول الله فاذ جاء فی الدنیا ینبه کل من هو
علیٰ هذا الغلط ویرفع هذا الشبه منه من قلوب الناس۔

یعنی گمان کرے گا ہر شخص کہ میں سولی دیا گیا ہوں لیکن یہ اہانت اور
مسخراپن باقی رہے گا۔ یہاں تک کہ آئے گا محمد رسول اللہ پس جب آئے گا
دنیا میں خبردار کرے گا اور متنبہ کرے گا اس کو جو کوئی اس غلطی پہ ہو گا۔
اور اٹھا دے گا یہ شبہ لوگوں کے دلوں سے۔

انجیل یوحنا باب ۱۴ آیۃ ۱۵، ۱۶ مطبوعہ ۱۶۷۱ء

وَاَنَا اَطْلُبُ مِنَ الْاَبِ یُعْطِیْکُمْ فَارْقلیط (میں مانگوں گا اپنے باپ سے پس
دے گا تم کو فارقلیط)

مسٹر جان پورٹ صاحب نے لکھا ہے کہ جس کی خبر مسیحؑ نے انجیل یوحنا
میں دی ہے وہ محمد صاحب (صلعم) ہی ہیں۔

انجیل متی باب ۴ آیۃ ۱۷ اسی وقت یسوع نے منادی کر دی اور کہنا
شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت
نزدیک ہے اور آسمان کی بادشاہت سے صاف حضور صلعم کا ظہور مراد ہے۔

زردشتیوں کی کتاب سے ظہور حضرتؐ کی علامات

جناب سامان پیغمبر فرماتے ہیں :۔
نامہ شت ساسان نخست آیۃ ۵۴ (بہ زبان ژند)

(۱) چم چم کا جام کند ہر تو ارجیام در تارہ ہتبال ہلود چوں چنیں (۵۴)
(۲) یو ہزار تسامام ہوتاک دنیز تاک دمیراک سردم ارتند کہ از پیردان (۵۵)
(۳) بیرن فرشائے تیمار و بیمار و گوار آبادلی جوار مدہ نبوستا بیند بجائے پیکر (۵۶، ۵۷)
(۴) دندرا ہند شائے بیارام مدبر دانتورام ہام ونیفو دتیواک وشابام تشما
دوبازستانند جائے آتشکدہ ہائے وگرد ہائے ان توس وبلخ وبابلائے بزرگ (۵۸، ۵۹)
(۵) دہر وانام ہیر تاس دہلورام دم ہشیام دم پدوند دوانان ایران (۶۰)

ترجمہ بہ زبان فارسی۔ زبان ژند سے

نامہ شت ساسان نخست آیۃ ۵۴

چوں ایرانیان چنیں کارہا کنند از تازیان مردے پیدا شود (محمدؐ) (۵۵)
از پیروان اد دیہیم وتخت وکشور وآئین ہمہ برافتد (۵۶) دشوند سرکشان زیر
دستان (۵۷) بینند بجائے پیکرگاہ وآتشکدہ خانہ آبادے بے پیکر شدہ نماز بروں
سو (۵۹) دبازستانند جائے آتشکدہ ہائے مدائن وگرد ہائے آں دطوس وبلخ و
جائے بزرگ (۶۰) دآئین گرائیشاں مردے باشد سخنور وسخن او درہم وپیچیدہ

(ترجمہ اردو) :۔

جب ایرانی ایسے کام کریں گے عرب سے ایک مرد پیدا ہو گا یعنی حضرت محمدؐ (۵۵)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

جس کے امتیوں کے ذریعہ ایرانی تاج و تخت حکومت و مذہب سب گر جائیں گے (۵۶) اور بڑے بڑے سرکش زبردست لوگ زبردست ہو جائیں گے (۵۷) لوگ دیکھیں گے کہ بت خانہ اور آتشکدہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا گھر بتوں سے خالی ہو جائے گا اس کی طرف نماز پڑھیں گے (۵۹) پھر لوگ (مسلمان) شہروں کے آتش کدے اور ان کے قرب و جوار میں اور طوس اور بلخ اور بڑے بڑے مقامات اپنے قبضہ میں کر لیں گے (۶۰) اور ان کا شارع سخنور ہوگا۔ جس کی باتیں پیچیدہ ہوں گی۔

آنحضرت صلعم کے ظہور کی بشارت ہندوؤں کی مقدس کتابوں سے

کھیل بَرن حصہ اول ادھیا ۱۲ کانڈ ۶

کلش اوتار نبا اوتار لشن نتم پرسوی
مدہم سیل بارتم بلونت سود تم

پرتھوی مدھی سرب ادنامامن کرام پرن بر بر سیلو تم دھن کرایت چھاگ کور دم میں کرام (یعنی نجات دینے والا بڑا بہادر بچوں بیچ زمین کے نام اس کا تعریف کیا گیا (محمدؐ) بذریعہ لڑائی کے دین پھیلائے گا اسی کے پاک دین میں دیوتا ہوں گے۔

۲۱۲

پوتھی راما سنگھ رام مصنفہ بیاس جی و مترجمہ تلسی داس کانڈ ۶ اسکنڈ

دید پران ست مت بھاکوں　　　ت پر نہ کچھ بات میں راکھوں
برکھ سس دس سندرم ہوئی　　　نہ کی بعد نہ پاوے کوئی

عرب دیش بھر کتا سہائی　　　سو تھل بھوم کت سکھ رائی
سبھو سمت، تا کو، ہوئی　　　سندرم دیش تتنہ کوئی
سمبت بکرم ددوان کا　　　نہا کوک لسنس چتر تپ گا
راج نیت بھو پریت دکھاوے　　　اپن مت سب کو سمجھاوے
چتر سندرم ست چاری　　　تنکے تمش ہوا دے بہو بھاری
تب لگ سندرم چھچھ کوئی　　　نبا محمد (صلعم) پار نہ ہوئی
تب ہوئے سنگ لنگ اوتارا　　　مہدی کہے سکل سنسارا
سندرم تمام بھر نہیں ہوئے　　　تمسی بچن ست مت کوئی

ترجمہ

جو ویدوں اور پرانوں میں لکھا ہے وہ ہی کہوں گا طرف داری اور جانب داری میں کچھ نہ کہوں گا۔

دس ہزار برس تک ولایت ختم ہو گی اس کے بعد پھر کوئی مرتبہ نہ پائے گا (یعنی نبوت ختم ہو جائے گی، ملک عرب میں ایک خوشنما ستارہ ہوگا اچھی شان کی زمین ہو گی اس سے اَن ہوئی باتیں (معجزے) ظہور میں آئیں گے ولی اللہ قائم ہوگا سمت بکرماجیت میں سمندروں کی تعداد کے برابر صدی میں پیدا ہوگا (سمندر سات ہیں اس لئے ساتویں صدی بکرمی میں) اندھیری رات میں مثل آفتاب چمکے گا سلطنت خوف دلا کر بہت محبت سے کرے گا۔ اپنا مذہب سب کو سمجھائے گا خلیفہ اس کے چار ہوں گے ان کی نسل سے بڑا رعب پیدا ہوگا۔ اس دین کے جاری ہونے سے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

جو کوئی خدا تک پہنچے گا بغیر محمدؐ کے پار نہ ہوگا۔ پھر ایک کامل شخص ہوگا تمام دنیا اس کو مہدی کہے گی اس کے بعد پھر ولایت نہ ہوگی (یعنی قیامت ہوگی) تلسی داس سچ کہتا ہے۔

باب دوم

عرب "وادی غیر ذی ذرع" "ناقابل زراعت بیابان" سامی نام "المدبر فاران قادیش" "عربتہ" تھا اور عہد حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ جزیرہ نما قطعہ "عرب" کے نام سے مشہور رہا۔

حدود اربعہ مغرب میں بحر قلزم، مشرق میں خلیج فارس۔ جنوب میں بحر ہند شمال میں مملکت حلب تا حدود فرات۔ عرب کا طول ۱۵۰۰ اور عرض ۶۰۰ میل ہے رقبہ بارہ لاکھ مربع میل ہے۔ زمانہ قدیم میں عرب کے تین حصے قرار دیئے گئے تھے۔ عرب الحجر جو خلیج سویز سے یمن تک بحر احمر کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے جس کو حجاز یا فاران کہتے ہیں اس کے مشہور قدیم و جدید شہر حجر (مدائن صالح مسکن قوم ثمود) مکہ، یثرب، طائف۔ جدہ، ینبوع ہیں۔

عرب المعمور۔ عرب کا جنوبی و مغربی گوشہ جس میں یمن اور حضر موت (یہیں حضرت ہود کا مزار ہے) شامل ہیں۔ یہ حصہ نہایت سرسبز و شاداب ہے۔ اس حصہ میں سبا، مارب (مقام سیل عرم) علاء معین۔ عمران۔ صنعاء نجران (مقام واقعہ اصحاب الاخدود) عسیر مشہور مقامات ہیں۔ یمن کے متصل

ریگستان احقاف ہے جو قدیم زمانہ میں قوم عاد کا مسکن تھا۔[1]

عرب الوادی اس میں عرب کا باقی ملک شامل ہے۔ شمال میں سنگلاخ قطعات ہیں جس میں اُدومی (مملکت بنی عیسو خاندان حضرت ایوبؑ) اور مدیانی (قنطورہ) قبائل سکونت پذیر تھے ان کے رہنے کے مشہور شہر بُصریٰ (مسکن حضرت ایوبؑ) رقیم (اصحاف کہف کا مسکن) ایکہ یعنی جنگل (مسکن اصحاب الایکہ یعنی اولاد ددان بن یقشان بن ابراہیمؑ) و مدین (مسکن حضرت شعیبؑ نبیرۂ مدین بن حضرت ابراہیمؑ) ہے۔ سینا کا جزیرہ نما القیہ نبی اسرائیل بھی عرب سے ہی متعلق نظر آتا ہے۔

عرب کے صوبے عہد حاضر میں عرب کے پانچ صوبے قرار دیئے گئے ہیں (۱) یمن (۲) حجاز (۳) تہامہ (۴) نجد (۵) یمامہ۔ بعض مورخ عرب کو صرف دو ہی صوبوں میں تقسیم کرتے ہیں یمن اور حجاز۔ اور موخرالذکر میں تہامہ۔ نجد اور یمامہ کے تین صوبے شامل ہیں۔

صوبہ یمن یہ علاقہ سرسبز و شاداب ہے۔ مکہ معظمہ کے دائیں جانب یعنی جنوب میں واقع ہے جو بحر احمر کے کنارے کنارے بحر ہند سے راس الحد تک چلا گیا ہے اس کے دو جانب جنوب و مغرب میں بحر قلزم کا کچھ حصہ واقع ہے اور شمال میں صوبہ حجاز۔ صوبہ یمن چھوٹے

---

[1] جغرافیہ قرآن۔ مرتبہ انتظام اللہ شہابی۔

چھوٹے حلقوں میں منقسم ہے۔ حضرموت۔ شحر۔ عمان۔ نجران اور صنعاء موخرالذکر نام کا شہر یمن کا دارالسلطنت ہے۔

صوبہ حجاز یہ صوبہ نجد اور تہامہ کے صوبوں کو الگ کرتا ہے۔ اس کے جنوب میں یمن اور تہامہ واقع ہیں مغرب میں بحر قلزم شمال میں صحرائے شام اور مشرق میں صوبہ نجد۔ یہ صوبہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے باعث خاص شہرت رکھتا ہے۔

صوبہ تہامہ اس صوبہ کا نام اس مناسبت سے تہامہ پڑ گیا ہے کہ اس کی ریتیلی سرزمین سے جھلنے والی حرارت نکلتی رہتی ہے اس کے مغرب میں بحرہ قلزم واقع ہے اور باقی اطراف، حجاز و یمن سے محدود ہیں،

صوبہ یمامہ یہ صوبہ یمن کی جائے وقوع سے ترچھا واقع ہے۔ اس کو بعض اوقات عروض کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ یہ خطہ صوبجات نجد، تہامہ، بحرین، عمان، شحر۔ حضرموت، سبا کے مابین واقع ہے۔ چونکہ دارالسلطنت کا نام یمامہ ہے اس لئے تمام صوبے کا نام یہی پڑ گیا۔ قدیم زمانہ میں اس شہر کو جوف کہتے تھے۔

نجد یہ صوبہ عراق کے مشرق میں یمامہ، یمن اور حجاز کے درمیان واقع ہے۔

اہل عرب مورخین اہل عرب کو تین اقسام پر منقسم کرتے ہیں۔

عرب عاربہ (عرب البائدہ) عرب متعربہ (قحطانی) عرب مستعربہ (بنو اسمٰعیل) عرب عاربہ جو اب نوح ہستی سے مٹ گئے ہیں ان کے بڑے قبائل، عاد، ثمود۔ جدیس۔ طسم۔ جرہم الاولیٰ تھے۔

عرب عاربہ قوم عاد و ثمود

قوم عاد عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد عاد الاولیٰ کہلاتی تھی جس کا مسکن "احقاف" تھا۔

وَاذْكُرُوٓا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ	اور اے قوم عاد یاد کرو جب اس نے تم کو قوم نوحؑ کے بعد خلیفہ بنایا۔"
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ ٱلْعِمَادِ ٱلَّتِى لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى ٱلْبِلَٰدِ ه	کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے پروردگار نے عاد ارم کے ساتھ جو ایسی عمارتوں والی قوم تھی کہ دنیا میں ایسی عمارتیں کہیں پیدا نہیں ہوئیں کیا کیا؟
وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا	قوم عاد میں ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔

علہ ابی الفدا علہ قوم نوحؑ علاقہ موصل میں آباد تھی یہ ود سواع یغوث یعوق نسر کی پوجا کرتے تھے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا

اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ ۔ — جب اس نے "احقاف" میں اپنی قوم کو ڈرایا۔

احقاف صحرائے اعظم الدہنا یا ربع الخالی)

صوبہ یمامہ عمان۔ بحرین و حضرموت و مغربی یمن کے درمیان یہ ریگستانی ملک ہے[1]۔ قوم عاد تمام مشرقی اور جنوبی عرب میں پھیلے ہوئے تھے، مرکز احقاف تھا۔ یہ لوگ دولت و عظمت کی فراوانی سے متکبر ہو گئے تھے۔ خدا پرستی جاتی رہی تھی۔ حضرت ہودؑ (عابر) بن سالخ بن ارفخشد بن سام مبعوث ہوئے مگر آپ کے رشد و ہدایت سے قوم عاد اصلاح پذیر نہ ہوئی۔

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۔ — اور رہے عاد سو وہ بڑے زناٹے کی سخت آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے۔

احقاف ریگستانی ملک تھا۔ آندھیوں سے بگولے اٹھے اور قوم عاد کو ڈھک لیا وہ خاک و ریت میں معہ محلات کے دب کر رہ گئے[3]۔

---

[3] احقاف کی تباہی کے بعد بقیہ عاد عرب کے باہر بابل میں ڈھائی سو برس اور مصر میں پانچ سو برس تک شاہان بادیہ (ہیکسوس) کے نام سے برسر حکومت رہے انہیں کے اخلاف عاد ثانی کے نام سے یمن و سبا میں برسر اقتدار تھے عاد کے متعلق قدیم معلومات بطلیموس جغرافیہ نویس متوفی ۱۴۰ء کی ہے کہ وہ عاد ارم کو ایڈریمیٹیا اور عاد کو ایڈٹ جنوبی عرب کے قبائل میں ذکر کرتا ہے۔ (بقیہ نوٹ اگلے صفحہ پر)

---

[1] ارض القرآن حصہ اول [2] ابی الفدا۔

۲۱

قوم ثمود ثمود بن جبر بن ارم جن کا مسکن وادی القریٰ (حجاز یا فاران کا پہاڑی ملک یعنی عرب کا شمالی یا مغربی حصہ جو مدینہ اور شام کے درمیان ہے تھا۔

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۔ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا ۔ — اور قوم ثمود نے وادی القریٰ میں اپنے رہنے کے لئے پہاڑ تراشے تھے اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بنائے تھے تاکہ امن کے ساتھ رہیں۔

وَاذْكُرُوْا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ ۔ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا — اے ثمود یاد کرو کہ عاد کے بعد اللہ نے تم کو ان کا خلیفہ بنایا۔ قوم ثمود میں ہم نے انہی کے بھائی صالحؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔

(پچھلے صفحہ کا بقیہ نوٹ) قدیم شعراء عرب کے کلام میں بھی قوم عاد کا ذکر ہے معز بن المکغبر الضبی کہتا ہے حتی انتہوا المیاہ الجوف ظاہرہ = مالم تسر قبلہم عاد ولارم۔ یہاں تک کہ وہ لوگ مقام جوف کے پانیوں پر دوپہر کو پہنچے اور ایسے چلے کہ قوم عاد ارم بھی ایسے مسلمان جغرافیہ نویسوں نے قوم عاد کا تفصیل سے ذکر کیا ہے[2] علامہ یاقوت حموی متوفی ۶۲۶ھ ۱۲۲۹ء نے کھنڈرات عاد کا ذکر معجم البلدان میں کیا ہے[3] ۱۸۴۳ء کے بعد ڈبلو پٹیل سیاح نے احقاف کا سفر کیا اور آثار عاد دیکھے[4]۔

[1] عربی ادب کی تاریخ صفحہ ۲۰ [2] جغرافیہ قرآن صفحہ ۴۰ تاریخ سنی الملوک لحمزہ الاصفہانی [3] معجم البلدان حرف جیم مادہ جنن [4] جغرافیہ قرآن مرتبہ انتظام اللہ شہابی

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

صالح بن عبید بن آصف بن ماشیخ بن عبید بن حادر بن ثمود قوم ثمود میں مبعوث ہوئے آپ نے قوم کی اصلاح کرنی چاہی مگر یہ لوگ مشرکانہ زندگی سے باز نہ آئے آخرش عذاب الٰہی زلزلہ کی صورت میں آیا اور پہاڑ شق ہوگئے اور اس میں ثمود دب کر ہلاک ہوگئے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝

پس ان ثمود کو زلزلے نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

(نوٹ) قوم ثمود کا صدر مقام حجر تھا جو اُس شاہراہ پر واقع تھا جو حجاز سے شام کو جاتی ہے۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ اور حجر کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا شہر حجر کے قریب مقام فج الناقہ (حجاز ریلوے کا اسٹیشن ہے) یعنی اونٹنی کا پہاڑی راستہ کہلاتا ہے۔ ارض ثمود پر ۷۱۵ ق م میں سرجون بادشاہ اشور قابض رہا۔ بطلیموس نے قوم ثمود کا تذکرہ تھودینی کے نام سے کیا ہے اور حجر کو اجرا لکھا ہے۔ سنہ ۹ھ میں حجر سے آنحضرت صلعم تبوک کو تشریف لیجاتے ہوئے گزرے تھے۔ شعرائے عرب قدیم بھی اپنے کلام میں ثمود کا ذکر کر جاتے ہیں چنانچہ متنبی لکھتا ہے۔

وَفِیْ جُوْدِ كَفَّیْكَ مَا جُدْتَ لِیْ ... بِنَفْسِیْ وَلَوْ كُنْتُ اَشْقٰی ثَمُوْدُ

اور تیری ہاتھوں کی بخشش میں میری جان بھی ہے جسے تو نے مجھے بخشدیا ہے اگرچہ میں قوم ثمود کے بدبخت ترین کی مانند ہوں۔ علمائے مغرب میں ارض ثمود سے ۱۸۵۸ء میں مسٹر ڈوٹے واقف ہوا اور ۱۸۸۳ء میں سیاح جولیس اوئٹنگ گیا تھا جس نے غار اور تراشے ہوئے مکان ثمود کے دیکھے آج حجر مدائن صالح کے نام سے حجاز ریلوے کا اسٹیشن ہے۔

اولاد ھوُدؑ (عیبر)

حضرت ہودؑ (عیبر یا عابر) کے دو بیٹے تھے۔ لقطان (قحطان) اور فلیج یا فلج سے رعو، رعو سے سروج سروج سے غور، غور سے تارح (آزر) اور تارح سے فاران اور حضرت ابراہیم پیدا ہوئے علیہ۔ پیدائش کی جگہ عور ہے (مضافات بابل) جو تل مغیرہ میں ناصریہ سے جانب جنوب و مغرب ۶ میل پر ہے۔

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ۝ (مریم ع ۱۳)

اور اے پیغمبر (قرآن میں) ابراہیم کا ذکر کرو وہ بڑا سچا پیغمبر تھا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّیْ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو اپنا خدا بناتا ہے (ان کی پوجا کرتا ہے) میں تو تجھکو اور تیری قوم کو کھلا گمراہ سمجھتا ہوں۔

آزر اور ان کی قوم کی حضرت ابراہیم خلیل اللہ مواعظ حسنہ سے اصلاح حال نہ کرسکے اور نہ یہ بتوں کی پرستش سے باز آئے تو ایک دن بت خانہ میں آپ تشریف لے گئے

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ۝ (انبیاء)

پس ابراہیم نے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا مگر ان کے بڑے بت کو اس غرض سے نہیں توڑا کہ وہ اس کی سمت رجوع کریں۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الانبیاء ع ۴)
قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ (انبیاء)

لوگوں نے چرچا کیا کہ ہمارے معبودوں کے ساتھ کس ظالم نے بے ادبی کی ہے حضرت ابراہیم نے کہا بلکہ ان سب سے جو بڑا ہے اس نے یہ حرکت کی ہوگی اگر یہ بت بول سکتے ہوں تو انہی سے پوچھ لو۔

کفار آپ کے اس دندان شکن جواب سے لاجواب ہوگئے اور کھسیانے ہوکر آپ کی سخت مخالفت کرنے لگے ادھر حاکم وقت نمرود بھی درپے آزار ہوا اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچانے لگا آخر ش یہ کفار

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ (الانبیاء)

کہنے لگے اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو ابراہیم کو (آگ میں) جلاڈالو اور اس طرح اپنے معبودوں کی مدد کرو۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء)

ہم نے آگ سے کہا ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی بن جا اور انہوں نے ابراہیم کو ستانا چاہا تو ہم نے ان کو تباہ کیا اور ہم نے ابراہیم اور ان کے بھتیجے لوط بن حاران کو نجات دے کر اس سرزمین میں پہنچایا جس میں ہم نے سارے جہان کے لئے برکت رکھی ہے۔

بالآخر حضرت ابراہیم نے اپنے برادرزادہ حضرت لوط اور اپنی بیوی حضرت سارہ و دیگر متبعین کو ہمراہ لے کر ترک وطن کیا۔ راہ میں اسرائیل (حورابی) والی شنعار (بابل) سے ملتے ہوئے "حرآن" واقع کنعان (زمین پست) میں پہنچے چند سال قیام کرکے عرب کے شمالی و مغربی حصہ میں پہنچے اس کو عہد ابراہیمی میں مصر کہا جاتا ہے اور اس کے فرمانروا کا نام (رقیون) تھا اس نے اپنی دختر شہزادی حضرت ہاجرہ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت ابراہیم نے مصر و فلسطین کی بڑی سڑک پر جبرون سے ۲۷ میل پر سات کنویں کھدوائے اور چند درخت نصب کئے اس لئے وہ مقام بیر سبع کہلایا اور یہیں اقامت فرما کر دعا کی۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ (والصّٰفّٰت)

پروردگار میرے مجھکو ایک بیٹا دے جو نیک ہو تو ہم نے ایک تحمل والے لڑکے کی اس کو خوش خبری دی۔

حضرت ابراہیم کی ۸۰ برس کی عمر ہوگئی تھی مگر ہنوز کوئی اولاد نہ ہوئی تھی آپ نے دعا کی اور منت مانی کہ پہلا لڑکا خدا کی نذر ہوگا۔ تو خداوندکریم نے مصر کی شہزادی حضرت ہاجرہ بنت ملک رقیون کے بطن مبارک سے ایک فرزند عطا کیا جن کا نام اسمٰعیلؑ (خدا نے سنا) رکھا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ (ابراہیم)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

حضرتِ اسحاقؑ

فَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ (ہود) اور ہم نے اس کو اسحٰق کی خوش خبری دی (جو پیغمبر ہوگا نیک بختوں میں سے)

چند برسوں بعد بطن سارہؑ سے حضرت اسحٰق پیدا ہوئے۔ مشیت الٰہی کے تابع حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو ہمراہ لیا اور بطحاء مکہ جس کے چاروں طرف پہاڑیاں اور خشک جگہ تھی درمیان کوہ صفا و مروہ دونوں کو آباد کر کے واپس ہوئے جبل عرفات (مکہ سے ۱۰ میل ہے) پر کھڑے ہو کر مکہ معظمہ کی طرف رخ کر کے دعا فرمائی۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ (ابراھیم)

اے میرے پروردگار میں نے اپنی کچھ اولاد تیرے عزت والے گھر کے پاس اس ناقابل زراعت بیابان میں بسائی ہے تاکہ وہ نماز پڑھیں سو تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پیداوار سے روزی دے تاکہ شکر کریں۔

ماں بیٹے نے زمزم کے پاس رہنا اختیار کیا کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ بیر سبع سے پھر مکہ تشریف لائے اور حضرت اسماعیلؑ کو ہمراہ لے کر کوہ مروہ پر قربانی کرنے کے لئے چلے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ يٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ

جب وہ لڑکا اس کے ساتھ چلنے لگا تو اس نے (یعنی حضرت ابراہیمؑ نے) کہا (حضرت اسماعیل سے) اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھکو ذبح کرتا ہوں تیری کیا رائے ہے۔

قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (وَالصّٰٓفّٰت ع ۳)

کہا اے باپ جو حکم آپ کو ملا ہے پروردگار کی طرف سے تو اس کی تعمیل کیجئے۔ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے جب دونوں باپ بیٹے تعمیل حکم پر آمادہ ہوگئے اور حضرت ابراہیمؑ نے ذبح کرنے کی غرض سے اپنے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے آواز دی اے ابراہیم تو اپنا خواب سچا کر چکا ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ یہ صریح آزمائش تھی اور ایک بڑی قربانی اس لڑکے کے بدلے ہم نے بھیجی۔

جب کوہ مروہ پر یہ واقعہ گزرا تو اس کے کچھ فاصلہ پر جنگل تھا اس کی جھاڑیوں میں (جہاں آجکل مسجد الکبش ہے) مینڈھا نظر آیا فدیہ میں اس کی قربانی کی گئی۔ اس کے بعد الہام ہوا کہ یہاں ایک معبد بناؤ اور منادی کر دو کہ لوگ یہاں آکر اقرار توحید کریں اور خدا کے نام نذر چڑھائیں یہی مرکز

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

توحید ہے اور اسمٰعیل جو نذر کیا گیا ہے وہ اس کا خادم ہوگا اور میں اس سے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور بارہ امتیں اس کی نسل سے پیدا ہوں گی اور اس جگہ کا نام بکہ (یعنی آباد جگہ) رکھا۔[1]

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ

(الحج ع ۴)

(اور اے پیغمبر) جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کر دی (اور اس کو حکم بھیجا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرا یہ گھر طواف کرنے والوں اور نماز میں کھڑے ہونے والوں کے لئے صاف ستھرا رکھنا۔

وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ

اور لوگوں کو حج کی منادی کر دے وہ تیرے پاس پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر (سوار) جو دور راستہ سے چلے آرہے ہوں گے آئیں گے (یہ سفر) اس لئے کریں گے کہ اپنے (دین و دنیا) کے فائدوں میں حاضر رہیں۔

تعمیر مسجد الحرام حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ نے مل کر اس یادگار پتھر کے نیچے جو بیت عتیق کا بقیہ تھا زمین کھودی قدیم

---

[1] تلخیص از باب پیدائش ۲۲-۱۵ تا ۱۸

بنیاد نکلی اس کو بلند کیا۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور جب ابراہیمؑ و اسماعیلؑ خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔ (دعا کی) اے ہمارے رب تو ہم سے قبول کر تحقیق تو سننے اور جاننے والا ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ سورۂ بقر ع ۱۶

اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنے واسطے مسلمان بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت مسلمان اٹھا اور ہم کو ہمارے راستے دکھا اور ہماری طرف رجوع کر تو بڑا رجوع کرنے والا اور رحیم ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(سورہ بقر ع ۱۶)

پروردگار ہمارے اس گروہ (آل اسمٰعیلؑ) میں سے ایک پیغمبر (محمد الرسول اللہ) بھیج جو میری آیتیں پڑھ کر ان کو سنا دے اور کتاب (قرآن) اور حکمت (حدیث) ان کو سکھلائے اور (شرک) سے ان کو پاک کرے بے شک تو زبردست حکمت والا ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مسجد الحرام حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے اس مقدس مقام کی دیواریں تعمیر کیں جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے مگر چھت اس پر نہ تھی۔ بنی جرہم کے زمانے میں پہاڑی نالہ کے سبب سے حضرت ابراہیمؑ کا بنایا ہوا کعبہ منہدم ہو گیا۔ بنی جرہم نے اس کو پھر تعمیر کیا۔ پھر وہ عمالقہ کے زمانے میں جو ایک قبیلہ حمیر کا تھا ڈھے گیا تب عمالقہ نے اس کو بنایا پھر اس میں کچھ نقصان آ گیا تو قصی نے اس کو تعمیر کیا۔ پھر آگ لگنے کے سبب سے کچھ جل گیا اور قریش نے اس کو تعمیر کیا اس کی تعمیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہاتھ تھا اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ برس کی تھی۔ یزید کے زمانے میں جب کعبہ پر فوج کشی ہوئی تو پھر کعبہ جل گیا اور عبداللہ بن زبیرؓ نے اس کو تعمیر کیا مگر حجاج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کے عہد میں کعبہ کی عمارت کو ڈھا کر قریش کے طرز پر تعمیر کیا جو اب تک موجود ہے۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد اس کے مشرق میں حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کو آباد کیا۔

کعبہ سے واپس ہو کر جانب شرق آٹھ کوس پر عرفات کے میدان میں آئے اور پھر واپس بیر سبع چلے گئے۔ ایک عرصہ بعد بعمر ۱۷۵ برس وفات پائی اور جبرون[1] میں مدفون ہوئے۔

جبرون یروشلم سے ۲۰ میل جنوب میں واقع ہے۔

---

[1] تاریخ ابی الفدا صفحہ ۳۶

آلِ اسحاقؑ

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ (سورۃ ص ع ۴)

اور ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کو یاد کر جو ہاتھ ور (یعنی ہاتھوں سے احسان کرنے کی عادت) اور آنکھیں دونوں رکھتے تھے (یعنی اللہ کو پہچانتے تھے) اور دین کی عقل رکھتے تھے۔ ہم نے ان کو خالص آخرت کی یاد کے لیے چن لیا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے اسحٰقؑ کو شام کا ملک دیا کیونکہ بابل ان کی قدیم آبائی ملک اس کے مشرق میں تھا اور حران کی ننھیال قریب تھی[1] حضرت اسحاقؑ کی شادی رفقا بنت تبویل بن ناحور بن آزر سے ہوئی۔ آپ حران ہی میں مقیم رہے۔ یہیں دو توام بیٹے پیدا ہوئے عیص یا عیسو (ادوم) دوسرے یعقوبؑ (اسرائیل)۔

ادوم یہی ادُومی خاندان اور حکومت کے بانی تھے۔ ان کا مستقل مسکن عرب کا وہ حصہ تھا جو کوہ شعیر کے نزدیک واقع ہے۔ جو ملک ادومیہ کہلاتا ہے یہ بحر میت اور خلیج عقبہ کے درمیان ہے۔ حضرت عیسو کے لڑکے رازح تھے اور ان کے بیٹے یوباب یعنی حضرت ایوب علیہ السلام تھے۔

---

[1] خطبات احمدیہ صفحہ ۱۰۹

یہ ملک ادومیہ کے بادشاہ تھے صدر مقام بصریٰ (جواب تک شمال عرب میں فلسطین کے قریب ایک مشہور شہر ہے) تھا۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ (صٓ ع) — اور ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کرو۔

حضرت ایوبؑ بڑے خوش خصال اور سلاطین ادومیہ میں بادشاہ و خوش حال پیغمبر تھے مال و اولاد سب کچھ خدا نے دے رکھا تھا آپ پر دور آزمائش آیا مرض جذام میں مبتلا ہوئے مگر صبر و استقلال سے ایام گذاری کی رحمت الٰہی جوش میں آئی خدا نے آپ کو ایک چشمہ کا نشان بتایا جس میں غسل کرنے اور پانی پینے کی وجہ سے مرض جاتا رہا اور تندرست ہوگئے خدا نے پھر خوش حال کردیا اور سابقہ عظمت لوٹ آئی۔

بنی اسرائیل

حضرت یعقوب (اسرائیل) نے اپنے ماموں لابن ارامی کی دونوں صاحبزادیوں (لیاہ اور راحیل) سے شادی کی حضرت لیاہ سے روبیل[1]، شمعون[2]، لاوی[3]، یہود[4]، یساخر[5]، زبولون[6] تھے۔

حضرت راحیل سے یوسف اور بنیامین تھے۔
لیاہ کی کنیز سے کاد[9]۔ آشر[10]
راحیل کی کنیز سے دان[11]۔ نفتالی[12]۔

حضرت یعقوبؑ کے یہ بارہ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں انہیں کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی۔ حضرت یوسفؑ تمام اولاد میں زیادہ

عزیز تھے۔ برادرانہ حسد سے بھائیوں نے عرب کے اسمٰعیلی و مدیانی تاجروں کے ہاتھ حضرت یوسف کو فروخت کردیا۔ انہوں نے مصر جاکر عزیز مصر کے ہاتھ بیچ دیا۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ (سورۂ یوسف) — اور اسے (حضرت یوسف) کو بہت کم قیمت (درہم) کے عوض بیچ ڈالا اور وہ یوسف کے باب میں بیزار تھے۔

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا (یوسف) — اور جس نے مصریوں میں اس کو خریدا اس نے اپنی جورو سے کہا اس کو اچھی طرح رکھ شاید یہ ہمارے کام آوے اور ہم اس کو بیٹا بنالیں۔

کچھ عرصہ بعد امرات العزیز یعنی (عزیز مصر کی بیوی) اور حضرت یوسف کا واقعہ پیش آیا اور آپ کو قید خانہ جانا پڑا بالآخر تعبیر خواب کی تقریب سے شاہ مصر (ریان بن ولید) کے دربار میں پہونچے۔ فرعون مصر کو جب آپ کی پاکدامنی کا پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ یہ ایک سامی النسل نوجوان ہے تو وہ نہایت مسرور ہوا کہ وہ فرزند سے محروم تھا۔ رفتہ رفتہ اس نے زمام حکومت حضرت یوسف علیہ السلام کو دیدی[عہ] انہوں نے مناسب طور پر قحط کا انتظام کیا اسی زمانے میں حضرت یعقوب معہ خاندان کے کنعان

عہ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۲۷

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

(حاران) سے مصر چلے آئے اس واقعہ سے تقریباً تین سو برس تک اسرائیل کی اولاد ملک مصر میں بڑھتی اور پھیلتی گئی مگر حکمران خاندان سامی (بنوعاد) روز بروز ضعیف ہوتا گیا آخرش ان بیک ساس (بنوعاد) پر اصلی باشندے غالب آگئے اور ان سامیوں کے ہاتھ سے حکومت نکل گئی۔ بنی اسرائیل جو دراصل دوسرا سامی خاندان تھا اور عہد یوسف سے مصر کے ایک سرسبز و شاداب ملک پر قابض تھا باقی رہ گیا۔

بنی اسرائیل کی شوکت و حکومت کو قدیم مصری (قبطیون) نے پائمال کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ان اولاد یعقوبؑ کو اپنا غلام بنالیا جو دو سو برس تک مصریوں کی غلامی میں مصائب کی زندگی بسر کرتے رہے اور سخت سے سخت تکلیفیں اٹھاتے رہے۔ عمیس ثانی کے عہد سے امیوفس ثالث فرعون مصر کے زمانے تک مظالم کی کوئی حد نہ رہی حتیٰ کہ ان کی نسل تک برباد کی جانے لگی۔

يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ (البقرہ ع ۲)	تمہارے بیٹوں کو مارتے اور تمہاری لڑکیوں کو جیتا چھوڑ دیتے (لونڈیاں بنانے کے لئے) اور یہ تمہارے پروردگار کا ایک سخت امتحان تھا۔

(نوٹ) مصر میں ایک مجسمہ نکلا ہے جس پر خط تصویری میں زبان لکھا ہے ڈاکٹر رین اور مسٹر کوب والٹ ہاؤس اسکی تصدیق کرتے ہیں معارف ۲ جلد ۱ و تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۱۱

اسی زمانے میں عمران بن قاہات بن لاوی بن یعقوبؑ کے یہاں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے ان سے بڑے حضرت ہارون تھے اور ایک بہن تھیں جن کا نام مریم تھا۔

فرعون کے خوف سے والدۂ موسیٰؑ نے ان کو ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں ڈال دیا۔ یہ صندوق فرعون کے محلات کے نیچے بہتا ہوا گذرا۔ اس کی بیوی جناب آسیہؑ کی نظر پڑی صندوق باہر نکال کر آغوش محبت میں لے کر پرورش کرنے لگیں۔ آپ کے بدو شعور کا زمانہ تھا ایک قبطی بنی اسرائیل کے ایک فرد کو مار رہا تھا آپ قبطی کی زیادتی سے متاثر ہوئے اور اس کو تنبیہ کی وہ مر گیا۔ آپ اس واقعہ سے مصر سے نکلے اور مدین پہونچے[۱]

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ (القصص) اور جب (موسیٰ) مدین پر پہونچا، یہاں کے سردار حضرت شعیب مدیانی تھے ان کی لڑکیاں کنویں پر پانی بھر رہی تھیں انہوں نے آپ کو پانی پلایا اور باپ کے پاس آپ کو لے گئیں وہاں ایک عرصہ تک مقیم رہے اور حضرت شعیب کی صاحبزادی صفورہ سے شادی کی۔

(نوٹ) حضرت ابراہیم کی زوجہ ثالث جناب قطورہ تھیں جن کے بطن سے

[۱] قدیم مصری کتبات میں فرعون موسوی کی بیوی کا نام آسیہ ہے جو قومیت اور مذہب میں فرعون سے مختلف تھی۔ رسالہ معارف ۲ جلد ۱ خروج باب ۲ ۱۵۔۱۲

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کچھ عرصہ بعد حضرت موسیٰؑ جناب صفورہ کو ہمراہ لے کر مصر روانہ ہوئے (وادی سینا) طویٰ سے گزرے جبل طور کے نیچے آئے۔

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (النّٰزعٰت ع ۱)

اور جب اسکو اس کے مالک نے طویٰ یعنی مصر اور مدین کے بیچ کے میدان

زمران، نقشان[1]، مدان[2]، مدیان[3]، یشبوق[4] اور شوخ تھے نقشان سے سبا[5] اور ددان جن کی اولاد اصحاب الایکہ کے نام سے شہرت پذیر تھی۔ مدیان نے اپنے نام سے ایک آبادی (مدین) اپنے بھائی اسمٰعیل کے پہلو میں قائم کی۔

یہ مدین ملک طولاً خلیج عقبہ (عیلانہ) کے سواحل پر دہانہ خلیج سے ساحل بحر احمر و ارض ثمود و حجاز تک واقع تھا[6] یہیں آل مدین رہتی تھی اور ان کا پیشہ تجارت و گلہ بانی تھا ان [illegible] ق م میں یہاں کے مشاہیر بادشاہ عوین رقیم (بانی ملک رقیم یا پیٹرا) صور، حور تھے یہاں کے باشندہ بدترین زندگی گزار رہے تھے بعل فور کی پوجا ہوتی تھی انکی اصلاح کے لئے [illegible] ق م میں حضرت شعیب (حوباب) بن رعویل مبعوث ہوئے۔ عہد انبساط میں یہ ملک مدیانیوں کے قبضہ سے نکل گیا تھا اور زمانہ حضرت داؤدؑ میں تباہ حال تھا بطلیموس ([illegible] ق م) نے اپنے جغرافیہ میں موڈیانا کے نام سے ذکر کیا ہے اور شعرائے عرب (جاہلی) کثیر عزہ کہتا ہے۔

رهبان مدين والذين عهدتهم يبكون من حذر العذاب قعودا

شہر مدین کے رہبان اور جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے بیٹھے ہوئے عذاب کے خوف سے رو رہے ہیں۔

---

[1] سفر خروج باب ۲۵ [2] ارض القرآن حصہ دوم صفحہ ۳ [3] صاحبہ الطرب فی تقدمات العرب

میں نے آواز دی (اے موسیٰ) فرعون کے پاس جا اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے۔

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا (مریم ع ۴)

اور ہم نے اس کو طور (پہاڑ) پر اپنی طرف سے پکارا اور ہم نے اس کو بھید کہنے کو نزدیک بلایا۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا (مریم ع ۴)

اور ہم نے اپنی مہربانی سے اس کی مدد کے لیے اس کے بھائی کو پیغمبر بنا دیا۔

حضرت موسیٰؑ جبل طور سے اتر کر دربار شاہی کی طرف گئے اور فرعون کو خطاب ربانی سنایا۔

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الاعراف ع ۱۴)

اور موسیٰ نے کہا اے فرعون میں اس کا بھیجا ہوا تیرے پاس آیا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے۔

اور فرعون نے کہا درباریو معلوم نہیں میرے سوا تمہارا کوئی خدا ہو گا۔

ع بحر احمر کے شمالی سمت دو خلیج پر منقسم ہے شرقی خلیج کو عقبہ اور غربی خلیج کو سویس کہتے ہیں اور جہاں سے یہ دونوں متصل ہیں اسکو مجمع البحرین کہتے ہیں اس کے ایک گوشہ میں طور سینا اور جبل حوریب ہے۔

کتاب المراة الوضیہ فی الکرة الارضیہ

ہامان تو میرے لئے مٹی پکوا اور ایک محل میرے لئے بنا تو شاید موسیٰؑ کے خدا کو جھانک لوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے ارشاد فرمایا کہ اے فرعون:

حَقِيقٌ عَلَىٰ أَنْ لَا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِنْ كُنْتَ

اس لائق ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ پر کوئی بات نہ کہوں مگر سچ ہے۔ میں تمہارے مالک کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لیکر آیا ہوں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے

فرعون مصری زبان کا لفظ ہے صحیح تلفظ زمانہ قدیم میں فارع تھا جس کے معنی آفتاب کے ہیں۔[عہ]

موسوی عہد کا فرعون مصر امینوفس ثالث بن نومیس رابع فراعنہ (جلوس ۱۳۰۵ ق م) مصر کے اٹھارویں خاندان کا جلیل القدر بادشاہ تھا اس کی عمارات کے کھنڈرات آج تک رود نیل پر موجود ہیں جس کی دیواروں پر اس کے حالات خط مسند میں کندہ ہیں[عہ] اسی فرعون کا وزیر جنگ اور محکمہ تعمیرات کا افسر اعلیٰ ہامان تھا جو امن کے دیوتا کے مندر کا کاہن اعظم بھی تھا اس کا نام مکس خونس تھا اس کا مجسمہ جرمنی میں موجود ہے۔

عہ تاریخ عالم صفحہ ۱۱۸ عہ اخبار الہلال مئی ۱۹۱۴ء عہ قدیم مصریوں کا قریب مرتبہ ڈاکٹر اسٹنڈرڈ بیروت یونیورسٹی صفحہ ۹، صحف سماوی ص ۱۵۹

مِنَ الصَّادِقِينَ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ (الاعراف)

ساتھ جانے دے انہیں تکلیف نہ پہنچا فرعون نے کہا اگر تو کوئی نشانی لے کر آیا ہے تو وہ کہاں ہے سچا ہے تو لا موسیٰؑ نے اپنی لکڑی زمین پر ڈال دی وہ اسی وقت اژدہا بن گئی اور اپنا ہاتھ نکالا تو دیکھنے والوں کو اسی وقت (سفید چمکتا ہوا) دکھائی دیا۔

غرضکہ آپ کی رشد و ہدایت فرعون پر کارگر نہ ہوئی آپ نے بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیا اور تیہہ بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہوئے۔

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (سورہ یونس ع ۹)

ہم نے بنی اسرائیل کو بحر (خلیج سویز) سے نکالا اور جب ان کے عقب میں ایک جوش اور مخالفت سے بھرا ہوا فرعون اور اس کا لشکر آیا اور غرق ہونے لگا تو کہا میں اب اس بات پر ایمان لایا کہ کوئی خدا نہیں سوائے اس خدا کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں۔ کیا اب تو ایمان لاتا ہے اور اس سے پہلے تو مفسدوں میں سے تھا۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝

(یونس ع ۸)

باوجود تیری ان سب باتوں کے (اے فرعون) اب ہم تیرے بدن کو نجات دیتے ہیں تاکہ تیرا جسم ان لوگوں کے لئے جو تجھ سے بعد کو آنے والے ہیں نشانی ہو کیونکہ بہت سے آدمی (ابھی) ہمارے نشانات سے ناواقف ہیں۔

جب حضرت موسیٰؑ خلیج سویز (بحر) کو پار کر کے عرب کے صحرا میں بنی اسرائیل کو لے آئے تو باوجود اس کے کہ اب وہ بالکل آزاد تھے مگر غلامانہ زندگی ان کی ایسی تھی کہ انسانیت کے امتیازی اوصاف غیرت، شجاعت، تحمل وغیرہ کا ان میں نام ونشان نہ تھا چھوٹی سے چھوٹی قوم سے بدکتے تھے اگر کبھی اتفاق سے جنگل میں کھانا پانی نہیں ملا تو حضرت موسیٰؑ کو سخت سے سخت باتیں سناتے تھے کہ وہ انہیں مصر سے کیوں نکال لائے اس موجودہ آزادی سے مصریوں کی ظالمانہ غلامی بہتر تھی کہ وہاں کھانا تو ملتا تھا۔

حضرت موسیٰ معہ بنی اسرائیل کے ادوم اور مواب کے بیابانوں میں سے گزرتے ہوئے ارض مقدس کے قریب پہنچے جس کے متعلق خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ملک ان کی اولاد کو دیا جائے گا تو حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا:-

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ

اے میری قوم اس مقدس ملک (شام)

G.4386

الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(سورہ مائدہ رکوع ۳)

یعنی کنعان میں جسے خدا نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے داخل ہو اور (دشمن سے) پیٹھ نہ پھیرو (ورنہ) پھر تم الٹے گھاٹے میں آجاؤ گے۔ قوم کہنے لگی کہ اے موسیٰؑ اس ملک میں تو بڑی زبردست قوم ہے جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائیں ہم اس (ملک) میں قدم رکھتے ہی نہیں۔ ہاں اگر (وہ لوگ) اس میں سے نکل جائیں تو ہم ضرور (جا) داخل ہوں گے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (سورہ مائدہ رکوع)

موسیٰ کی قوم نے کہا کہ جاؤ تم اور تمہارا خدا (دونوں) ان دشمنوں سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے تو (خدا نے موسیٰؑ سے فرمایا اچھا) تو وہ ملک چالیس برس تک ان کو نصیب نہ ہوگا اور یہ زمین پر بھٹکتے رہیں گے۔

آخرش بنی اسرائیل وادی سینا میں سرگرداں پھرتے رہے اس سنگلاخ زمین میں پانی کا نشان نہ تھا مقام ایلیم (جو سویز سے چھ میل پر ہے) پر اسرائیل نے پانی مانگا۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ

اور ہم نے بنی اسرائیل کے ٹکڑے کئے بارہ قبیلے بارہ گروہ اور جب موسیٰؑ کی قوم نے اس سے پانی مانگا تو یہ وحی کی تھی کہ اپنا عصا پتھر پر مارو (چنانچہ انہوں نے مارا) تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر ایک فریق کو اپنا اپنا گھاٹ معلوم ہوگیا۔

یہ ایلم کا مقام جہاں چشمے جاری ہوئے[ع۱] آج تک عیون موسیٰؑ کے نام سے مشہور ہے[ع۲]۔

جب طور کے شمالی پہلو میں اسرا کا بڑا میدان (جو ایک میل سے زیادہ لمبا اور قریباً آدھ میل چوڑا ہے) میں بنی اسرائیل نے اپنے خیمے کھڑے کئے اور وہاں مقیم ہوئے طور اوپر تھا۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ (اعراف)

اور طور تمہارے اوپر تھا۔

کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے من وسلویٰ اتارا اور بوسیدہ خیموں کی وجہ سے

ع۱ خروج ۲۵ : ۲۷ ع۲ بائبل ڈکشنری مطبوعہ آکسفورڈ پریس۔

دھوپ کی شکایت تھی تو اللہ تعالیٰ نے ابر کا سایہ کیا۔

وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی (اعراف)

اور ہم نے ان پر ابر کا سایہ کیا اور ان پر من وسلویٰ اتارا۔

حضرت موسیٰؑ طور پر تشریف لے گئے۔

قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ۔

(اعراف ع ۱۷)

خداوند تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰؑ میں نے تم کو اپنی رسالت اور ہم کلامی سے اور لوگوں پر امتیاز دیا تو میں جو کچھ دیتا ہوں اس کو لو اور شکرگزار رہو اور ہم نے (موسیٰ اور اس کی قوم کے لئے) تختیوں پر ہر طرح کی نصیحت اور ہر بات کی تفصیل لکھ دی تھی تو اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ ان کی اچھی اچھی باتوں پر عمل کریں۔ میں تم کو نافرمانوں کے گھر بھی دکھا دوں گا۔

ادھر طور پر حضرت موسیٰؑ کو دیر ہوئی بنی اسرائیل نے اپنے مال غنیمت کو جو مصر سے ہمراہ لائے تھے آگ میں قربانی کے طور پر ڈال دیا جو سونے کا زیور تھا وہ سونے کا ڈلا بن گیا جس وقت حضرت موسیٰؑ طور پر جانے لگے تو ہارونؑ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اور حور (سامری) کو اپنا نائب بنا گئے تھے اور قوم سے (بنی اسرائیل سے) کہہ گئے تھے کہ دیکھو ہارونؑ اور حور تمہارے ساتھ ہیں تم میں سے جس کسی کو کوئی معاملہ پیش آئے تو ان دونوں کی طرف رجوع کرنا۔[عہ]

اسی حور نے یہ معصیت اٹھایا ایک گئوسالہ بنایا اور اس میں ایسا مصالحہ لگایا کہ وہ بھائیں بھائیں آواز دیتا تھا۔

بنی اسرائیل نے مصری لوگوں کی طرح گائے کی پوجا شروع کر دی حضرت ہارون نے گئوسالہ پرستی سے منع بھی کیا لیکن یہ لوگ باز نہ آئے۔

قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ

(طٰہٰ)

جناب باری تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تمہارے پیچھے ہم نے تمہاری قوم کو (ایک اور) آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے اور (وہ یہ ہے کہ) ان کو سامری (حور) نے گمراہ کیا ہے۔

حور کا پوتا اصلال اور دوسرا الیاب جو قبیلہ دان بن یعقوب سے تھے یہ دونوں زرگری اور سنگ تراشی میں کمال رکھتے تھے۔ قبیلہ دان نے حضرت موسیٰؑ کے بعد علانیہ بت پرستی اختیار کی تھی اور آپ کے پوتے یوناتان کو پجاری مقرر کیا اور گوسالہ پرستی کا رواج ان میں حضرت سلیمان تک رہا حتی کہ یروحدام نے سونے کے بچھڑے کا مندر شہر دان میں بنوایا[عہ]

عہ اول ملوک ۱۲ و ۲۹

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ (اعراف ع ۱۸)

پھر موسیٰ غصہ اور افسوس کی حالت میں اپنی قوم کی طرف لوٹے۔ (حضرت موسیٰ نے کہا) کہ تم نے مرے بعد بہت بری نیابت کی کیا تم اپنے پروردگار کے حکم سے پہلے ہی جلدی کر بیٹھے اور الواح توریت ان کے آگے ڈال دی۔

اور حضرت ہارون پر عتاب نازل کیا انہوں نے کہا کہ

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ۝ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ۝ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي

(سورہ طٰہٰ ع ۴)

اے میرے ماں جائے (بھائی) میری ڈاڑھی اور سر کے بال تو پکڑو نہیں میں اس بات سے ڈرا کہ (تم واپس آکر) کہیں یہ (نہ) کہو کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور مری بات کا پاس نہ کیا۔ (اب موسیٰ نے سامری سے پوچھا تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے ایسی بات سوجھی کہ جو کسی کو نہ سوجھی تھی اے رسول (موسیٰؑ) میں پہلے تمہاری پیروی کرتا تھا لیکن اب چھوڑ دی یہ جی میں ایسا ہی آیا۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

آپ نے سامری کا بیان سنکر اس کو کہا کہ :

قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ (طٰہٰ ع ۴)

چل دور ہو اس زندگی میں تیری یہ سزا ہے کہ (زندگی بھر در) کہتا پھرے کہ دیکھو مجھے کوئی چھو نہ جانا۔

اس لئے کہ لوگ اس کی گمراہی میں اس سے مل کر مبتلا نہ ہوں۔ آخر ش بچھڑے کو جلا ڈالا۔ بنی اسرائیل ایسی ایسی نافرمانیوں کے بدولت چالیس سال تک وادی سیناء التیہ میں سرگرداں اور حیران پھرتے رہے[1]۔ جب حضرت موسیٰؑ کا وصال ہو گیا تو آپ کے جانشین حضرت یوشع بن نون تھے۔

چالیس سال گزرنے کے بعد حضرت یوشع بن نون کی سرکردگی میں یرون ندی سے بنی اسرائیل نے عبور کیا اور بیابان سینا سے چالیس سال سرگرداں رہ کر نجات حاصل کی اور "القریتہ" یعنی بریحو یا ابری کو جو یرون ندی سے ۹ میل کو فاصلہ پر ہے اپنے قبضہ میں لائے اور اس کے بعد ۱۲۷۰ ق م میں ارض مقدس (کنعان یا شام) پر قابض ہو گئے اور ملوکانہ زندگی بسر

۱؎ یربعام کے پوتے نے شہر سماریہ کو اپنا پایہ تخت قرار دیا اور گوسالہ پرستی کی رسم جاری کی توریت میں الزام گوسالہ پرستی کا حضرت ہارون پر تھا قرآن نے اصلی حقیقت ظاہر کر دی کہ وہ شخص اس گروہ سے تھا جو بعد کو سامرین کہلائے اور اس سے اس کو السامری کے لقب سے یاد کیا گیا۔

صحف سماوی صفحہ ۴۹

کرنے لگے اور بارہ قبائل (اسباط) پر یہ ملک منقسم ہو گیا۔

وَلَقَدْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا (المائدۃ ع ۳)

اللہ نے بنی اسرائیل سے اطاعت کا وعدہ لیا اور انہی میں سے بارہ سردار مامور کئے۔

کنعان کے ہر ایک حصہ پر ایک ایک قبیلہ بنی اسرائیل کا مالک ہو گیا اور ہر جماعت کا سردار قاضی کہلایا۔

ساڑھے تین سو برس تک اس طرح قاضیوں کی حکومت کا دور رہا۔[1] آخر قاضی صموئیل نبی نے طالوت (ساؤل) بن قیش سبط بنیامین کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ (البقرۃ ع ۳۲)

اور ان سے ان کے نبی نے کہا کہ اللہ نے تمہاری درخواست کے موافق تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (سورۃ بقرۃ ع ۳۲)

(اور ان کے پیغمبر نے) ان سے کہا کہ طالوت کے بادشاہ ہونے کی یہ نشانی ہے کہ وہ صندوق جس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے سکینہ ہے اور نیز موسیٰؑ اور ہارونؑ نے جو کچھ ترکہ باقی چھوڑا ہے فرشتوں کے ذریعہ تمہارے پاس آجائیگا اور یہ اسکو

۱؎ تاریخ ابن خلدون کتاب ثانی ج ۱ ص ۲۴۷۔

اٹھالائیں گے اگر تم ایمان رکھتے ہو
تو اس میں تمہارے لئے (صاف)
نشانی ہے۔

طالوت اور حضرت داؤدؑ

یہی تابوت سکینہ فلسطین کا بادشاہ جالوت بنی اسرائیل سے چھین کر لے گیا تھا۔ بنی اسرائیل نے جالوت سے واپس لینا چاہا تو طالوت نے جالوت کے مقابلے میں حضرت داؤدؑ کو بھیجا۔ آپ اس پر فتحیاب ہوئے اور تابوت سکینہ بنی اسرائیل کو واپس مل گیا طالوت نے اس فتح کی خوشی میں اپنی لڑکی حضرت داؤدؑ کے نکاح میں دیدی۔ طالوت کے انتقال کے بعد اس کا لڑکا تخت نشین ہوا مگر وہ ملازمین کے ہاتھوں قتل ہوا اس کے بعد حضرت داؤدؑ بادشاہ ہوئے آپ کی عمر اس وقت ۳۰ سال تھی آپ نے تمام کنعان کی سرداریاں اپنے قبضہ میں کیں صیہون کو اپنا پایہ تخت قرار دیا اور وہاں ایک خیمہ نصب کر کے اس میں تابوت سکینہ رکھا گیا۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا (سبا ع ۲)	اور بیشک ہم نے داؤدؑ کو بزرگی دی۔
یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً	اے داؤدؑ ہم نے تجھکو زمین کا حاکم بنایا
فِی الْاَرْضِ وَشَدَدْنَا مُلْکَہٗ (ص)	اور اس کی سلطنت کو ہم نے مضبوط کر دیا

قاضیوں کے آخری عہد (حضرت صموئیل) تک قبائل کے شیوخ اپنے خیموں میں یا کھلے مقامات پر گھنے درختوں کے نیچے لوگوں کے باہمی جھگڑے قضیے فیصل کرتے تھے۔ حضرت داؤدؑ متفقہ اسباط بنی اسرائیل کے بادشاہ

دوم اور پیغمبر صاحب کتاب ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو زبور عطا کی حضرت نے ہی اس طور کی اصلاح فرمائی اور ۴۰ برس تک حکومت کی اور خود بہ نفس نفیس رفع خصومات فرماتے رہے[1]۔ آپ نے اپنے دار الخلافہ اورشلم میں شاہانہ تزک و احتشام کی بنا قائم کی۔ شہر پناہ بنوائی۔ حاجب اور دربان مقرر کئے گو بنی اسرائیل مثل ابنائے بادیہ کے مدنیت سے نا آشنا تھے ان کی بالکل سادہ زندگی تھی۔ انہیں مویشی چرانے والوں میں سے دو شخص آپ کے پاس رفع خصومت کے لئے آئے یہاں آپ کے دربار کی حاجب و دربان پاسبانی کر رہے تھے وہ آزاد ابنائے بادیہ خیموں یا درختوں کے سایہ کے نیچے شیوخ سے فیصلہ کرانے والے بے تکلفانہ دیوار پھاند کر حضرت داؤدؑ کے حضور میں کھڑے ہو گئے۔

وَھَلْ اَتٰـکَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ	اور کیا تجھے جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی
تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی	ہے جو دیوار پھاند کر داؤدؑ کے پاس عبادت
دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْھُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ	خانہ میں گھس آئے وہ انہیں دیکھ کر
خَصْمٰنِ بَغٰی بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ	گھبرایا (وہ) کہنے لگے مت ڈر و ہم دونوں
فَاحْکُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ	میں جھگڑا ہو گیا ہے ہم میں سے ایک
وَاھْدِنَا اِلٰی سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ ۝ اِنَّ	نے دوسرے پر ظلم کیا۔ تو بے انصافی
ھٰذَآ اَخِیْ لَہٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَۃً	نہ کر اور ہم کو سیدھی راہ بتا۔ یہ میرا

[1] صحف سماوی

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۗءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۝ (ص ۳۸)

بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دُنبی وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بھی میرے حوالے کر اور گفتگو میں مجھے دباتا ہے داؤدؑ نے کہا بیشک وہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دنبی مانگ کر اپنی دنبیوں میں ملاتا ہے اور اکثر ساجھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اور ایسے لوگ کم ہیں۔

حضرت داؤدؑ کو چونکہ اپنے عہد خلافت میں اہل فلسطین اور دیگر قبائل کفار سے ایک نہ ایک مقابلہ در پیش رہتا تھا اس لئے آپ کو خیال گزرا کہ یہ دو شخص دشمن ہوں گے لیکن انہوں نے فوراً آپ کو اطمینان دلایا۔

جس وقت آپ عمل نیک کی تعلیم کے ساتھ فیصلہ سنا رہے تھے تو آپ کو اپنی ابتدائی حالت یاد آ گئی کہ کس طرح حق تعالیٰ نے ایک معمولی چرواہے؎۱ کی حیثیت سے آپ کو خلافت کے اعلیٰ عہدے پر فائز کیا تاکہ خلق خدا کی صلاح و فلاح میں مشغول رہیں۔ جس وقت ان دو کی آمد کا تصور بندھا آپ احکم الحاکمین کی ہیبت و جلال سے مرعوب ہو کر سمجھے کہ

؎۱ صموئیل اول [illegible] ۲۴

یہ قضیہ توجہ الی اللہ کے لئے تازیانہ ہے۔

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ (ص)

اس لئے خضوع و خشوع کے ساتھ سجدے میں گر پڑے پھر اس نے اپنے رب سے دعا مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع ہوا آخر ہم نے اس کا یہ قصور معاف کیا اور بے شک ہمارے پاس اس کا نزدیکی کا درجہ ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

حضرت داؤدؑ کی حکومت بہت وسیع ہو گئی تھی آپ پر بذریعہ وحی زبور شریف نازل ہوئی۔

آپ نے اپنے دور حکومت کے چالیس سال بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنایا اور بیت المقدس بنانے کی وصیت کی اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور بیت اللحم میں دفن کئے گئے۔؎۱

؎۱ معلومات قرآن مرتبہ انتظام اللہ شہابی گوپاموی بحوالہ صحف سماوی مرتبہ مولوی نواب علی ایم اے نیتوتوی۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

حضرت سلیمانؑ

حضرت سلیمانؑ اپنے والد حضرت داؤدؑ کے بعد تخت حکومت پر متمکن ہوئے اس وقت آپ کی عمر بائیس سال کی تھی۔

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ (سورہ نمل)

اور سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے اور کہنے لگے اے صاحبو ہم کو پرندوں کا علم ملاہے اور ہر چیز میں سے ہم کو عنایت ہوا ہے۔ یہ بے شک بڑی فضیلت ہے۔

تمام مشہور حکومتیں فلسطین۔ عمون۔ کنعان۔ صواب۔ ادوم وغیرہ آپکے زیرنگین تھیں ملے آپ کے عہد میں تجارت کو بڑا عروج تھا۔ بری اور بحری تجارت کو بھی فروغ حاصل تھا۔ آپ کی کشتیاں ہمیشہ دریائے ہند کا سفر کرتی تھیں۔ بنی اسرائیل میں اول اول آپ نے ہی جہازرانی شروع کی ان کے دو بڑے بڑے بیڑے بحیرہ روم اور بحر ہند میں آسمان سے باتیں کرتے ہوئے ہوا کے رخ پر چلتے تھے ان بادبانی جہازوں میں ہوا کی تسخیر کا مکمل انتظام تھا

ملے۔ تاریخ ابن خلدون کتاب ثانی جلد اول صفحہ ۲۶۵۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ (سورہ انبیاء)

(ہم نے زور کی ہوا سلیمان کے لئے مسخر کردی تھی وہ اس کے حکم سے اس ملک کی طرف (شام وغیرہ) میں چلتی تھی جہاں ہم نے برکت رکھی ہے۔

یہ بادبانی کشتیاں صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک اس قدر مسافت طے کرتیں جو اس زمانہ میں ایک مہینے میں طے ہو سکتی تھی۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ (سورہ سبا)۔

اور ہوا کو سلیمان کے حکم میں کر دیا تھا تاکہ وہ صبح کو ایک مہینے کی راہ لیجاتی اور شام کو ایک مہینے کی راہ لیجاتی۔

"سلیمان بادشاہ نے عصیون اور جیبر جو ایلوث کے نزدیک ہے دریائے قلزم کے کنارے پر جو ادوم کی سرزمین میں ہے جہازوں (کشتیوں) کے بجرے بنائے اور حیرام نے اس بجرے میں اپنے ملاح جو سمندر کے حال سے آگاہ تھے سلیمان کے چاکروں کے ساتھ کر کے بھجوائے اور وہ اوفیر کو گئے علہ

جہازرانی کے علاوہ بڑے بڑے کارخانے تانبے کی صنعتی اشیاء کے لئے کھولے گئے تھے جو اردن کے میدان میں ساخوت اور صاردن کے درمیان مقام تھا جہاں تانبا پگھلایا جاتا تھا۔ علے

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ (سورہ سبا) اور بہا دیا ہم نے اسکے واسطے چشمہ پگھلے تانبے کا۔

علہ سفر الملوک اول (ب ۹)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مسجد اقصیٰ

حضرت سلیمانؑ نے اپنے باپ کے حکم کے بموجب قبلہ موسوی کو درست کیا۔ چار برس تک تعمیر جاری رہی آپ نے تعمیر مسجد اقصیٰ کے لئے حیدرم بادشاہ صور کو کہلا بھیجا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت داؤدؑ کی جو مراد بیت المقدس بنانے کی تھی وہ تو لڑائیوں کے شغل میں پوری نہیں ہوتے پائی مگر اب میں چاہتا ہوں کہ اس کو پورا کروں۔

الامیری قوم میں جیرانیوں کی طرح لکڑی کاٹنے کے کام جاننے والے نہیں تھے چنانچہ جیرام نے ایک مرد عارف بھیجدیا جو معدنیات کے کام اور نقاشی وغیرہ میں استاد تھا اور جیرام نے جہازوں اور ان کے (ملاحوں) کو بھی جو سمندر کے حال سے آگاہ تھے۔ حضرت سلیمانؑ کے پاس بھیجا یہ ملاح جنکو قرآن شریف میں غواص کہا ہے) جواہرات اور سونا وغیرہ بھی سمندر سے لاتے تھے۔

علہ بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) یہ جگہ صابیوں کے مندر کی تھی حضرت موسیٰ کے زمانے میں ارض تیہ میں عبادت کے لئے لکڑی کا قبہ تعمیر ہوا اس میں تابوت سکینہ جس میں صحائف و عصا وغیرہ رکھے رہتے تھے۔ اس کی طرف رخ کر کے یہودی نماز پڑھا کرتے تھے جب یہودی بیت المقدس پر قابض ہوئے تو قبہ صابیوں کے مندر پر جہاں پوجا اور تیل چڑھایا جاتا تھا نصب کیا گیا حضرت داؤدؑ کے بعد حضرت سلیمانؑ نے ۹۶۰ق م میں مسجد اقصیٰ تعمیر کی اور مسجد کو سونے اور چاندی کے ستونوں سے آراستہ کیا ۔ عہ اخبار الایام ۱۷/۲۷

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ۔	اور جنوں میں سے بھی کئی جن (کنعانی) اس کے یعنی سلیمانؑ کے سامنے کام کرتے تھے اپنے رب کے حکم سے۔
يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ (سبا ع ۲۲)	یہ جنات یعنی (کنعانی مزدور) اسکے یعنی سلیمانؑ کے لئے عالیشان عمارتیں بناتے تھے (یعنی مسجدیں) اور تماثیل اور حوض کی طرح (بڑی بڑی) پیالے اور جمی ہوئی دیگیں۔

پھر اقوام غیر میں سے جو لوگ بقیۃ السیف کنعان میں بچ رہے تھے حضرت سلیمانؑ نے ان کا شمار کر کے (جو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ پائے گئے) ان کو مسالہ ڈھونے اور پہاڑ کھودنے کے کام پر لگایا۔ عہ

یہ ہی جن و شیطان کہلائے جو کہ اموریوں، حیتیوں، فرزانیوں حوائیوں اور یبوسیوں کی قوم سے تھے۔

ملک صور اور جبل لبنان کے رہنے والے جن اس وجہ سے کہلائے گئے ہیں کہ عربی میں جنان پہاڑ کو بھی کہتے ہیں (قاموس) پس جو لوگ لبنان پہاڑ کے رہنے والے تھے عبری میں جنیج کہلائے اس کا ترجمہ عربی میں جن کیا گیا جو بہت ہی صحیح ہے

عہ اخبار الایام ۲/۱۸-۲۷ تہذیب الاخلاق جلد سوم ص ۵۵ مضامین مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ بہادر۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ إِنِّيْ أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۝ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْأَعْنَاقِ ۝ (ص ع ۳)

ایک روز (حضرت سلیمانؑ) شام کے وقت جب اصیل گھوڑے ان کے سامنے پیش کئے گئے تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے پروردگار کی یاد کی وجہ سے اچھی چیزیں پسند کرتا ہوں (وہ گھوڑے دوڑائے گئے) یہاں تک کہ آنکھ سے اوجھل ہو گئے (تو حضرت سلیمانؑ نے حکم دیا کہ) میرے پاس واپس لاؤ (جب آ گئے تو انہوں نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرا ؏۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَأَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (سورۃ ص ع ۳)

(ایک دفعہ) خدا نے حضرت سلیمانؑ کو آزمایا اور ایک جسم ان کی کرسی پر ڈال دیا پھر وہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے پروردگار مجکو پناہ دے اور مجھے ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو (وراثت میں) حاصل نہ ہوئے شک تو بہت بخشش کرنے والا ہے۔

؏ نقل از بصائر القرآن ص ۱۲۸

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰى إِذَا أَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَأَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (النمل ع ۲)

(ایک دفعہ) حضرت سلیمان کے لشکر جنوں انسانوں (یعنی پہاڑی صحرائی اور شہری لوگوں) اور پرندوں کو جمع کیا گیا اور ان کی صفیں باندھی گئیں پھر (حضرت سلیمان) اس لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے جب وادی النمل (لمار نمل علاقہ مصرؔ) میں پہنچے تو ایک نملہ (قبیلہ نمل کی سردار) نے کہا اے (قبیلہ) نمل اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ تمکو سلیمانؑ اور ان کا لشکر نہ روند ڈالیں اور انہیں خبر بھی نہ ہو گی حضرت سلیمانؑ اس (نملہ) کی بات پر تعجب سے مسکرانے لگے اور کہا پروردگار مجھکو توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر کروں جو تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو بخشیں۔ اور اچھے اچھے کام کرتا رہوں جس سے تو راضی ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کرے۔

؏ اقوام المالک فی احوال الممالک از خیر الدین

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

حضرت سلیمانؑ فلسطین اور شام پر بڑے تزک و احتشام کے ساتھ حکومت کر رہے تھے اس وقت جنوبی عرب کے شاداب اور زرخیز صوبہ یمن میں ملک سبا کی ایک ملکہ تخت نشین تھی سنہ ١٢٠٠ ق م میں سبا عظیم الشان سلطنت تھی جو ١١٥ ق م تک رہی۔ بانی سلطنت عبد الشمس تھا جس کا لقب سبا تھا اس کا بیٹا حمیر نامی تھا۔ سنہ ٢٠٠ ق م میں یمن کا حکمران شداد بن عاد ثانی تھا اس کے بعد اس کے بھائی حضرت لقمان اور ذو شد جانشین ہوئے۔

ان کے بعد حارث الرائش نے سبا اور حضر موت کی حکومتوں کو ایک کیا جس سے تبع اول لقب پڑ گیا۔ تبع اور حمیر میں ایک ہزار سال کا فصل ہے ان تبابعہ یمن میں صعب ذوالقرنین وہ بادشاہ ہیں جن کی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ قوم یاجوج ماجوج کی وجہ سے بحیرۂ خضر کے کناری جبل طے کے درے کو بند کیا۔

صعب ذوالقرنین کے بعد ذی سد ذوالاذعار وغیرہ ہوئے ٢٦ تبابعہ نے قوم تبع میں سے سترہ سو سال حکومت کی۔

ملکہ سبا بھی اسی خاندان سے تھی اس کے عہد میں ملک سبا خوش حال تھا۔ سبا کی مملکت میں کثرت سے سونے چاندی اور جواہرات کی کانیں تھیں اور اس کے سواحل قیمتی اور نادر موتی اگلتے تھے۔ حضرت داؤد تمنا کرتے تھے کہ سبا اور سیبا کے بادشاہ (ان کے بیٹے کو) نذر دیں گے اور سبا کا سونا انہیں دیا جائے گا۔ ١٥ زبور ٢۔

حضرت سلیمانؑ اس سلطنت سے واقف نہ تھے۔ جب ہدہد کی زبانی معلوم ہوا کہ

وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَّقِيْنٍ ۔ اِنِّىْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ (النمل)

میں نے ایک عورت کو ان پر (یعنی سبا کے لوگوں پر) بادشاہی کرتے پایا اور ہر طرح کے ساز و سامان اس کو میسر ہیں اور اسکے ہاں بڑا تخت ہے،

اور میں نے اس کو اور اس کی قوم کو دیکھا ہے کہ وہ سوائے اللہ کے سورج کو سجدہ کرتی ہے اور شیطان نے ان کے کام ان کو آراستہ کر کے دکھائے ہیں اور ان کو راستہ سے باز رکھا ہے وہ سیدھی راہ پر نہیں آتی کہ کیوں خدا کو سجدہ نہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں ظاہر کر دیتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو وہ سب جانتا ہے سوائے خدا کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہی سب سے بڑی سلطنت کا مالک ہے نمل ٣

تو حضرت سلیمانؑ نے ملکہ سبا کے پاس خط بھیجا۔

کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور مسلمان (یعنی فرمانبردار) بن کر میرے پاس چلی آؤ (سورۂ نمل)

ملکہ بولی کہ اے سردارو میرے (اس معاملہ) میں مجھے اپنی رائے بیان کرو تا وقتیکہ تم شہادت نہ دو گے میں کسی امر میں قطعی فیصلہ نہیں کرتی۔"

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

سرداروں نے عرض کیا کہ ہم طاقت ور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور حکم کرنا آپ کا کام ہے تو آپ ہی دیکھ سمجھ کر حکم دیجئے۔ وہ بولی بادشاہ جب کسی شہر میں فاتحانہ داخل ہوا کرتے ہیں تو اس کو خراب اور وہاں کے رہنے والوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی ایسا ہی کریں گے۔ (۳) علہ (النمل)

اور میں ان کی طرف تحفہ بھیجکر دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا جواب لاتے ہیں (۴)

علہ:۔ ملک سبا کا صدر مقام مارب تھا کثرت سے زراعت کے لئے وہاں بند تعمیر تھے ۳۰۰ ق م تبع اہرمیں بن سمعلی نیوف مکارب سبا نے مشہور بند (عرم) مارب میں تعمیر کیا جو مختلف سلاطین کے زمانہ میں تکمیل کو پہنچا ۱۵۰ فٹ طویل اور ۵۰ فٹ عریض دیوار مارب اور کوہ ابلق کے درمیان قائم تھی اس آب رسانی کے نظام سے ریگستانی دشور ملک ۳۰۰ مربع میل میں سینکڑوں کوس تک بہشت زار (جنتان عن یمین وشمال) (سورہ سبا) بنا ہوا تھا ۱۵۰ء میں یہ بند ٹوٹا (سیل عرم) زور کا سیلاب آیا قوم سبا تباہ ہوگئی دریا سے آبادی ویران ہوئی اب جنگل ہی جنگل نظر آتا ہے حکومت سبا ور حمیر پر اس سیل عرم سے دردناک اثر پڑا اور حمیریوں کی تاریخ بدل گئی ملک تباہ ہوا باشندے منتشر ہوگئے انہیں میں حمیر کی حکومت کے بانی ہوئے ملوک سبا کے بعد شاہان حمیر کا دور ہوا حمیری حکومت ۱۱۵ ق م سے شروع ہوئی یمن پائے تخت رہا ۲۰۶ء میں تبع ابوکرب نے ایران پر حملہ کیا اس کے بعد حجاز بھی فتح کیا یہودی مذہب کا پابند ہوا ۵۲۵ء میں ذونواس یمن کا بادشاہ تھا اس کا جانشین علی ذونیزان تھا اسکے قتل کے بعد حکومت بھی ختم ہوگئی۔ سد عرم (بند) مارب کے کھنڈر کو علامہ ہمدانی نے ۳۳۰ھ میں دیکھا تھا ۱۸۴۳ء میں ارنارڈ نے اسکا نقشہ بنایا۔ بانیان کتبہ فراہم کر ۱۸۶۹ء میں ہالوی بھی گیا تھا۔ ۱۸۹۲ء میں گلازر بھی گذرا تھا۔

(چنانچہ تحفے کر ایلچی بھیجے گئے) جب حضرت سلیمانؑ کے پاس ایلچی پہنچے تو حضرت سلیمانؑ نے کہا تم مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو اللہ نے جو کچھ مجھکو دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تم کو دیا ہے۔ تمہارا تحفہ تم ہی کو مبارک رہے تم ان کے پاس جاؤ۔ ہم ضرور ان سرکش لوگوں پر ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا مقابلہ ان سے نہ ہو سکے گا۔ اور ہم رسوائی کے ساتھ ان کو وہاں سے نکال دیں گے اور وہ ذلیل ہوں گے (بلقیس کے پاس جب یہ جواب پہنچا تو اس نے اطاعت قبول کر لی اور حضرت سلیمانؑ کے پاس روانہ ہوئی۔ حضرت سلیمانؑ کو اس کے آنے کی خبر معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے درباریوں سے کہا) سردار و تم میں کون ایسا ہے کہ ان لوگوں کے تابعدار بن کر آنے سے پہلے (ملکہ سبا) کے واسطے اس کا تخت میرے پاس لے آئے۔ (النمل)

جنوں میں سے ایک عفریت نے کہا۔ میں آپ کے اپنے مقام سے روانہ ہونے سے پہلے آپ کے پاس تخت لے آؤں گا۔ (جب تخت آگیا) اور حضرت سلیمانؑ نے اسے اپنے پاس رکھا دیکھا تو کہا یہ میرے پروردگار کا فضل ہے۔ اس لئے کہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جس نے شکر کیا وہ اپنے ہی لئے شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو میرا پروردگار بے پرواہ بزرگی والا ہے۔ پھر کہا اس کے لئے اس کے تخت کی صورت بدل دو لیکن جیسا

اس کے یہاں ہے ویسا ہی کر دو) دیکھیں وہ راہ پر آتی ہے یا ان لوگوں میں شامل ہوتی ہے جو راہ پر نہیں آتے (جب ملکہ سبا) آگئی تو اس سے کہا گیا کہ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے (ملکہ سبا) نے کہا یہ ویسا ہی ہے اور ہم کو پہلے علم ہو گیا تھا اور ہم نے اطاعت قبول کر لی تھی اور سوائے خدا کے دوسری چیزوں کی عبادت نے اسے روک رکھا تھا۔ اور وہ کافروں کی قوم سے تھی (پھر) اس سے محل کے اندر چلنے کو کہا گیا اور اس نے محل دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھ کر گھبرا گئی (اس سے) کہا "یہ محل ہے جس میں شیشے جڑے ہیں" کہنے لگی "پروردگار میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور (اب) میں حضرت سلیمانؑ کی طرح سب جہان کے پروردگار پر ایمان لاتی ہوں"[1] (سورہ نمل)

حضرت سلیمانؑ بھی اپنی عمر طبعی میں وصال پا گئے۔ آپ بادشاہ بھی تھے اور پیغمبر بھی۔ موسوی شریعت مقبول عام بنانے میں سعی بلیغ فرمائی آپ کے بعد ۹۷۵ ق م میں اسباط بنی اسرائیل میں تفرقہ پڑ گیا اور ان کی دو جداگانہ

بابل دریائے دجلہ اور فرات کے زیریں حصہ پر واقع ہے جو آجکل کردستان کے نام سے مشہور ہے اس کا بانی نمرود بن کوش بن کنعان تھا ۳۰۰۰ ق م میں سامی قبائل کے سردار مرغوت نے قبضہ کر لیا اولاد دو ڈھائی سو سال تک فرمانروا رہی مشہور بادشاہ اور تھا۔ [1] بصائر القرآن صفحہ ۱۳۲

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

حکومتیں قائم ہو گئیں۔ دو اسباط یعنی یہودہ اور بنیامین نے رجعام ابن سلیمان کی اطاعت کی لیکن اسباط بغاوت کر کے علیحدہ ہو گئے اور شمال کی جانب سماریہ کو اپنا دار الحکومت قرار دیا اور خداوند یہودہ کی عبادت کے ساتھ سونے کے بچھڑے کی بھی پرستش کرنے لگے[1]۔ آخر ۷۲۲ ق م میں اسیریا والوں نے اس سلطنت کو تباہ کیا اور بنی اسرائیل کو نینوا پکڑ لے گئے اس طور سے دس اسباط فنا ہو گئے یا بت پرست قوموں میں جذب ہو کر یہود سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو گئے[2]۔ دوسری سلطنت کو بھی ۵۸۶ ق م میں بخت نصر تاجدار بابل نے برباد کر دیا اور بیت المقدس کو جہاں حضرت سلیمانؑ

سنہ ۲۳۰۰ ق م میں علام خاندان کا دور دورہ تھا اس کا باجبروت بادشاہ دولا امر (نمرود) تھا اسی کے وقت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اس سلطنت کا دور ایک ہزار برس تک رہا۔ عہد موسوی میں بابل کا فرمانروا شاتوزی اغزر تھا اس کے بعد خالدی خاندان متصرف ہوا اس میں بخت نصر مشہور ہوا ہے ۵۳۹ ق م میں بادشاہ بابل نیونیدس تھا مگر قبضہ تخت بابل پر بیلشزر کا تھا ضرس ایرانی سے اور اس سے جنگ ہوئی اس کے بعد ارتاق مرزبان کسریٰ کے حملہ نے بابل کی حکومت کو ختم ہی کر دیا آج صرف کھنڈرات کی شکل میں ہے۔ نینوا دجلہ کے کنارے آسوری قوم آباد تھی جن کا دار السلطنت نینوا تھا یہ موصل کے مقابل دجلہ کے مشرقی کنارہ پر واقع تھا ۷۶۰ ق م میں یہاں کی قوم پر حضرت یونس بن متی سبط بنیامین برادر حضرت یوسفؑ مبعوث ہوئے تھے انہیں سوریوں کا بادشاہ سنحریب تھا۔ ملک نینوا بھی تباہ ہوا اب وہ قیونجق اور نبی یونس کے ٹیلوں کے نام سے مشہور ہے۔ تل نبی یونس میں ایک مسجد بھی یادگار ہے۔

[1] سلوک اول ۱۲: ۲۸-۳۰ [2] صحف سماوی صفحہ ۸

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

نے الواح توریت اور تبرکات کو محفوظ کیا تھا جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور جس قدر بھی بنی اسرائیل قتل سے بچے ان کو گرفتار کر کے بابل لے گیا۔ ان میں حضرت ذوالکفلؑ اور حضرت عزیرؑ بھی گرفتار ہو گئے تھے ۵۳۹ ق م میں ایران کے شاہ خرس (کیخسرو کیعانی) بابل پر فتحیاب ہوا یہود آزاد ہوئے حضرت عزیرؑ کنعان واپس آئے اور ۵۱۶ ق م میں حضرت عزیرؑ اور نحمیا کی کوششوں سے بیت المقدس کی از سر نو تعمیر ہوئی اور حضرت عزیرؑ نے توراۃ یعنی سلسلۂ اول کی پانچ کتابوں کو از سر نو جمع کر کے واقعات کو مورخانہ حیثیت سے قلمبند کیا۔

پھر نحمیا نے نبیم یعنی سلسلہ دوم کی کتابوں کو معہ زبور حضرت داؤدؑ جمع کیا۔ دو سو برس کے بعد یونانیوں کے فتوحات کا سیلاب آیا تو یہود پر پھر بلا نازل ہوئی۔ سکندر مقدونی اور اس کے جانشینوں کے زمانہ میں یہود کی سلطنت کی نیم آزادانہ حیثیت قائم رہی لیکن ۱۶۸ ق م میں انطاکیہ کے یونانی بادشاہ انٹونیس نے یہود کی جداگانہ قومیت اور مذہب کو مٹانے کی غرض سے بیت المقدس میں یونانی دیوتا زیس کا مندر بنا دیا۔ مقدس صحیفوں کو جلا دیا اور توریت کی تلاوت حکماً بند کر دی شعائر یہود کی ممانعت کر دی اس کے تھوڑے عرصہ بعد یہودا مقابی کی کوشش سے شاہ انطاکیہ کا اقتدار جاتا رہا مقدس صحیفے جمع کر کے محفوظ کئے گئے اور سلسلہ سوم یعنی کتبیم کی کتابوں کا بھی اضافہ کیا گیا۔

یہود کا پیمانہ حکومت لبریز ہو چکا تھا رومی اقتدار ارض مقدس پر قائم ہوا۔ بادشاہ روم ہیرودوس کے زمانے میں سلیمانؑ کی اولاد سے حضرت

زکریاؑ تھے ان کی بیوی کی بہن کا نام حنّہ تھا جو عمران بن ماتان نبیرہ حضرت سلیمانؑ کو منسوب تھیں۔

حضرت مریمؑ و حضرت عیسیٰ علیہ السلام

جب عمران کی بی بی نے (پروردگار سے)
عرض کیا میرے مالک جو (بچہ) میرے
پیٹ میں ہے میں نے اس کو تیری
نذر کر دیا اب میری یہ نذر قبول
کر لے تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (آل عمران)

جب اس کے بچہ پیدا ہوا تو کہا اے پروردگار میرے یہ تو لڑکی پیدا ہوئی اور خدا جانتا تھا جو اس کے پیدا ہوا تھا اور لڑکا اس لڑکی کے برابر نہ تھا۔ کہا میں نے اس کا نام (مریم) رکھا ہے اور اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کے پروردگار نے مریم کو خوشی کے ساتھ قبول کیا اور اچھی طرح انہیں بڑھایا۔ حضرت مریم کی پرورش کے لئے جب بحث ہوئی کہ کون اس کو پالے اس وقت قلموں سے قرعہ ڈالا گیا جو حضرت زکریاؑ کے نام نکلا اس لئے وہ (مریم) حضرت زکریاؑ کے سپرد کی گئیں جب حضرت زکریاؑ حجرے میں جاتے تو حضرت مریم کے پاس کوئی کھانے کی چیز دیکھتے (ایک روز زکریا نے) کہا اے مریم یہ کھانے کی چیز تمہارے پاس کہاں سے آتی ہے۔ حضرت مریم نے کہا خدا کے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

یہاں سے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ
هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً
اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ
اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا
بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا
وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

(آل عمران ع ۴)

اسی جگہ زکریا نے اپنے پروردگار سے
دعا کی مالک میرے مجکو بھی اپنی درگاہ
سے نیک اولاد عطا کر بیشک تو دعا
سنتا ہے (اور قبول کرتا ہے) پھر فرشتوں
نے آواز دی وہ محراب میں کھڑا نماز
پڑھ رہا تھا بیشک خدا تعالیٰ تجکو ایک
فرزند یحیٰی کی خوشخبری دیتا ہے وہ اللہ
تعالیٰ کے کلمہ (عیسیٰ) کی تصدیق
کرے گا (اور اپنی قوم کا) پیشوا ہوگا
(حلیم اور بردبار) اور عورتوں سے
کچھ سروکار نہ رکھے گا اور پیغمبر ہوگا۔

حضرت مریم کی خالہ حاملہ ہو چکی تھیں ان کے شکم میں حضرت یحییٰؑ تھے
پھر بموجب ارشاد خداوندی حضرت جبرئیلؑ حضرت مریمؑ کے پاس آئے
اور درمیان دامن مریمؑ کے روح عیسیٰ پھونکی بجرد اس کے مریمؑ کو حمل
ہوگیا اور حضرت عیسیٰ پیٹ میں متمکن ہوئے آپ سے چھ ماہ پیشتر حضرت
یحییٰؑ پیدا ہوئے۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ

حضرت مریمؑ سے فرشتوں نے کہا
اللہ تعالیٰ نے تم کو برگزیدہ کیا اور

پاک کیا اور دنیا کی عورتوں میں تم
کو بزرگی دی ہے اے مریمؑ پروردگار
کی اطاعت کرتی رہو اور خدا کو سجدہ
اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع
کیا کرو (آل عمران ع ۵)

(آل عمران)

(پھر ایک روز) جب حضرت مریمؑ
اپنے لوگوں سے الگ ہوکر پورب کی
طرف ایک جگہ چلی گئیں۔ (مریم ع ۲)

اور بیت اللحم میں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے یہود نے شور وغل مچایا آپ
حضرت عیسیٰ کو لے کر مصر روانہ ہوئیں۔

اور بنایا ہم نے ابن مریمؑ اور اس کی
ماں کو ایک نشانی اور ان کو ٹھکانا
دیا ایک ٹیلے پر جہاں ٹھہراتھا پانی کا

دمشق اور صالحہ کے شمال کی طرف ایک پہاڑ ہے جسے جبل قاسیون
کہتے ہیں اسی جبل میں ایک گاؤں ہے جو ذاتِ قرارٍ و معین سے تعبیر کیا گیا
ہے یہیں مصر جاتے وقت مریم بتول معہ حضرت مسیح یہود کے خوف سے
پناہ گزین ہوئیں ادھر یہود حضرت زکریاؑ کو ڈھونڈ رہے تھے آپ یہود
کے خوف سے بھاگ کر ایک درخت میں جا چھپے یہود نے دیکھ لیا غصہ
میں اس درخت ہی کو معہ آپ کے چیر کر دو نیم کر ڈالا اس وقت حضرت

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

زکریاؑ کی عمر ایک سو سال کی تھی۔ غرضکہ مصائب سفر برداشت کرتی ہوئیں مریم بتول مصر پہنچیں اور وہاں بارہ برس قیام پذیر رہیں بعد ازاں ماں بیٹے شام کے ملک ناصرہ میں مقیم ہوگئے یہاں ۱۸ برس حضرت عیسیٰؑ نے قیام کیا جب آپ کی عمر ۳۰ برس کی ہو چکی تو وحی الٰہی نازل ہوئی اور ہدایت یہود پر معمور ہوئے اردن ندی پر آپ تشریف لیگئے حضرت یحییٰؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو نہر میں غوطہ دیا (یعنی اصطباغ کیا) اس کے بعد سے ۳۰ برس تک تبلیغ دین عیسوی کرتے رہے۔ ہیرڈوٹس کی بیوی کے کہنے سے حضرت یحییٰ قتل کئے گئے۔ یہ بزرگوار اون کے کپڑے پہنتے تھے زہد و ورع میں شہرہ آفاق تھے۔ شب و روز عبادت میں ایسے مصروف رہتے کہ جسم لاغر ہوگیا تھا۔ آپ کی شہادت کے بعد لوگوں کو حضرت عیسیٰؑ نے معجزات دکھلائے ان پر خوان نعمت نازل ہوا انجیل شریف آپ ہی پر اتری۔ اون اور بالوں کے کپڑے پہنتے اور ساگ پات کھاتے آپ کی والدہ معظمہ سوت کاتا کرتیں اس کی قیمت سے قوت بہم پہنچاتے آپ کے ۱۲ حواری تھے۔

(۱) شمعون الصفا (۲) اندراوس (۳) یعقوب ابن زبدی (۴) یحییٰ (۵) فیلبس (۶) برتولوماؤس (۷) لوقا (۸) متی العشار (۹) یعقوب ابن حلفا (۱۰) لباؤ (نداؤس) (۱۱) شمعون القنانی (۱۲) یہودا الاسخریوطی۔

یہودا آپ کی تعلیم و تلقین سے چراغ پا تھے حکومت کو آمادہ جور و جفا کیا۔ انلاطن قبطی سپہ سالار قیصر روم کے آدمی آپ کو گرفتار کرنے آئے

یہود نے تیس درہم دے کر آپ کو گرفتار کرایا افلاطن نے آپ کو صلیب دی۔ مگر آپ نہ مصلوب ہوئے اور نہ مقتول۔ اللہ نے آپ کو رفعت عطا کی یہ زمانہ نمانیوس قیصر روم کا تھا۔ اس واقعہ کے چھ برس بعد حضرت مریم نے بعمر ۵۳ سال وفات پائی۔ شمعون الصفا (پطرس) نے دین عیسوی کی اشاعت پر کمر باندھی اور اطراف انطاکیہ میں مذہب عیسوی کی تبلیغ کی وہاں سے شہر رومہ گئے آپ کی تلقین سے بادشاہ بیگم نے مذہب نصرانیت قبول کیا آخرش قیصر روم نارون اس واقعہ سے چراغ پا ہوا اور اس نے پطرس اور پولوس کو رومہ میں سولی پر لٹکا دیا[۱]

مگر روز بروز مذہب عیسوی کو عروج حاصل ہو رہا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کے صعود کے ۴۰ برس بعد ۷۰ء میں ٹائٹس رومی نے یروشلم کو فتح کر کے مسجد اقصیٰ کو مسمار کیا اور اس پر ہل چلوا دئے لاکھوں یہودی قتل کئے ہزارہا جلا وطن کئے گئے ۱۳۲ء میں قیصر ہڈرین کے زمانہ میں یہود نے پھر متفقہ طاقت سے مقابلہ کیا پانچ لاکھ یہودی ہلاک ہوئے اور ایسی شکست پائی کہ پھر نہ ابھرے۔ مگر نصرانیت کو روز بروز ترقی ہو رہی تھی اور اطراف شام میں پھیلتا جا رہا تھا ۲۵۰ء میں شام کے ایک شہر رقیم میں بادشاہ دقیانوس تھا اس کے ہی عہد میں یہاں اصحاب کہف مکسلمینا۔ مرطولوس۔ دینوس۔ قالوس۔ شاذلوس۔ کوطونس تملنی اور قطمیر (کتا) کا واقعہ ہوا اصحاب کہف عیسوی مذہب رکھتے تھے دقیانوس کے ظلم سے ایک غار (کہف) میں پناہ گزین ہوئے وہیں وہ سو گئے ۳۱۲ء میں روم

۱؎ تاریخ ابی الفدا صفحہ ۱۵۴

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کا بادشاہ قسطنطین اعظم عیسائی ہوگیا اور اس نے عقیدہ تثلیث کی اشاعت کی اس کے بعد سے تو مذہب عیسوی کو فروغ ہونا شروع ہوا۔ ۴۵۰ء میں شاہ تھیوڈوسیس کے زمانہ میں اصحاب کہف بیدار ہوئے اور پھر سو برس ۵۲۵ء میں یمن کا بادشاہ ذونواس حمیری تھا جس کو مذہب عیسوی سے سخت عناد تھا اور اپنے یہودی مذہب کو پھیلانا چاہتا تھا اس نے یمن کی عیسائی قوت کو بالکل نیست و نابود کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور ایک موقع

رقیم۔ اصحٰب الکہف والرقیم (سلاع یا پیٹرا عقبہ سے ۹۰ میل مسافت پر ہے) الرقیم وادٍ بین عسفان وایلہ (عقبہ) دون فلسطین وہو قریب من ایلتہ (روی عن ابن عباس) رقیم ایک وادی کا نام ہے جو شہر عسفان وایلہ کے درمیان فلسطین کے ادھر واقع ہے یہ وادی ایلہ کے قریب ہے علہ رقیم کے شمالی رخ ۳۰ میل پر جھیل بحر میت ہے یہ بیضوی شکل کی ہے اور نشیب میں واقع ہے مکانات پہاڑ تراش کر بنائے گئے ہیں ان کا بانی مدین کا بادشاہ رقیم تھا مدیانی قوت کے اضمحلال کے بعد بنوادوم مسلط ہوئے اور عرصہ تک حکمران رہے ۹۰۰ ق م میں اموصیا بادشاہ یہود نے ادومیوں سے رقیم لیا ان کے بعد نبیطیا کا غلبہ رہا پھر انباط (بنو اسمعیل) قابض ہوگئے اور اس کو اپنا صدر مقام بنا لیا ان کا آخری بادشاہ انباط حارث رابع معاصر حضرت یحییٰ تھا ۲۵۰ء میں یہیں اصحاب کہف کا واقعہ ہوا اس کے ایک عرصہ بعد یہ ملک ویران ہوگیا علامہ یاقوت حموی نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا گمان ہے اصحاب کہف اس رقیم میں رہتے تھے رقیم کا حال علامہ اسطخری نے لکھا ہے۔

تلاش کر کے اپنی سلطنت کے تمام عیسائیوں کو تہ تیغ کر ڈالا اس قتل عام سے بھی جی ٹھنڈا نہ ہوا تو شمال میں عیسائیوں کے سب سے بڑے شہر نجران پر چڑھائی کی۔ باشندوں کو طلب کر کے حکم دیا کہ صلیب کو اتار ڈالیں عیسائیت سے دستبردار اور یہودیت میں داخل ہوں اہل نجران کی اس حکم سے سرتابی پر ذونواس بادشاہ حمیر نے لشکر میں جو عیسائی قید تھے ان میں سے اکثر کو ان کے عزیز و اقارب کی آنکھوں کے سامنے قتل کرایا اور بعض کو بطور غلاموں کے فروخت کرادیا اور بعد کوشش کے شہر فتح کیا پھر وہاں کے (نجرانی) باشندوں کو بھی بڑے بڑے مستطیل گڑھوں میں جو اسی غرض سے کھدوائے گئے تھے اور ان میں آگ بھروادی گئی تھی دھکیل دیا جس میں یہ لوگ جل گئے یہی وہ ظالمانہ حرکت تھی جس سے ذونواس اور اس کے ساتھیوں (یہود) نے اصحاب الاخدود (خندق والوں) کا قرآنی لقب حاصل کیا۔ کہتے ہیں کہ بیس ہزار عیسائی اس موقع پر فنا ہوئے۔ علہ

جسٹنین اول کو اس واقع کی خبر لگی اس نے بادشاہ حبش کو آمادہ انتقام کیا اس کا سپہ سالار ابرہتہ الاشرم معہ ستر ہزار فوج کے یمن پر حملہ آور ہو کر فتحیاب ہوا۔ ذونواس سمندر میں ڈوب مرا اس کا جانشین علی ذوالیزن تھا اس کو ابرہہ نے مار ڈالا اور خود ارباط نجاشی کے نام سے حکومت کرنے لگا۔ اس نے صنعاء میں ایک ہیکل تعمیر کرنا چاہی کہ کعبہ کی بجائے اسے تمام عرب کا مقام حج و زیارت قرار دیا جائے اور سارے احترام و اکرام کعبہ سے اس کی طرف بجبر معطوف و مبذول کرائے جائیں ایک بیباک

علہ سیرت ابن ہشام صفحہ ۱۲-۳۴ ڈی ملین ج ۳ ص ۸۸

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

عرب کو یہ سوجھی کہ اس جبار کے ارادہ کی تحقیر کا یوں اظہار کیا کہ اس مقدس عبادت گاہ میں چھپ کر رفع حاجت کر آیا ظالم البیا جھلایا کہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کا عزم بالجزم کر لیا اور فوج کا ٹڈی دل اور ہاتھیوں کا غول ہمراہ لے کر خانہ کعبہ پر دھاوا بول دیا یہ ۵۷۰ء تھا یہ چالیس ہزار فوج معہ فیل سوار (اصحب الفیل) کعبہ کو مسمار کرنے آئے تھے خود قہر الٰہی بصورت طیراً ابابیل سے تباہ و برباد ہو گئے۔ سر پہ پیر رکھ کر بھاگے اس زمانہ میں خانہ کعبہ کے مجاور رسول دو جہاں سرور عالم کے جد امجد حضرت عبد المطلب تھے۔ انہوں نے اصحاب فیل کے واقعہ کو نظم میں بیان کیا ہے۔

وَعدِ القوَا فیُ ذَاتَ الصَّوَابُ — بجَیش اَتَاکَ بہ الا شرم

اور ان اشعار کو پڑھو جو کہ سچے ہوں — اور جس میں اس لشکر کا ذکر ہے جس کو اشرم لیکر آیا تھا۔

اَذَا دالله رخصی بیت الله لہ — لیسترك بنیانہ یھدم

اسکے ذریعے سے خانہ خدا کو گرانے سے روکدیا — اور انکے ہاتھیوں کو ایسا تھکایا کہ آگے نہ بڑھ سکے

فردھم الله عن بھدمہ — واعیاھم الفیل لا یقدم

پس اللہ نے ان کو گرانے سے روک دیا — اور انکو ہاتھیوں کو ایسا تھکا دیا کہ آگے نہ بڑھ سکے

بطَیراً اَبَابیلَ ترمیھم — کاَنَ مَنا قیرھَا العَدم

چڑیوں کی ایک جماعت سے جو کہ انکو مار رہی تھی — گویا کہ ان کی چونچ دم الاخوین ہے

عرب مستعربہ

(بنو اسمٰعیل)

اور اے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں اسمٰعیل کا ذکر کر وہ وعدہ کا سچا تھا اور وہ اللہ کا بھیجا ہوا اس کا پیغام لوگوں کو سنانے والا تھا۔ (سورہ مریم ع ۱۹)

حضرت اسمٰعیلؑ خانہ کعبہ کے پہلو میں اپنی والدہ حضرت ہاجرہؑ کے ہمراہ سکونت پذیر تھے کہ ایک قافلہ بنی جرہم جو بنی قحطان (عرب عاربہ) سے تھا ادھر سے گزرا آب زمزم کی وجہ سے نزد کعبہ انہوں نے بھی اقامت اختیار کی۔ بنی قحطان (عالقہ) نے بہت سی وسیع اور قوی و پر شوکت سلطنتیں قائم کیں۔ یمن سے شمال تک اور دجلہ سے نیل تک ان کی حکومتیں صدیوں تک رہیں۔ ذوالقرنین جیسا نامور و مقدس بادشاہ اسی قوم کا فرد محترم تھا سردار قافلہ بنی جرہم مضاص بن عمر جرہمی نے اپنی دختر حضرت سیدہ کی شادی حضرت اسمٰعیلؑ سے کی۔[۱]

آپ کے تیرہ اولادیں ہوئیں ۱۲ بیٹے اور ایک بیٹی جن کا نام باسمہ (محلاۃ) تھا جو اپنے عمزاد بھائی ادوم بن اسحاق سے بیاہی گئی تھیں۔

---

[۱] اخبار الطوال صفحہ ۱۱

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

حضرت اسمٰعیل کے بارہ بیٹوں کے نام یہ تھے۔

نبایوط[1] (نابت) حضرت اسمٰعیلؑ کے بعد خانہ کعبہ کے متولی قرار دیئے گئے اور ان کی اولاد شام و عرب کے حدود پر عظیم الشان حکومتوں کی بانی ہوئی حجر مسکن قوم ثمود پایہ تخت رہا جس کی وجہ سے اصحاب الحجر کہلائے بعد کو رقیم بھی انکا دارالحکومت رہا سنہ ۲۰۰ ق م سے سنہ ۴۰ ق م تک انکا دور دورا تھا۔ پھر سنہ ۱۰۶ ق م میں زیر نگین روم ہوگئے اور سنہ ۲۴ء میں رومی غلاموں کی سی حیثیت انکی تھی۔ عہ آل غسان اور مدینہ کے اوس و خزرج قبائل انہی انباط کی اولاد تھے۔

قیدار[2]۔ ان کا تفصیلی ذکر آگے آتا ہے۔

ادبائیل[3]۔ ان کی اولاد نیل و فرات کے درمیان آباد تھی۔

ہشام[4]۔ ان کی اولاد زیادہ مشہور نہیں ہے۔

مشماع[5]۔ ان کی اولاد نجد میں پھلی پھولی۔

دوما[6]۔ مدینہ و شام کے درمیان دومۃ الجندل مشہور مقام انہیں کی یادگار ہے۔

مشا[7]۔ حدود عراق میں اس خاندان کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ان کے نام سے واسط و بصرہ کے مابین میشان نامی شہر آباد تھا جہاں حضرت عزیرؑ کا مدفن قرار دیا جاتا ہے۔

عہ۔ ارض القرآن حصہ دوم صفحہ ۶۳ تا ۸۷

حدد[8]۔ کی اولاد نزد تیما آباد ہوئی جہاں حدد نام پہاڑی اب تک یادگار رہے ہے۔

تیما[9]۔ حدود عرب و شام میں اس خاندان کے انتساب سے ایک قدیم آبادی ہے۔

یطور[10]۔ کی اولاد حدود شام کے صوبہ حوران میں آباد تھے۔

نفیش[11]۔ ان کی اولاد بھی صوبہ حوران ہی میں رہی۔

قیدمہ[12]۔ ان کی اولاد کا مسکن یمن میں تھا اور یہ لوگ اصحاب الرس کہلائے۔ امام طبری لکھتے ہیں کہ رس کوئیں کو کہتے ہیں اس امت نے اپنے نبی کو کوئیں میں ڈال دیا تھا اس وجہ سے یہ اصحاب الرس کہلائے۔

حضرت قیدار اعظم

حضرت اسمٰعیلؑ کے دوسرے صاحبزادے شہرت و ناموری میں تمام بھائیوں سے زیادہ ممتاز تھے۔ ان کا ذکر صفحات توراۃ، اسیریا کی کتبات اور یونانی جغرافیہ میں ہر جگہ موجود ہے ان کی اولاد جو بحیثیت ایک قوم کے تھی اس کا ذکر سنہ ۱۱۰۰ ق م میں حضرت داؤدؑ کی زبور میں آتا ہے۔ بنی قیدار اس زمانہ میں خیموں میں رہتے تھے۔

حضرت داؤدؑ بادشاہی سے پہلے بہت دنوں تک بنو قیدار کے خیموں میں رہے تھے۔ سنہ ۱۰۰۰ ق م میں حضرت سلیمانؑ بھی اپنی غزل میں قیدار کے خیموں کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ کالے رنگ کے ہوتے تھے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

تحریری حیثیت سے دو سو برس کے بعد قیدار کا نام اسیریا کے کتبات میں ملتا ہے۔ رؤسا قیدار میں عدنان نامور اور زیادہ مشہور ہے اس کا بیٹا معد بن عدنان جو اپنے عہد میں عربوں کا سردار کل تھا یہ معاصر بنوخذ نذر (بخت نصر) ۶۰۵ ق م کا تھا اس سے اور بنوخذ نذر (بخت نصر) سے جب کہ وہ حجاز پر حملہ آور ہوا تھا مقابلہ ہوا مگر غیر منفصل جنگ کے بعد دونوں ایک دوسرے سے علٰحدہ ہوگئے معد کے دو بیٹے تھے ایک کا نام نزار تھا۔ ان کے پانچ بیٹے تھے جن سے اغار ربیعہ۔ قضاعۃ۔ مضر۔ ایاد۔ عرب کے تمام قیداری قبائل میلاد مسیحؑ سے پس و پیش زمانہ میں یمن سے شام تک اور حجاز و نجد سے بحرین و عراق تک پھیلے ہوئے تھے۔[1]

قریش

مُضر کی شاخ متعدد خاندانوں میں منقسم ہوگئی جن میں سے ایک قریش کا خاندان ہے۔ بانی خاندان کا نام فہر تھا۔

"فہر بن مالک بن نضر بن کنعانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان"

فہر کا لقب قریش تھا[2] اس بنا پر اس کی نسل نے اپنا خاندانی علم قریش

---

[1] ارض القرآن جلد دوم صفحہ ۲۰۷ [2] مرات الجیر و مدارج النبوۃ۔

قرار دیا۔

لفظ قریش کے عربی میں متعدد معنی ہیں اس کا ایک ماخذ قریش و تقرش ہے جس کے معنی اکتساب و تحصیل ہیں۔ خیال ہے کہ چونکہ اس خاندان کا اصلی پیشہ تجارت تھا اس لئے قریش کے نام سے موسوم ہے۔[1]

جناب فہر کے تین صاحبزادے تھے غالب۔ محارب۔ حارث یہی حارث ہیں جن سے قبیلہ بنی لخم ہے۔[2]

موصوفۃ الفوق حضرات میں غالب کا وقار قوم میں بڑھا ہوا تھا ان کے صاحبزادہ لوی اور تیم مورث قبیلۂ بنی تمیم تھے۔

جناب لوی کے چھ لڑکے تھے۔ کعب۔ سعد۔ جرعنہ۔ حارث۔ عامر۔ اُسامہ۔

"جناب کعب بوجہ اپنی بلاغت اور قبائل قریش کے اہم معاملات کو طے کرنے کے آپ کا لقب خطیب عرب تھا۔ اور آپ کے نام سے عام الفیل تک سن و سال کا شمار ہوتا ہے۔" آپ کے صاحبزادہ جناب مرہ۔ ہصیص۔ عدی تھے۔ ہصیص سے قبیلہ بنو جمح[3] اور عدی سے قبیلہ بنو عدی تھے۔[4]

جناب مرہ سے تیم (مورث بنی تیم)[5] اور مخزوم (مورث بنی مخزوم)[6] اور جناب کلاب تھے

---

[1] ارض القرآن جلد ۲ ص ۳ [2] ابوعبیدہ بن الجراحؓ اسی بنی لخم سے تھے [3] امیہ بن خلف و عمرو بن عاصؓ اسی شاخ سے تھے۔ [4] اس شاخ سے حضرت عمر فاروقؓ تھے [5] حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ بنی تیم سے تھے [6] حضرت خالد بن ولید بنی مخزوم سے تھے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

جناب کلاب کا نام حکیم تھا۔ کِلاب مکالیب سے نکلا ہے جس کے معنی نزاع کرنا اور لڑنا ہے۔[1] ان کے زمانہ سے پیشتر سے خانہ کعبہ کی حفاظت بنو جرہم ننھیال قیدار و بنا لیوط کے حصہ میں تھی انہی کی وجہ سے مکہ میں دین حنیف پر غبار شرک چھا چلا تھا مگر غیور بنو اسمٰعیل نے سنہ ۲۰۶ء میں بنو جرہم کے اقتدار کو ہٹانا چاہا مگر بنو خزاعہ سنہ ۲۰۷ء میں بنو جرہم کی جگہ کعبہ کے محافظ ہوگئے اور انہوں نے بنو جرہم سے زیادہ بت پرستی کو رواج دیا۔ ۳۶۰ بت خانہ کعبہ میں رکھے گئے لات۔ منات اور عزّیٰ عرب کے مشہور بت تھے۔ ہُبل ۳۶۰ بتوں میں سب سے بڑا ہوا تھا

مکہ اور حجاز میں بت پرستی کا بانی عمرو بن لحی تھا جو ملک شام سے بت لا لا کر خانہ کعبہ اور مکہ میں پھیلاتا تھا۔[2]

لات قبیلہ بنو ثقیف کا بت تھا جو طائف میں رکھا ہوا تھا۔ مناۃ کی قبائل اوس و خزرج اور بنو خزاعہ پرستش کرتے تھے اور وادی منا میں رکھا ہوا تھا۔

عُزّیٰ کی قبائل قریش و کنانہ و غطفان پوجا کیا کرتے تھے اور مکہ میں رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ ان بتوں کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

کیا تم نے لاتؔ و عزّیٰ اور تیسرے
مناۃ کو دیکھا۔ (سورہ نجم)

---

[1] مدارج النبوۃ [2] ابن ہشام

غرضکہ ان کے پرستاروں یعنی بنو خزاعہ اور بنی قیدار کا قریش سے مقابلہ ہوا۔ سنہ ۴۴۰ء میں شیخ قریش قصیٰ خانہ کعبہ پر قابض ہو گئے۔ بنو خزاعہ بھاگ کر بطن مر میں چلے گئے۔

یہی حضرت قصیٰ جناب کلاب کے خلف الرشید تھے جنہوں نے کل قبائل قریش کو ایک کیا اور مکہ مکرمہ میں دار الندوہ قائم کیا اور کعبہ کی حفاظت سے متعلق خدمات مختلف خاندانوں میں تقسیم کر دیں ان میں سے دو بڑی خدمات یعنی رفادہ اور سقایہ بنی عبد مناف کو ملیں یہی عبد مناف جناب قصیٰ کے صاحبزادہ تھے۔

حضرت عبد مناف کا اصلی نام مغیرہ تھا اور آپ بہت خوبصورت تھے لوگ آپ کو قمر البطحا بھی کہا کرتے تھے۔ آپ کے چار صاحبزادہ تھے ایک حضرت ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد الشمس چوتھے نوفل۔

حضرت ہاشم کا اصلی نام عمر تھا مگر بوجہ آپکے نہایت خوش اطوار ہونے کے عمر العلیٰ کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ آپ کے زمانہ میں سخت قحط پڑا۔ آپ نے قحط زدہ مخلوق کی بڑی مدد کی آپ یہ کرتے تھے کہ محتاجوں کے لئے روٹیاں سکھا کر بوقت ضرورت شوربہ میں توڑ کر غربا کو کھلایا کرتے تھے جس سے آپ کا نام ہاشم پڑ گیا آپ کا انتقال مقام غزہ ملک شام میں ہوا۔

آپ کے صاحبزادے جناب عبد المطلب تھے جن کے کئی صاحبزادے تھے۔ حضرت عبد اللہ[1]۔ حضرت ابو طالب[2] حضرت حمزہ[3]۔ حضرت عباس[4]

ابی لہب مشہور ہیں۔

قریش کا سیاسی دور دورِ اسلام سے سوا سو برس پیشتر سے نظر آتا ہے۔ قریش میں قصی سے عبدالمطلب تک سرزمین مکہ میں سب ہی صاحب وقار تھے اور خانہ کعبہ کے خادم سمجھے جاتے تھے مگر ان کا آبائی پیشہ تجارت تھا۔ قریش کے قافلے بیرون حجاز تاجرانہ طور پر جایا کرتے تھے ایک طرف یمن دوسری طرف شام و مصر ان کی تجارتی جولانگاہ تھے عموماً ان کا سفری راستہ امام مبین تھا یہ وہ عام راستہ ہے جو سبا سے یمن اور یمن سے بحر احمر کے کنارے کنارے حجاز سے شام اور شام سے سینا ہو کر مصر گیا ہے اسی راہ پر حجر۔ مدین۔ ایکہ اور رقیم پڑتے تھے اس راہ سے قریش کا تجارتی سفر جاڑے اور گرمی میں کرتے تھے اسی شغل تجارت سے انہیں خوش حالی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ "لایلاف" میں ارشاد فرمایا:

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ	قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفر
رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝	کی الفت دلانے کے لئے۔

عرب کی مذہبی حالت

عرب کی مذہبی حالت بہت خراب تھی اور قبل اسلام یہ عہد عرب کا زمانہ جاہلیت کہلاتا تھا اس وقت نہایت ذلیل قسم کی باطل پرستی کا زور ہو گیا تھا اور یہ تمام خطہ سینکڑوں مخلوق پرست مذہبوں کا مجموعہ بن گیا تھا۔ مشرک تو مشرک عیسائیوں اور موسویوں کی بھی کچھ کم

مشرکانہ زندگی نہ تھی ان کے قلب ایسے بگڑ گئے تھے کہ راست روی اور خدا پرستی کے بجائے بہت سے توہمات نے ان کے دماغوں میں جگہ کر لی تھی مذہبی امور میں عقل سے کام لینے کو وہ لوگ کفر خیال کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ وہ ہمیشہ جہالت تعصب تنگ خیالی اور خود پرستی میں پھنسے ہوئے تھے۔ بت پرستوں کے علاوہ لامذہب گروہ بھی تھا جن کا خیال تھا کہ جو کچھ ہے زمانہ یا فطرت (قانون قدرت) ہے خدا کوئی چیز نہیں انہی کی نسبت خدا فرماتا ہے۔

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہے یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم کو مارتا ہے تو زمانہ مارتا ہے۔ ۱۹/۲۵ ۱۴/۴ ع پ

بعض لوگ خدا کے تو قائل تھے مگر قیامت اور جزا و سزا کے منکر تھے ان کے مقابلے میں قرآن مجید نے قیامت کے ثبوت پر اس طرح استدلال کیا ہے۔

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِيْٓ	کہدو کہ (ہڈیوں کو) وہی دوبارہ
اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ	زندہ کرے گا جس نے پہلی مرتبہ
مَرَّةٍ	پیدا کیا تھا۔

بت پرستوں کی یہ بات نہ تھی کہ وہ خدا کے قائل نہ ہوں بلکہ وہ خدا کے تو قائل تھے مگر ان کا خیال تھا کہ خدا تک پہنچنے کا وسیلہ یہ بت ہیں کفار کہتے تھے کہ:

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَ	ہم ان بتوں کو اس لئے پوجتے ہیں کہ

اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی — ہم کو خدا سے قریب کر دیں۔

مشرکین عرب اونٹ اور دنبوں کو بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیا کرتے تھے ان پر سواری کرنا، بوجھ لادنا یا ذبح کرنا ممنوع سمجھتے تھے اور کسی چراگاہ میں چرنے سے ان کو نہیں روکتے تھے۔

بحیرہ۔ کان چری ہوئی اونٹنی۔ عرب میں دستور تھا کہ جو اونٹنی پانچ بچے جن چکتی اور آخری بچہ نر ہوتا تو اس کے کان چیر کر بتوں کے نام پر آزاد کر دیتے تھے پھر اس پر نہ کوئی سوار ہوتا نہ وزن لادتا اور نہ اس کو ذبح کرتے تھے نہ اس کو پانی یا کھیت سے روکتے تھے۔

سائبہ اس اونٹنی کو کہتے تھے جو سفر سے سلامت واپس آئے یا مرض سے صحت پائے یا اس کو دس بچے جننے کے بعد بتوں کے نام پر آزاد کر دیا جائے۔

وصیلہ۔ اس اونٹنی کو کہتے تھے جس کے پہلے دو بچے اوپر تلے کے مادہ ہوں اس کو متبرک سمجھ کر آزاد کر دیتے تھے۔

حام۔ وہ شتر نر جس کی نسل سے کئی بچے ہو گئے ہوں اس کو بھی آزاد کر دیتے تھے۔

مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنْ بَحِیْرَۃٍ وَّ	اللہ تعالیٰ نے نہ تو کوئی بحیرہ مقرر کیا
لَا سَآئِبَۃٍ وَّلَا وَصِیْلَۃٍ	نہ سائبہ نہ وصیلہ اور نہ حام بلکہ
وَّلَا حَامٍ وَّلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا	جن لوگوں نے کفر کیا وہ اللہ پر
یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ	جھوٹ باندھتے ہیں اور ان میں

سے اکثر کچھ نہیں سمجھتے۔

حضرت ابراہیمؑ و اسمعیلؑ کا بنایا ہوا خاص خدا کا گھر مصنوعی معبودوں کا مسکن قرار دے لیا تھا۔ ہر مذہب والے نے اپنا اپنا دیوتا الگ بنا لیا تھا۔

صابئیوں نے اس کو زحل کا بڑا بت خانہ بنا لیا تھا؎۔ یہود نے حضرت ابراہیم کی مورت قربانی کے مینڈھے کی مورت کے سامنے رکھی تھی۔ عیسائیوں نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصاویر اپنی پوجا کی غرض سے رکھ دی تھیں؎۔ عمر ابن لحی بت پرستی کا سب سے بڑا حامی تھا اس نے ہبل نائلہ اساف نام کے بت خانہ کعبہ میں رکھ دیئے تھے۔ اس طرح کعبہ کے بتوں کی تعداد ۳۶۰ تک پہنچ گئی تھی اور ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے دیوتاؤں کی پوجا خانہ کعبہ میں کرتے تھے مخلوق پرستی نے ضعیف الاعتقاد بنا دیا تھا جادوگروں کاہنوں اور شعبدہ بازوں کے جال میں پھنسے رہتے تھے۔ غرضکہ عرب کے لیے؎ یہود۔ عیسائی۔ صابئی سب گمراہی میں مبتلا تھے۔

یہود کی حالت یہ تھی کہ حضرت عزیرؑ کو ابن اللہ کہتے تھے عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو اسی خطاب سے یاد کیا کرتے تھے۔

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ — تحقیق وہ کافر ہو گئے جنہوں نے

؎ اخبار الاندلس۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ — کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے

یہ لوگ تثلیث کے چکر میں بھی پھنسے ہوئے تھے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ — تحقیق وہ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے اور کوئی معبود سوائے اس معبود کے ہے ہی نہیں۔

خدا نے اس کا رد یوں فرمایا:۔

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ — مسیح ابن مریم اور کچھ نہیں مگر ایک رسول ہے اس سے پہلے بھی بہت سے رسول ہو گزرے ہیں۔

غرضیکہ عرب کے رہنے والے یہود صابئی نصاریٰ مشرکین لا مذہب تمام لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ مذہبی حالت کی خرابی کی وجہ سے اخلاقی حالت بگڑی ہوئی تھی کوئی عیب ایسا نہ تھا جو ان میں موجود نہ ہو ان کی اسی حالت کی طرف قرآن میں ارشاد ہے۔

وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ — اور تم لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

آل عمران ع ۱۷

انبیا علیہم السلام کی بعثت کی غرض

ضرورت انبیاء

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَقَدْ أَرْسَلْنَا بِالْبَيِّنَاتِ — یہی گروہ انبیاء ہے جسے ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی اور ہم نے ان سب انبیاء کو بنی نوع انسان کا امام و پیشوا بنایا تاکہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت دیں۔

جماعت انبیاء

إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ — یہ سب انبیاء کی جماعت ایک ہی جماعت تھی۔ میں ہی تمہارا رب ہوں میری ہی عبادت کرو۔

ہر قوم میں ہادی

اور ہر ایک قوم کے واسطے ہدایت کرنے والا ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ — اور ہم تو ہر قوم میں ایک پیغمبر یہ حکم دے کر بھیج چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پوجو اور شیطانوں سے بچتے رہو۔

النحل ع ۵

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ — کتاب والو ہمارا رسول تمہارے پاس اس وقت آیا جب رسولوں کا توڑا پڑ گیا تھا وہ تم سے بیان کرتا ہے یہ نہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ (المائدہ ع)

کہنے لگو کہ بشیر و نذیر نہ آیا

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا (الاحزاب ع۱)

اور جب ہم نے سب انبیاء سے وعدے لئے اور (محمدؐ) تم سے اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم سے وعدے لئے اور سب سے نہایت پختہ وعدے لئے (کہ میری سچی تعلیم کو میرے بندوں تک پہنچاؤ گے)

اے کتاب والو تمہارے پاس رسول بھیجے اور (محمدؐ) تمہارے پاس اس وقت بھیجے گئے جب سب رسولوں نے ہماری صحیح اور سچی تعلیم تم تک پہنچادی مگر تم نے شیطانوں کے بہکانے میں آکر ہماری تعلیم سے انحراف کیا تو ہم نے آخری نبی کو تمہارے پاس بھیجا تاکہ وہ تمہاری غفلت کو دور کرے اور تمہیں سیدھا راستہ دکھلائے۔ اے محمدؐ تم کو تمام عالم کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

دعائے خلیل اللہ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (البقرۃ ۱۵ ع ۱۲)

پروردگار ہمارے اس گروہ (آل اسمٰعیل) میں سے ایک پیغمبر (محمدؐ رسول اللہ) بھیج جو تیری آیتیں پڑھ کر ان کو سنائے اور کتاب (قرآن) اور حکمت (حدیث) ان کو سکھائے اور (شرک) سے ان کو پاک کرے بے شک تو زبردست حکمت والا ہے۔

خوشخبری عیسیٰؑ

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي

اور (اے محمدؐ) وہ وقت ان کو یاد دلاؤ جب کہ عیسیٰؑ ابن مریم نے (بنی اسرائیل) سے کہا اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں مجھ سے پہلے جو توریت حضرت موسیٰؑ کو مل چکی ہے اس کو سچا بتاتا ہوں اور (تم کو) آخری پیغمبر کی آمد کی

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اِسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الصف ۱ع)

خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمدؐ ہوگا اور اے نبی ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لئے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ اس حقیقت سے منکر ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہؐ کا ظہور قدسی

نام و نسب محمدؐ ابن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف نبیرۂ قیدار اعظم بوقت صبح بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول عام الفیل آفتاب عالمتاب شعب بنی ہاشم سے مطلع عالم پر طلوع ہوا۔

رضاعت آپؐ کی والدہ مکرمہ آمنہ خاتون نے پہلے دودھ پلایا دو تین دن کے بعد ثوبیہ کنیز ابی لہب نے پلایا پھر حلیمہ سعدیہ کے سپرد کئے گئے پانچ سال تک ان کی آغوش میں رہے۔[۲]

آغوش مادر جناب حلیمہ نے سرور کائناتؐ کو آپؐ کی والدہ ماجدہ جناب آمنہ رضؓ کے سپرد کیا۔ وہ آپؐ کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے رشتہ دار

۱؎ سیرت ابن ہشام ص ۹۴ ۲؎ ابی الفدا صفحہ ۲۶۹

۳؎ سیرت نگار ۹ ربیع الاول کہتے ہیں۔

بنو نجار ساکن مدینہ سے ملنے تشریف لے گئیں (مواہب لدنیہ) ایک ماہ کے بعد مکہ واپس آرہی تھیں راہ میں بیمار پڑیں مقام "ابوا" میں انتقال کیا وہیں دفن ہوئیں۔ ام ایمن آنحضرتؐ کو لے کر مکہ آئیں (ابن سعد)

کفالت آپؐ کے دادا عبدالمطلب نے آپؐ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ ہمیشہ محبت سے پیش آتے مگر تین سال بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ ۸۲ برس کی عمر پاکر آپؐ کے دادا بھی دنیا سے رخصت ہو گئے[۱]

حضور نبی کریمؐ کی عمر ۸ سال کی تھی جنازہ عبدالمطلب کے ہمراہ غمگین حالت میں حجون جائے مدفن تک گئے۔

عبدالمطلب مرتے وقت آپؐ کو آپ کے حقیقی چچا ابوطالب کے سپرد کر گئے تھے۔ انہوں نے اولاد سے زیادہ سمجھا اور آپؐ کو کبھی اپنے سے دور نہ ہونے دیا۔ حتیٰ کہ بغرض تجارت شام کا سفر کیا تو آپؐ کو ہمراہ لے گئے واپسی پر عام دستور کے مطابق بکریاں چرائیں ایک روز آپؐ نے اپنی بکریاں اپنے ساتھی کے سپرد کیں اور مجلس قصہ خوانی میں گئے وہاں آنکھ لگ گئی صبح کو بیدار ہوئے۔

حرب الفجار ذوالمجاز اور مجنہ کے علاوہ عکاظ نخلہ اور طائف کے درمیان ماہ ذیقعدہ میں میلہ لگتا تھا یہاں قبیلہ ہوازن اور قریش میں آویزش ہوگئی۔[۱] چار بڑی جنگیں ہوئیں۔ آخری جنگ میں تو سرداروں نے

۱؎ سیرت ابن ہشام صفحہ ۵۲

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اپنے آپ کو رسوں سے بندھوا دیا کہ بھاگنے کا موقع ہی نہ رہے اس جنگ میں سرکار دو جہاںؐ بھی شریک ہوئے آپؐ کی عمر ۱۵ سال کی تھی آپؐ اپنے چچاؤں کو مقابل پر چلانے کے لئے تیر دیتے جاتے تھے۔

حلف الفضول عرب کو چونکہ خانہ جنگیوں نے تباہ و برباد کر دیا تھا اس لئے چند ہمدردان ملک و قوم نے مظلوموں کی امداد اور ظالموں کو ظلم سے روکنے کے لئے ایک معاہدہ کیا جس کے اولین محرک فضل ابن حرث فضیل ابن وداعہ اور مفضل تھے قبائل بنو ہاشم بنو مطلب بنو اسد۔ بنو زہرہ بنو تیم کے نمائندے اور قائم مقام اس میں شریک تھے۔ عبداللہ ابن جدعان کے مکان پر یہ اجتماع ہوا۔ سرور کائناتؐ نے بھی شرکت فرمائی یہ معاہدہ حلف الفضول کہلاتا ہے

حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ "معاہدہ کے مقابلے میں مجھکو سرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو میں نہ بدلتا۔ آج بھی ایسے معاہدہ کے لئے کوئی بلائے تو میں حاضر ہوں۔"

مشاغل جناب ابو طالب کی خواہش اور تحریک پر آنحضرتؐ نے شغل تجارت اختیار کیا مکہ معظمہ سے مختلف علاقوں کو تجارتی قافلے جاتے شام یمن۔ نجد۔ بحرین سے تجارتی تعلقات تھے اسی سلسلے میں آنحضرتؐ نے بھی ان مقامات کے متعدد سفر کئے۔ ہر دفعہ دیانت۔ امانت جیسی خوش اسلوبی سے کام کیا۔ مکہ معظمہ میں تاجر امین" کے لقب سے پکارے گئے۔ آپؐ کے حسن معاملہ کی شہرت عام ہو گئی اس لئے لوگ آپؐ کے

ساتھ شرکت چاہتے آپؐ بھی خوشی سے قبول فرما لیتے۔ آپؐ کے شریک ہمیشہ آپؐ کی راست بازی اور صفائی معاملہ کے متعلق رطب اللسان رہتے۔ قیس اور سائب آپؐ کے دو شریک تجارت آپ پر قربان ہو ہو کر کہتے ہیں کہ آپؐ نے ہمیشہ معاملہ صاف رکھا ہے۔

عبداللہ ابن ابی الحماءؓ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ اسی زمانہ میں میں نے آنحضرتؐ سے کوئی ایک تجارتی معاملہ کیا بات ختم نہ ہونے پائی تھی کہ مجھے ایک طرف جانا پڑا۔ آنحضرتؐ سے میں کہہ گیا کہ آپ ذرا ٹھہریں میں ابھی آتا ہوں یہیں کام میں ایسا لگا کہ بھول گیا تین دن گزر گئے۔ تیسرے دن ادھر جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ آنجنابؐ وہاں انتظار کر رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے سوائے اس کے کچھ نہ فرمایا کہ تم نے مجھے زحمت دی میں یہاں تین دن سے ٹھہرا ہوا ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت بی بی خدیجہؓ جو بڑی دولتمند رئیسہ قریش تھیں اور ان کی تجارت تمام قریش کے سرمایہ تجارت کے برابر سمجھی جاتی تھی ان کو آپؐ کی امانت و دیانت کی خبر لگی انہوں نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ آپؐ میرے سرمایہ سے تجارت کریں چنانچہ آپؐ نے ان کے ساتھ شرکت کر کے تجارت شروع کی اور اس کے سلسلے میں شام یمن بصرہ کے سفر کئے جن میں آپؐ کو کافی منافع ہوا۔ شام کے سفر میں حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ بھی ہمراہ تھے انہوں نے آپ کی حسن و خوبی معاملہ اور لین دین میں دیانت داری دیکھی تھی واپس آ کر وہی حال حضرت

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

خدیجہؓ کی خدمت میں عرض کیا۔

عقد مبارک

حضرت خدیجہؓ نے اپنی سہیلی نفیسہ کے ذریعہ آپؐ کو شادی کا پیغام بھیجا اس وقت حضورؐ کی عمر ۲۵ سال تھی اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال کی تھی جو چند بچوں کی ماں بھی تھیں اور دو دفعہ بیوگی کا داغ اٹھا چکی تھیں۔ آنحضرتؐ نے اپنے چچا کے مشورہ سے شادی کی رضامندی ظاہر کی۔ بارہ اوقیہ چاندی مہر مقرر کر کے نکاح ہوا (سیرت ابن ہشام)۔

احباب خاص

نبوت سے پیشتر آنحضرتؐ کے مخلص و بے ریا دوستوں میں سے مخصوص حضرت عبداللہ بن ابی قحافہ (ابوبکرؓ) تھے اور دار الندوہ کے مالک حکیم ابن حزام۔

واقعہ نذر غلام

جناب خدیجہؓ کے بھتیجے حکیم ابن حزام نے اپنا ایک غلام آپؐ کو نذر کیا یہ جناب زید ابن حارثہ تھے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے زید کو آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کیا آپؐ نے اپنے وسیع و پاکیزہ اخلاق کی بنا پر زید کو عزیزوں سے زیادہ سمجھا اس زمانہ میں زید کے والد اور چچا (حارثہ اور کعب) زید کو ڈھونڈتے ہوئے مکہ آنکلے آنحضرتؐ سے استدعا کی کہ زیدؓ کو ان کے ساتھ بھیجدیا جائے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اگر زیدؓ جانا چاہیں تو میری طرف سے اجازت ہے مگر جناب زیدؓ نے کہا کہ میں آپؐ کو چھوڑ کر ہرگز نہیں جاؤں گا۔ آپ میرے لئے چچا اور باپ سے بڑھکر ہیں۔ زیدؓ کے باپ غصہ میں بولے ہیں! کیا تو غلامی کو حریت پر ترجیح دیتا ہے؟" زیدؓ نے کہا کہ "ہاں کیونکہ میں نے اس شخص میں وہ بات دیکھی ہے کہ اب میں آپؐ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔" آنحضرتؐ اٹھے اور زیدؓ کو خانہ کعبہ کے پاس لے جاکر باآواز بلند فرمایا لوگو گواہ رہو کہ آج سے میں زید کو آزاد کرتا ہوں اور اپنا بیٹا بناتا ہوں یہ میرا وارث ہوگا اور میں اس کا۔" زیدؓ کے والد اور چچا یہ نظارہ دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور بہ خوشی زیدؓ کو آنحضرتؐ کے پاس چھوڑ کر وطن چلے گئے۔

واقعہ

جناب ابوطالب آنحضرتؐ کے چچا کثیر العیال اور غریب فرد تھے۔ آپؐ نے ایک دن اپنے دوسرے چچا جناب عباسؓ ابن عبدالمطلب سے فرمایا "چچا آپ کے بھائی ابوطالب کی معیشت تنگ ہے کیا ہی اچھا ہو کہ ان کے بیٹوں میں سے ایک کو آپ اپنے گھر لیجائیں اور ایک کو میں لے آؤں۔ چنانچہ ابوطالب کی اجازت سے حضرت جعفرؓ کو جناب عباسؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آنحضرتؐ لے آئے۔ جنابِ علیؓ کی عمر اس وقت پانچ یا چھ سال تھی۔

اسی زمانہ میں کسی قریشی نے بتوں کے چڑھاوے کا کھانا آپ کے سامنے لاکر رکھا آپ نے کھانے سے انکار کر دیا۔

تعمیر کعبہ

آنحضرتؐ کی عمر ۳۵ سال کی تھی کہ کعبہ کو سیلاب سے نقصان پہنچا قریش نے از سرنو کعبہ کی تعمیر شروع کی تمام قبائل قریش اس کار خیر میں شریک ہوئے اگرچہ حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کی بنیادوں

ع ۱ سیرت ابن ہشام صفحہ ۸۱

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

پر تعمیر نہ کر سکے بلکہ ایک طرف قریباً چھ ہاتھ جگہ چھوڑ دی جسے حطیم کہتے ہیں جب قریش کعبہ تعمیر کرتے ہوئے "حجر اسود" تک پہنچے تو ہر قبیلے کی خواہش یہی ہوئی کہ ہم "حجر اسود" کو نصب کرنے کی عزت حاصل کریں چنانچہ بھرے پیالے میں انگلیاں ڈبو کر سب نے قسم کھائی کہ اس کو اپنے قبیلہ سے باہر نہ جانے دیں گے کئی دن کام بند رہا۔[1]

بالآخر ایک معمر شخص ابو امیہ ابن مغیرہ نے تجویز پیش کی کہ جو شخص سب سے پہلے دروازہ حرم سے آتا دکھائی دے اس کا فیصلہ سب مان لیں۔ خدا کی شان لوگوں نے جب نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت محمدؐ تشریف لا رہے ہیں سب پکار اٹھے "امین امین" اور یک زبان ہو کر کہا ہم سب اس کے فیصلے پر راضی ہیں آنحضرتؐ نے ایک چادر لی اور اس پر حجر اسود کو رکھ کر تمام قبائل قریش کے رؤسا کو اس چادر کے چاروں کونے پکڑوا دیئے اور چادر کے اٹھانے کا حکم دیا جب چادر موقع کے برابر آ گئی تو آپ نے حجر اسود کو اٹھا کر نصب کر دیا۔ سب لوگ اس لاجواب فیصلے دنگ رہ گئے۔[2]

بعثت	لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ	بیشک اللہ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب اس نے ان میں انہی کے درمیان سے ایک رسول بھیجا وہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔

[1] ابی الفدا صفحہ ۲ ، [2] سیرت ابن ہشام صفحہ ۵۹

نزول قرآن	شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ	یہ مہینہ رمضان کا جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

سب سے پہلی وحی جو رسول خداؐ پر بھیجی گئی اچھے خواب تھے (جو آپ سوتے میں دیکھتے تھے ان خوابوں کی یہ حالت تھی کہ جو خواب آپ دیکھتے تھے وہ مثل سپیدہ صبح کے (صاف صاف) بحالت بیداری ظہور میں آ جاتا تھا۔[1] بعد اس کے آپ کی طبیعت میں خلوت پسندی پیدا کر دی گئی پس آپ غار حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے وہاں آپ تحنث فرمایا کرتے[2] یہاں تک کہ آپ کے پاس حق (پیغام نبوت) آ گیا اور آپ غار حرا میں تھے۔

بروز دوشنبہ[3] آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھیے آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس نے مجھے لے کے زور سے لپٹایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہوئی بعد اس کے مجھے چھوڑ دیا پھر کہا پڑھیے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس نے پھر مجھے لے کے دوبارہ لپٹایا یہاں تک کہ پھر مجھے تکلیف ہوئی اس کے بعد مجھے

[1] تاریخ طبری ج ۱ حصہ سوم صفحہ ۵۰۸ لابی جعفر محمد بن جریر الطبری [2] محمد بن اسمٰعیل بخاری سے نقل ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے، لیث نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی (بخاری) تحنث کئی رات لگاتار عبادت کرنا۔ [3] اسد الغابہ ج ۱ ص ۲۱

چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں پھر اس نے مجھے لے کر لپٹایا اس کے بعد مجھے چھوڑ دیا اور کہا[1]

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ.
(اقرأ)

پڑھو اپنے خدا کا نام لے کر جس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔ پڑھو آپ کا رب سب سے زیادہ کریم ہے جس نے قلم کا استعمال سکھایا اور انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا۔[2]

پس ان آیتوں کو پڑھ کر رسول خداؐ اپنے گھر لوٹے اس حالت میں کہ آپؐ کا دل دہل رہا تھا۔ آپؐ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا فوراً مجھے چادر اڑھاؤ گھر کے لوگوں نے آپ کو چادر اڑھائی۔ جب حضورؐ کی گھبراہٹ جاتی رہی تو حضرت خدیجہؓ سے تمام واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہرگز رسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحم کرتے ہیں لوگوں کے لئے تکلیف اٹھاتے ہیں مفلسوں اور ناداروں کو کھلاتے پلاتے ہیں مہمان کی ضیافت کرتے ہیں اور مصائب دور کرنے کے لئے (لوگوں کی) مدد کرتے ہیں۔ حضرت خدیجہؓ ورقہ بن نوفل نصرانی سے جو ان کے عزیز تھے جا کر ملیں اور یہ تمام

[1] سیرت ابن ہشام ص ۸۰، [2] تاریخ طبری ج ا حصہ سوم ص ۵۸-۵۹

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کیفیت بیان کی انہوں نے کہا کہ یہ ناموس اکبر ہیں جو موسیٰ کے پاس آئے تھے بیشک وہ اس امت کے نبی ہیں آپ نے کہا کہ ثابت قدم رہیں یہی بات حضور صلعم سے آکر حضرت خدیجہؓ نے بیان کی۔ اقراء کے بعد حضور صلعم فرماتے ہیں سب سے پہلے یہ حصہ مجھ پر نازل ہوا

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ مَا اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ فَسَتُبْصِرُ وَیُبْصِرُوْنَ

ن۔ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں تم اپنے رب کی نعمت کے بارے میں دھوکہ میں ہی رہے اور تم کو بغیر احسان مند ہوئے بڑا اجر ملے گا اور بلا شبہ بڑے ہی اخلاق رکھتے ہیں اور عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔

اس کے بعد وحی کچھ دنوں کے لئے رک گئی۔[1] چنانچہ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد کے متعلق حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں راستہ میں جا رہا تھا یکایک آسمان سے ایک آواز سنائی دی میں نے سر اوپر کو اٹھایا تو وہی فرشتہ جو "غار حرا" میں میرے پاس آیا تھا ایک کرسی پر بیٹھا تھا کرسی آسمان اور زمین کے درمیان تھی میں اس سے مرعوب ہو گیا۔[2] پھر گھر آکر میں نے کہا مجھے چادر اڑھا دو اس وقت خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

[1] تجرید بخاری صفحہ ۴، [2] سیرت ابن ہشام ص ۸۰و تاریخ طبری ج ا حصہ سوم صفحہ ۵۸ [3] ایضاً صفحہ ۴۴

یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ	اے کملی والے اٹھ اور (لوگوں کو
فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ	برے عقیدوں اور گناہوں کے برے
فَکَبِّرْ۔ وَثِیَابَکَ	نتیجوں) سے ڈرا اور اپنے خالق کا نام
فَطَھِّرْ۔ وَالرُّجْزَ	بلند کر (یعنی نماز پڑھ) اپنے کپڑے
فَاھْجُرْ۔۔۔ وَلَا	پاک رکھ اور نجاست سے الگ رہ
تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ	اور بدلے پانے کے لئے احسان مت
وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ (مدثر)	کر اور اپنے رب کے لئے ثابت قدم رہ۔

اس کے بعد وحی کثرت کے ساتھ اور پے در پے آنے لگی۔[۱]

دعوت اسلام آپؐ نے دعوت اسلام شروع کی حضرت خدیجہؓ (بیوی) علی مرتضیٰؓ (بھائی) عمر دس سال ابو بکر صدیقؓ (دوست) فوراً مسلمان ہو گئے۔

پھر زید بن حارثہؓ (مولیٰ آنحضرتؐ) اور بلالؓ (غلام) مسلمان ہوئے پھر حضرت صدیق کی ہدایت سے حضرت عثمان غنیؓ۔ زبیر بن العوامؓ (نواسہ عبد المطلب۔ عبد الرحمٰن بن عوف (تاجر) طلحہؓ[۲] (تاجر) سعدؓ بن ابی وقاص (بھتیجہ حضرت آمنہؓ) مسلمان ہوئے ان کے بعد ابو عبیدہ بن الجراحؓ ابو سلمہؓ۔ ارقمؓ عثمان بن مظعونؓ[۳] عبد اللہ بن مسعودؓ اور سعیدؓ مسلمان ہوئے عورتوں میں ام الفضل زوجہ عباسؓ اسماء بنت ابو بکرؓ فاطمہ خواہر عمر فاروقؓ مسلمان ہوئیں۔

آنحضرتؐ ابتدائے بعثت سے ۳ سال تک دعوت اسلام خاموشی سے دیتے رہے۔[۴]

---

[۱] من جابر بن عبد اللہ (تجرید بخاری) [۲] حضرت ابو بکر کے عزیز اور آنحضرتؐ کے قرابتدار
[۳] خدا پرست اور تارک الدنیا تھے۔ [۴] ابن ہشام ص ۸۵۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مخالفت قریش مکہ کی عزت و حرمت خانہ کعبہ کی وجہ سے تھی اور اس کے کلید بردار اور مجاور قریش تھے جس کی وجہ سے تمام عرب پر قریش کی مذہبی حکومت تھی۔ خاندان قریش کا رئیس اعظم حرب بن امیہ بن عبد مناف تھا جس کا بیٹا ابو سفیان تھا اس کے بعد ابو لہب جو خاندان ہاشم کا رکن تھا۔ آنحضرتؐ کا حقیقی چچا تھا۔ قریش کے بعد صاحب اقتدار قبیلہ سلیم تھا جس کا رکن رکین عاص بن وائل تھا جو نہایت دولت مند اور کثیر الاولاد تھا۔ قریش کی عنان حکومت انہیں رؤسا کے ہاتھ میں تھی ولید بن مغیرہ ابو جہل اسود بن عبد المطلب، اسود بن یغوث، النضر بن الحرث امیہ بن خلف، عقبہ بن معیط الاسدی انہیں کے زیر اثر تھے۔ ان رؤسا قریش نے تمام عربی قبائل کو اپنے زیر اثر کر رکھا تھا۔ یہی عربوں کے مذہبی اعیان بھی تھے کفر و شرک ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ توحید کی آواز سننے کے لئے یہ لوگ آمادہ نہ تھے مگر آنحضرتؐ برابر ایک خدا کی عبادت کرنے اور بتوں کی پرستش سے اعراض کرنے کا وعظ فرمایا کرتے تھے۔ متذکرہ رؤسائے قریش میں سے ولید بن مغیرہ جس کی اسلام کے خلاف روش اور کافرانہ زندگی کا نقشہ قرآن مجید کی سورہ مدثر میں اللہ نے کھینچا ہے۔

عَلَی الْکٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ (۱۰)	(۱۰) مجھے اور اس شخص (ولید بن مغیرہ)
ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا (۱۱)	کو جسے میں نے اکلوتا پیدا کیا چھوڑ دے
وَّجَعَلْتُ لَہٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا (۱۲)	(۱۲) میں نے اسے بہت مال دیا (۱۳)
وَّبَنِیْنَ شُھُوْدًا (۱۳) وَّمَھَّدْتُّ	اور بیٹے دیئے حاضر ہونے والے (۱۴)

لَهٗ تَمْهِيْدًا (۱۴) ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ (۱۵) كَلَّا اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا (۱۶) سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا (۱۷) اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ (۱۸) فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ (۱۹) ثُمَّ نَظَرَ (۲۱) ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ (۲۲) ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ (۲۳) فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ (۲۴) اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ (۲۵)
(المدثر)

اور میں نے اس کے لئے اچھی تیاری کی پھر لالچ کرتا ہے کہ اور بھی دوں ہرگز نہیں وہ ہماری آیتوں کا دشمن ہے (۱۷) میں اسے بری چڑھائی چڑھاؤنگا (۱۸) اس نے (قرآن کی نسبت) سوچا اور اندازہ کیا کیسا کلام ہے (۱۹) مارا جاوے کیسا اندازہ کیا (۲۰) پھر مارا جاوے کیسا اندازہ کیا (کہ اساطیر تبلایا) (۲۱) پھر نظر کی (۲۲) پھر ناک چڑھائی اور منہ بنایا۔ پھر پیٹھ پھیری اور گھمنڈ کیا (۲۴) پھر کہا یہ تو فریب ہے جو چلا آتا ہے (۲۵) یہ تو آدمی کا قول ہے۔ ؎۱

انہی روسائے قریش کی جو بد اخلاقیوں میں مبتلا تھے طریقہ زندگی کی طرف اکثر قرآنی آیات میں اشارہ ہے جو آگے پیش کیا جائے گا۔ قریش کے ارباب اقتدار میں ابولہب جو ہاشمیوں میں ممتاز درجہ رکھتا تھا بھی حرم محترم کے خزانہ سے غزال زریں کو چرا کر بیچ ڈالا۔ اخنس بن

؎۱ سیرت ابن ہشام اردو صفحہ ۸۸

شریق جو بنو زہرہ کا حلیف اور روسائے عرب سے تھا نمام اور کذاب تھا نضر بن حارث کو جھوٹ بولنے کی سخت عادت تھی اس طرح اکثر ارباب جاہ مختلف قسم کے اعمال شنیعہ میں گرفتار تھے۔ آنحضرتؐ ایک طرف بت پرستی کی برائیاں فرماتے۔ دوسری طرف ان لوگوں اسود بن مطیب۔ حارث بن قیس سہمی کی بد اخلاقیوں پر سخت دار وگیر کرتے تھے جس سے ان کی عظمت و اقتدار کی عمارت متزلزل ہو جاتی تھی۔ قرآن مجید کی ان آیات ذیل میں کفار کے رئیس اسود بن عبد یغوث زہری کی تصویر بخوبی نظر آتی ہے۔ (ابن ہشام و مسند امام احمد)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ (۶۸: ۱۰-۱۳)

اور اس شخص کے کہنے میں نہ آنا جو بات بات میں قسم کھاتا ہے آبرو باختہ ہے طاعن ہے چغلیاں کھاتا ہے لوگوں کو اچھے کاموں سے روکتا ہے حد سے بڑھ گیا ہے بد ہے تند خو ہے اور ان سب باتوں کے ساتھ جھوٹا نسب بتاتا ہے اس لئے کہ وہ مال دار اور لڑکوں والا ہے۔

نبوت کے تیسرے سال حکم آیا۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

یعنی اے رسول تم کو جو حکم کیا گیا ہے اس کے ساتھ تم حق و باطل کا فرق

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ وَاخۡفِضۡ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۔ وَقُلۡ اِنِّیۡۤ اَنَا النَّذِیۡرُ الۡمُبِیۡنُ ۔

بیان کرو اور مشرکوں کی تکذیب کی کچھ پرواہ نہ کرو اور اپنے اقربا کو عذاب الٰہی سے ڈراؤ اور تمہارے جو مومن پیرو ہوگئے ہیں ان کے ساتھ نرمی کرو اور (سب سے) کہدو کہ میں ظاہر ڈرانے والا ہوں۔[ع۱] ان کے لئے کافی ہیں اور ان کو عنقریب معلوم

آنحضرتؐ نے رؤسائے قریش مکہ کے معبودان (باطل) کے معائب ظاہر کئے اور آپ نے ان سے یہ بھی بیان کیا کہ ان کے باپ دادا کفر اور گمراہی پر مرگئے اور وہ دوزخ میں ہیں پس یہ سنتے ہی کفار مکہ آپ کے جانی دشمن ہوگئے اور آپ سے بے حد بغض و عناد رکھتے اور انھوں نے آپ کی ایذارسانی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا

وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ (شعراء ۱۱)

اپنے قریب کے رشتہ داروں کو عذاب سے ڈراؤ۔

اس آیت کے نزول کے بعد آنحضرتؐ کوہ صفا پر چڑھے اور آواز دی صباحاہ (فریاد فریاد) اس آواز کے سنتے ہی تمام قریش جمع ہوگئے اور کہنے لگے محمدؐ کیا ہوا آپ نے فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن چھپا ہوا ہے اور وہ

ع۱ سیرت ابن ہشام صفحہ ۸۵

تم پر صبح و شام میں چڑھائی کرنے والا ہے تو تم میری بات کا یقین کرلوگے انہوں نے کہا کہ ضرور کریں گے کیونکہ تم امین ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید یہ سنکر ابولہب (حضور کا چچا تھا) بولا کہ تو مارا جائے اس بات کے لئے تو نے ہمکو جمع کیا تھا اور دونوں ہاتھ سے پتھر پھینکنا چاہا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (بخاری)

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۔ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ ۔ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۔ وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۔ فِیۡ جِیۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۔

ہلاک ہو جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود ہی ہلاک ہو اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کام نہ آئے عنقریب وہ اور اس کی چغلی کھانے والی بی بی جس کے گلے میں کھجور کی رسی ہے یہ دونوں دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

ابی لہب کے لئے تو یہ خطاب ہوا اور ابوجہل کے حق میں بھی ارشاد باری ہوتا ہے۔

کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۔ اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰی ۔ (علق ۶-۷)

سچ ہے کہ بیشک آدمی یعنی ابوجہل ہر طرح حد سے باہر گیا ہوا ہے تکبر میں یعنی حد سے زیادہ تکبر کرتا ہے اس لئے کہ وہ خود کو دولتمند جانتا ہے اور دولت کے سبب تکبر کرتا رہا ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

بیضاوی شریف میں ہے کہ ابوجہل نے آنحضرتؐ کو یہ دھمکی دی تھی کہ جب آپ نماز میں سجدہ کر رہے ہوں گے اس وقت آپ کی گردن پر کھڑا ہو جاؤں گا۔ اس کے بعد سے ابی لہب اور ابوجہل نے سختی سے مخالفت کرنا شروع کر دی۔ چنانچہ سورہ مزمل میں ان کے لئے ارشاد ہوتا ہے:

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا (مزمل آیت ۱۰)	جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور نیک دلی کے ساتھ ان سے الگ تھلگ ہو جاؤ۔

آگے ان کفار ظالم کے لئے ارشاد ہے۔

وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا (مزمل)	یعنی چھوڑ دے ان دولتمند جھٹلانے والوں کو اور ان کو تھوڑی مہلت ہے۔ میں ان سے بدلہ لوں گا۔

حضرت حمزہؓ کا مسلمان ہونا

جبل صفا کے واقعہ میں حضرت حمزہ شریک نہ تھے شکار کھیلنے گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو عبداللہ ابن جدعان کی کنیز نے حضرت حمزہ سے کہا کہ تمہارے بھتیجے محمدؐ کو ابوجہل نے گالی دی یہ بات سن کر حضرت حمزہ کو غصہ آیا کمان گلے میں ڈال کر خانہ کعبہ کا طواف کرنے چلے اس جگہ ابوجہل بھی لوگوں میں بیٹھا ہوا مل گیا۔ حضرت حمزہ نے وہ کمان اس کے سر پر ماری اور کہا کہ تو محمدؐ کو گالیاں دیتا ہے اور حالانکہ ہم اس کے دین پر ہیں یہ حال دیکھ کر ابوجہل کے چند حامی بنی مخزوم میں سے لڑنے مگر ابوجہل نے روک دیا اور کہا فی الحقیقت

میں نے ان کے بھتیجے کو برا کہا ہے۔[1]

یہاں سے حضرت حمزہ آنحضرتؐ کے پاس تشریف لائے اور اسلام میں داخل ہوئے۔

عبادت

روز بروز مسلمان زیادہ ہوتے جا رہے تھے مگر ابھی چھپ کر ہی نماز پڑھی جاتی تھی۔ اگر کبھی ظاہرہ نماز پڑھتے تو کفار تکلیفیں دیتے اور نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ آنحضرتؐ نماز پڑھتے تو ان کو بھی اذیتیں دیتے چنانچہ سورہ علق میں ہے۔

أَرَأَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا إِذَا صَلّٰى ۝ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ العلق	کیا تو نے اس (ابوجہل) کو دیکھا جو منع کرتا ہے بندہ (محمدؐ) کو جب نماز پڑھے بھلا دیکھو تو اگر ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری کا حکم کرتا بھلا دیکھو تو اگر اس نے (قرآن) کو جھٹلایا اور منہ موڑا۔ کیا اس نے یہ نہ جانا کہ اللہ دیکھتا ہے پھر بھی وہ باز نہ آیا تو اس کی چوٹی پکڑ کر کھینچیں گے

اب تک گنتی کے چند لوگ اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتے تھے وہ یہ اولین مسلمان کفار کے ڈر سے چھپ چھپ کر خدا کی عبادت کرتے تھے جس کا

---

[1] ابی الفدا صفحہ ۲۴۹۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

ذکر خداوند تعالیٰ سورہ مزمل میں فرماتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ (مزمل ۲)

بے شک تیرا رب جانتا ہے کہ دو تہائی رات کے قریب اور آدھی رات اور ایک تہائی رات کے بعد اٹھتا ہے اور تیرے ساتھ ایک جماعت بھی اٹھتی اور نماز پڑھتی ہے۔

مکہ معظمہ کی غیر مطمئن زندگی میں صحابہ دن بھر خدا کو یاد نہیں کر سکتے تھے دن بھر کے انتظار کے بعد رات کو کہیں کسی مخفی جگہ میں جمع ہوتے اور ذوق و شوق سے اپنی پیشانی خدا کے سامنے زمین پر رکھ دیتے تھے اور دیر تک سجدہ میں پڑے رہتے تھے۔ آنحضرتؐ رات کو صحابہ کے اس والہانہ انداز عبادت کو دیکھتے پھرتے تھے قرآن نے اس نظارہ کی کیفیت اپنے الفاظ میں اس طرح پیش کی ہے

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۙ (شعراء)

اور اس غالب رحم والے پر بھروسہ کر جو رات کو جب تو نماز کے لئے اٹھتا ہے اور سجدہ میں پڑے رہنے والوں کے درمیان آنا جانا تیرا دیکھتا ہے۔

واقعہ تہجد

جندب بن ابو سفیان راوی ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خداؐ بیمار ہوگئے تو دو یا تین رات تہجد نہ پڑھ سکے ایک عورت (ابی لہب کی بی بی) آئی اور (بطور طنز) کہنے لگی اے محمدؐ میں امید کرتی ہوں تیرے

شیطان (نعوذ باللہ من ذالک) نے تجکو (تم کو) چھوڑ دیا میں نے دو یا تین شب سے تیرے پاس اس کو نہیں دیکھا اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ [علہ]

وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى [عہ] (والضحیٰ)

اے محمدؐ دن چڑھے کی قسم ہے اور رات کی جبکہ وہ چھا جائے تجھے تیرے رب نے چھوڑا نہیں اور نہ تجھ سے ناراض ہوا۔ اور بلا شبہ تیرا انجام تیرے اوائل سے بہت اچھا ہے اور عنقریب تیرا رب تجھکو درجات عطا کرے گا تو تو راضی ہو جائے گا۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

کیا اس نے تجھکو یتیم نہیں پایا تو اپنی پناہ میں لے لیا اور تجھکو راہ حق کا جویا پایا تو اس نے سیدھی راہ دکھا دی اور تجھکو مفلس پایا تو غنی کر دیا تو ان نعمتوں کے شکریہ میں تو یتیم پر ظلم نہ کرنا اور سائل کو نہ جھڑکنا

علہ بخاری تفسیر القرآن (سورہ والضحیٰ)

عہ اس سے رسول خدا مراد ہیں۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

فحدث ۔ (والضحیٰ)

اور اپنے پروردگار کے احسانوں کو یاد کرتے رہنا۔

نزولی ترتیب سے سورہ الم نشرح نازل ہوئی ارشاد ہوتا ہے :

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ
وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ
الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا
فَاِذَا فَرَغْتَ
فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ
فَارْغَبْ ۔
(الم نشرح)

(اے محمدؐ) کیا ہم نے تمہارا سینہ نہیں کھول دیا (ہاں سینہ بھی کھول دیا) اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور تمہارے ذکر کو بلند کر دیا ہاں ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے تو جب کاروبار سے فارغ ہو چکا کرو تو (خدا کی عبادت) میں محنت کیا کرو اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔

نزول سورہ کافرون

اہل مکہ کے ایک سردار نے آنحضرتؐ کی خدمت میں یہ بات پیش کی کہ تمہارے خدا کی بھی اس وقت پرستش ہوا کرے جس وقت دیگر معبودان اہل مکہ کی ہوتی ہے یا ہر سال باری باری سے ہوا کرے اس پر یہ سورہ کافرون

نازل ہوئی۔

قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ
وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
مَا اَعْبُدُ وَلَا اَنَا عَابِدٌ
مَا عَبَدْتُّمْ وَلَا اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ لَكُمْ
دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ
(سورہ کافرون)

کہہ دو (اے محمدؐ) کہ اے کافرو جس کی تم پرستش کرتے ہو میں اس کو نہیں پوجتا اور جس کو میں پوجتا ہوں تم اس کو نہیں پوجتے جس کی تم پوجا کرتے ہو میں اس کو کبھی نہیں پوجوں گا اور جس کی میں پوجا کرتا ہوں تم اس کو نہیں پوجو گے پس تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے کافی ہے۔

سورہ اخلاص میں ارشاد ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ
لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔

کہہ دے (اے محمدؐ) کہ خدا ایک ہے ہمیشہ سے ہے وہ کسی کو جنتا نہیں ہے اور نہ کسی نے اس کو جنا ہے اور اس کی مانند کوئی نہیں ہے۔

سورہ نجم میں ارشاد ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا
غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ
اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ
الْقُوٰى (النجم)

ہمارا رفیق (محمدؐ) نہ گمراہ ہوا نہ بے راہ چلا اور وہ خواہش سے نہیں بولتا مگر وہ قرآن الہام جو اسے ہوتا ہے سکھایا اسکو قرآن سخت زور اور

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

قوت والے نے۔

اسی سورہ میں کفار سے یہ خطاب ہوتا ہے۔

اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ۝ اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ۝ تِلْکَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ۝ (سورۃ النجم)

تم دیکھو تو لات و عزیٰ اور منات تیسرا پچھلا (یہ کیا چیز ہیں) کیا تمہارے لئے لڑکے اور اللہ کے لئے لڑکیاں۔ (کفار یہ کہا کرتے تھے کہ فرشتے اللہ کی لڑکیاں ہیں) یہ تقسیم اس وقت بے انصافی ہے یہ بت کچھ نہیں مگر صرف چند نام ہیں کہ تم نے اور تمہارے باپوں نے مقرر کر لئے ہیں اللہ نے ان کے بارے میں حجت نازل نہیں کی وہ لوگ صرف گمان کے اور خواہش نفس کے پیرو ہیں۔ حالانکہ ان کی رب سے ہدایت آ چکی ہے۔ انسان جس بات کی تمنا کرے پا سکتا ہے۔ یہ جہان اور وہ جہان اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

احکام جن لوگوں نے برے کام کئے ان کو ان کے اعمال کی سزا دے گا اور جنہوں نے نیک کام کئے ان کو نیک جزا دے گا۔ (یہ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہیں) جو صغیرہ گناہوں کے سوا بڑے بڑے گناہوں اور

بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار بڑی بخششوں والا ہے۔

واقعہ عبداللہ ابن مکتوم

ایک دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ولید اور مکہ کے بڑے بڑے سرداروں کو تبلیغ اسلام فرما رہے تھے۔ عبداللہ ابن مکتوم (نابینا) حاضر حضوری ہوئے اور آتے ہی کچھ سوال آپ سے پوچھنے شروع کر دیئے ان کی اس طرح کی مداخلت سے آنحضرتؐ کبیدہ خاطر ہو گئے اور آپؐ کی پیشانی مبارک پر بل سے آ گئے اس پر سورہ عبس نازل ہوئی ارشاد ہوتا ہے:

عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّهٗ یَزَّکّٰی اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّکْرٰی اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی وَمَا عَلَیْکَ اَلَّا یَزَّکّٰی وَاَمَّا مَنْ جَآءَکَ یَسْعٰی وَهُوَ یَخْشٰی فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی۔

(محمدؐ) ترش رو ہوئے اور منہ پھیر بیٹھے ان کے پاس ایک نابینا آیا اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا یا سوچتا تو سوچنا اسے فائدہ دیتا جو پرواہ نہیں کرتا اس کی طرف توجہ کرتے ہو حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تم پر کچھ الزام نہیں اور جو تمہارے پاس دوڑتا آیا اور خدا سے ڈرتا ہے اس سے تم بے رخی کرتے ہو۔

ترجمہ دیکھو قرآن تو نصیحت ہے۔ تو جو چاہے پڑھے اور یاد رکھے (وہ) عزت کے اوراق میں (لکھا ہوا ہے) (جو) اعلیٰ درجہ کے اور پاک ہیں ایسے لکھنے والے کے ہاتھوں میں جو سردار اور نیکو کار ہے (سورہ عبس مکی)

واقعہ ابوجہل ایک روز آنحضرتؐ نے ابوجہل کا ہاتھ پکڑا (از راہ ہمدردی) فرمایا اے تیری خرابی وہ مردود کہنے لگا تم مجھکو کیا ڈراتے ہو نہ تم نہ تمہارا مالک میرا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اس سارے ملک میں میری عزت سب سے زیادہ ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی	تو وہ نہ تو (دنیا میں) ایمان لایا اور
وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی	نہ نماز پڑھی البتہ یہ کیا کہ (پیغمبر اور
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰی	قرآن کو) جھٹلایا اور منہ موڑ لیا پھر
اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی اَوْلٰی لَکَ	اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس
فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ	چل دیا اے تیری خرابی پر
فَاَوْلٰی ۔ (القیمۃ ۲)	خرابی پھر تیری خرابی پر خرابی۔

تحصیل وحی ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جبریلؑ وحی لاتے تو رسول خداؐ ساتھ ساتھ زبان سے پڑھتے جاتے تو آیت کو لینا دشوار ہوتا اور ہونٹوں کی حرکت سے معلوم ہو جاتا کہ اب وحی نازل ہو رہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ کی

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

آیت نازل فرمائی۔

وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَهٗ ؕ	یہ تو قرآن کے پڑھنے پر زبان کو ہلا نہیں
لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ	کہ اسے جلدی سیکھ لے اس کا تیرے
لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ	(حافظہ) میں جمع کرنا اور تعلیم کرنا
عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ؕ	ہمارے ذمہ ہے۔ پھر جب ہم
فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ	اسے پڑھ چکیں تو پھر اس کے پڑھنے
قُرْاٰنَهٗ ؕ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا	کی پیروی کر (اس کے بعد پڑھ) پھر
بَیَانَهٗ ؕ القیامۃ آیت ۱۲	اس کا واضح کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

اس وحی کے بعد جب جبریلؑ وحی لاتے تو آپ خاموش رہتے اور جب چلے جاتے تو آپؐ پڑھا کرتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا اور حکم فرمایا تھا۔[1]

معجزہ شق القمر کفار مکہ کی کوئی بات نہ چلی تو آپ سے معجزہ طلب کیا آپؐ نے ان کو شق القمر کا معجزہ دکھایا۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ	قیامت کا وقت قریب آگیا اور چاند
الْقَمَرُ ؕ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً	شق ہو گیا اور اگر یہ کافر کوئی نشانی
یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ	دیکھیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں
مُّسْتَمِرٌّ	اور کہتے ہیں کہ یہ جادو تو ہمیشہ سے

(القمر ع ۱)

تبویب القرآن صفحہ ۳۱۹ (عن ابن عباس) [1] بخاری تفسیر القرآن (سورہ قیامہ)

ہوتا آیا ہے۔

لیکن معاندین کو اس عظیم الشان اور واضح تر معجزہ سے بھی ہدایت نہ ہوئی۔[1]

نزول کے اعتبار سے سورہ الاعراف مکہ میں نازل ہوئی اسمیں اعراف اور اس کے متعلقات کا ذکر ہے اس میں صرف ایک آیت مدنی ہے جس میں مچھلی والوں کا ذکر ہے۔

ع المٓصٓ (اے محمدؐ) یہ کتاب (قرآن) تیری طرف اتاری گئی ہے کہ اس کے ذریعے تو کافروں کو ڈرائے اور ایمان والوں کو یہ نصیحت ہو۔

ع اے آدم کے بیٹو ہم نے تمہیں پوشاک دی ہے کہ وہ تمہاری شرمگاہوں کو چھپائے اور تمہاری زینت بڑھائے اور پرہیزگاری کا لباس یہ سب سے بہتر ہے۔ لباس بھی اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ اس میں غور کریں۔

نماز کے وقت لباس پہنو ہر نماز کے وقت اپنے کپڑے پہن لیا کرو۔

اسراف کھاؤ پیو لیکن صرف بے جا نہ کرو۔ اللہ صرف بیجا کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (۳۱) کہہ دو کہ خدا نے جو اشیاء، زینت اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے۔

عله سیرت النبی جلد سوم صفحہ ۲۶۹ عـه الاعراف

(۳۲) کہہ دو کہ میرے پروردگار نے بے حیائی کی باتوں کو ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو حرام کیا ہے (سورہ اعراف)

(نزول سورہ طٰہٰ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام تمام رات عبادت کیا کرتے تھے اور دن بھر اس فکر میں رہتے کہ دین اسلام کیونکر پھیلے اس وقت اللہ تعالےٰ نے سورہ طٰہٰ نازل کی اور فرمایا۔

طٰهٰ ۚ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ (طٰہٰ ع ۱)

(اے محمدؐ) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں اتارا ہے کہ تو مشقت اٹھائے ہاں یہ قرآن اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

ذکر اوقات نماز اسی سورہ طٰہٰ میں اہل و عیال کو نماز کی تاکید کا حکم آیا ہے۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۚ (طٰہٰ ع ۸)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور اس پر قائم رہ۔

(آیت ۱۳۴) جو کچھ یہ بکواس کرتے ہیں اس پر صبر کرو اور سورج نکلنے سے پہلے (فجر) اور اس کے غروب ہونے سے پہلے (یعنی عصر) اپنے پروردگار کی تسبیح وتحمید کیا کرو۔ اور دن کی اطراف (یعنی دوپہر کے قریب ظہر کے وقت بھی) تاکہ تم خوش ہو جاؤ۔

(آیت ۱۳۵) اور بہت سے لوگوں کو جو ہم نے رونق و آرائش زندگانی کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تاکہ ان سے ان کی آزمائش کریں

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

ان پر نگاہ مت کیجو کہ تمہارے پروردگار کی روزی (اس سے بہت بہتر اور دیرپا ہے) (سورہ طٰہٰ)۔

حضرت عمرؓ کا داخل اسلام ہونا

آنحضرتؐ دعا فرماتے تھے

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الاِسْلَامَ بِاَحَدِ الْعُمَرَیْن

اے خدا اسلام کو دونوں عمر میں سے ایک کے اسلام لانے سے عزت دے یعنی عمر بن خطاب یا عمر بن ہشام (ابوجہل) سے۔ چنانچہ حضرت عمر بن خطاب سو اونٹ یا ہزار اوقیہ چاندی کے انعام کے لالچ سے آنحضرت صلعم کا سر مبارک جسم اطہر سے اتارنے کے خیال سے مکان سے چلے راہ میں حضرت نعیم بن عبداللہ ملے انہوں نے پوچھا عمرؓ کہاں جاتے ہو۔ کہا کہ سرور عالمؐ کا خاتمہ کرنے (نعوذ باللہ) نعیم نے کہا پہلے اپنے گھر کی خبر لو تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید بن زید بھی تو مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ یہ سنتے ہی طیش میں آ کر اپنی بہن کے گھر کی طرف چلے وہاں پہنچکر آواز دی اس وقت فاطمہؓ اور سعیدؓ قرآن مجید کی سورہ طٰہٰ حضرت خباب بن الارتؓ سے پڑھ رہے تھے۔ یہ سنتے ہی اندر مکان میں داخل ہوئے اور اپنی بہن کو اس قدر مارا کہ خون بہنے لگا اس وقت فاطمہ بنت خطاب نے کہا:

"بے شک ہم اسلام لائے اور محمدؐ کے تابع ہو گئے پس تو جو
تجھے سوجھ پڑے وہ کر۔"

اپنی بہن فاطمہ کا خون بہتا ہوا دیکھ کر حضرت عمرؓ بہت نادم

ہوئے اور بہن سے کہا کہ جو تم پڑھ رہی تھیں مجھے دکھاؤ حضرت فاطمہؓ نے سورہ طٰہٰ نکال کر دی حضرت عمرؓ نے غور سے پڑھنا شروع کیا ہر لفظ پر ان کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے آخر کہہ اٹھے كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ اِذَا اَرَدْتُمْ اَنْ تُسْلِمُوْا " تم لوگ کیا کرتے ہو جب مسلمان ہوتے ہو خباب بن الارتؓ نے طہارت ظاہری کا طریقہ بتلایا اور آنحضرت صلعم کے حضور میں لے کر گئے حضورؐ نے دروازہ کھول کر ان کو حضوری میں طلب کیا اور کہا کہ کیسے آیا ہے۔ عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا کہ میں مسلمان ہو کر حاضر ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلعم نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا آپ کے ساتھ صحابہ نے بھی اس زور سے تکبیر کہی کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں اس کے بعد عمر بن خطابؓ کے کہنے سے آنحضرت صلعم کعبہ میں نماز پڑھنے تشریف لائے اور نماز پڑھی پہلے تو مشرکین مکہ میں سے کسی نے دم نہ مارا اور پھر جس نے سر اٹھایا اس سے حضرت عمرؓ بر سر جنگ آئے تا آنکہ کعبہ میں بے خدشہ نماز ہونے لگی اسی تاریخ کو آنحضرت صلعم نے حضرت عمرؓ کو فاروق کا خطاب دیا یعنی حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا۔

ایام مکہ کے آغاز میں آنحضرت صلعم نے بہ بانگ دہل ارشاد فرمایا کہ جو لوگ قرآن کو میری جعلسازی بیان کرتے ہیں اگر وہ سچے ہیں تو اس کی مانند کوئی کتاب بنا لاویں۔

علہ تاریخ ابی الفدا صفحہ ۲۸۱

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ	یعنی یہ کہتے ہیں یہ بات بنالایا کوئی
بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَاْتُوْا	نہیں پر ان پر یقین نہیں۔ پھر چاہیے
بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا	کوئی لے آویں بات اسی طرح کی اگر
صٰدِقِيْنَ (طور ۲۴)	وہ سچے ہیں۔

واقعہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (کفار) لوگ دارالندوہ میں جمع ہوئے اور آنحضرت صلعم کی نسبت صلاح کرنے لگے کہ آپؐ کو قید کرلو اور آپ کی موت کا انتظار کرتے رہو جیسے زہیر اور نالغہ اگلے شاعر مرگئے آپ بھی مرجائیں گے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔[۱]

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ	کیا کہتے ہیں کہ شاعر ہے انتظار رکھتے
بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ قُلْ تَرَبَّصُوْا	ہیں ہم ساتھ اس کے حادثے موت
فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ	کے کا کہہ کہ منتظر رہو۔ پس تحقیق میں
اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ	بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنے
هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ	والوں سے ہوں کیا حکم کرتے ہیں
تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝	ان کو عقلیں ان کی ساتھ اس کے
فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ	کیا یہ قوم سرکش ہیں کیا کہتے ہیں اس
مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا	نے بنایا ہے اس قرآن کو بلکہ نہیں
صٰدِقِيْنَ ۝	ایمان لاتے پس چاہیے لے آویں
(سورہ طور ۲۷)	ایک بات مانند اس کے اگر ہیں
	سچے۔

مسلمانوں پر مظالم جو لوگ مسلمان ہوگئے تھے کافران پر طرح طرح کے مظالم کرتے تھے قید کرتے بھوکا پیاسا رکھتے جلتی ریت پر ڈال دیتے اور آگ کے تپتے ہوئے لوہے سے مسلمانوں کے جسم کو جلا کر تکالیف دیتے سب سے زیادہ اسلام سے دشمنی ابوجہل کو تھی۔

ایک دفعہ حضرت ابن مسعودؓ کعبہ کے پاس سورۂ رحمٰن پڑھ رہے تھے۔ قریش جو کعبہ کے آس پاس بیٹھے تھے آئے اور حضرت ابن مسعودؓ کا منہ پیٹنا شروع کیا یہاں تک کہ ان کا چہرہ نیلا پڑگیا مگر وہ مرد خدا بھی برابر پڑھتے رہے۔ حضرت بلالؓ۔ امیہ بن خلف (ایک دولتمند قریشی) کے غلام تھے جب حضرت بلالؓ مسلمان ہوگئے تو مشرک ان کی گردن میں رسی ڈال کر لڑکوں کے ہاتھ میں دیدیتے وہ ان کو تمام مکہ میں کھینچتے پھرتے یہاں تک کہ ان کے زخم پڑ جاتے اور خون بہنے لگتا امیہ بن خلف ان کو جلتی ریت پر لٹاتا اور ان کی چھاتی پر بھاری پتھر رکھتا اور کہتا کہ توحید سے انکار کر اور سرکار دوعالم صلعم کو برا کہہ مگر وہ ہر تکلیف کو سہتے اور احدٌ۔ احدٌ کہے جاتے حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ کا یہ حال دیکھا تو امیہ سے خرید کر راہ خدا میں آزاد کردیا۔ ایسے ہی ابوفکیہ کے ساتھ سلوک کئے جاتے تھے۔ حضرت خبابؓ کو کفار پکڑ کر بری طرح مارتے تھے اور اس سے بڑھکر یہ تھا کہ مسلمان خواتین پر بھی نئے نئے ظلم کئے جاتے تھے

---

[۱] تبویب القرآن صفحہ ۳۱۲

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

حضرت زنیرہ کو ابو جہل نے ایسی تکلیف دی کہ ان کی آنکھ جاتی رہی اور وہ تمام عمر کے لئے اندھی ہوگئیں۔

ایک روز مشرکین نے عمار بن یاسرؓ کو اس قدر پانی میں غوطے دیئے کہ بالکل بدحواس ہوگئے اس حال میں جفاکاروں نے جو کچھ چاہا آپ سے کہلوا لیا۔ گلو خلاصی پر غیرت ملی سے عرق عرق آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو آنکھوں سے سیلاب اشک جاری تھا آنحضرت صلعم نے پوچھا عمار کیا خبر ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ نہایت بری خبر ہے آج مجھے اس وقت تک خلاصی نہ ملی جب تک میں نے آپ کی شان میں برے الفاظ اور ان کے معبودوں کے حق میں کلمات خیر استعمال نہ کئے ارشاد ہوا تم اپنا دل کیسا پاتے ہو عرض کی میرا دل ایمان سے مطمئن ہے۔ سرور کائنات صلعم نے نہایت شفقت کے ساتھ ان کی آنکھوں سے آنسو پونچھے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں اگر یہ پھر ہو تو پھر ایسا ہی کرو اس کے بعد ہی قرآن میں یہ آیت نازل ہوئی۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ ۔	جو شخص ایمان لانے کے بعد خدا کا انکار کرے مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہے (اس سے کوئی مواخذہ نہیں)

علہ ابن ہشام صفحہ ۱۰۹

اوائل اسلام میں مسلمانوں کی غربت کی کوئی انتہا نہ تھی جب کئی کئی دن کے فاقے گذر جاتے تو مفلوک الحال مسلمان مجبور ہوکر کفار مکہ کے سامنے دست سوال دراز کرتے عاص بن وائل سہمی سے مسلمان سائل سوال کرتا تو وہ دیتا دلاتا تو کچھ نہیں تھا مگر سائل سے کہتا کہ جاؤ اپنے خدا اور رسول سے سوال کرو اگر تم کو خداوند کریم دینا چاہتا تو وہ تم کو دیدیتا جب اس نے نہیں دیا تو ہم کیوں دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَاۤءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ (سورۂ یٰسین)	اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو یہ کفار (ان) مسلمانوں سے یوں کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانے کو دیں جن کو اگر خدا چاہے تو کھانے کو دیدے تم صریح غلطی میں (پڑے) ہو

واقعہ خباب اور عاص بن وائل

حضرت خباب بن الارتؓ مکہ میں لوہار کا کام کرتے تھے۔ عاص بن وائل کے لئے ایک تلوار بنائی اور اس کو دیدی (ایک روز) اس کے پاس گئے اور اپنی مزدوری طلب کی اس نے کہا کہ جب تک تو محمد صلعم کے ساتھ کفر نہ کرے گا میں نہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

دوں گا (جواب فرماتے ہیں) میں نے کہا محمدؐ کے ساتھ تو قیامت تک بھی کفر نہ کروں گا اس نے کہا میں مر کے پھر اٹھوں گا۔ میں نے کہا ہاں اس نے کہا (بطور طنز و مذاق کے) (اچھا تو) وہاں مرے پاس مال و عیال تو ہوگا ہی لہٰذا میں مزدوری دیدوں گا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی :۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي	اے محمدؐ خبر دے اس آدمی کی جس
كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ	نے اللہ کی نشانی کو جھٹلایا اور کہا
لَأُوتَيَنَّ مَالًا	اجرت والے سے کہ تجھے اجرت میں
وَوَلَدًا (مریم پ ۱۶)	ادا کردوں گا وہاں مرے پاس مال و
	عیال سب کچھ ہوگا۔

ابتدائی مکی زندگی میں آنحضرت صلعم خفیہ نماز (جماعت) سے پڑھاتے تو قرأت بلند آواز سے کرتے جب اس کو مشرک سنتے تو قرآن کو اور نازل کرنے والیکو اور جس پہ نازل ہوا سب کو برا بھلا کہتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ	اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا	کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اس
وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ	کے اور ڈھونڈھ لے اس کے بیچ
سَبِيلًا ۔ (بنی اسرائیل)	میں راہ۔

یعنی کہ نہ ایسی آواز سے پڑھو جو مشرک لوگ سن کر برا بھلا کہیں اور نہ اتنی آہستہ جو مقتدی نہ سن سکیں بلکہ درمیانی آواز سے۔

واقعہ امیہ بن خلف

ایک دفعہ امیہ بن خلف ابوجہل اور چند قریش کے کافر آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ ہمارے بتوں پہ ہاتھ پھیر دیجئے تو ہم آپ کے دین میں شریک ہو جاتے ہیں آپ کے دل میں کچھ خیال آیا کیونکہ آپ بہت چاہتے تھے کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہو جائیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ	اور (اے پیغمبر) یہ کافر تو تجھے ان
الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ	حکموں سے جو ہم نے تجھے بھیجے بہکانے
عَلَيْنَا غَيْرَهُ وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ	ہی کو تھے ان کا مطلب یہ تھا کہ تو
خَلِيلًا ۔ وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ	ہم پہ جھوٹ باندھے اور تو ایسا کرتا
لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ	تو وہ تجھکو دوست بنالیتے اور اگر ہم
شَيْئًا قَلِيلًا ۔ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ	تجھکو مضبوط (ثابت قدم) نہ رکھتے
ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ	تو تو ان کی طرف ذرا سا جھکنے کو ہی تھا
الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ	اگر تو ایسا کرتا تو ہم تجھکو دوہری سزا
عَلَيْنَا نَصِيرًا ۔ وَإِنْ كَادُوا	زندگی میں اور دوہری مرنے کے بعد
لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ	دیتے پھر تجھکو ہمارے مقابلہ میں کوئی
لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذًا لَا	مددگار نہ ملتا اور یہ لوگ تو تجھکو گھبرا کر
يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا	مکہ سے نکالنے والے تھے اور ایسا کرتے
(بنی اسرائیل ۸۴)	بھی تو وہ تیرے بعد چند روز ٹھہرتے۔

تبویب القرآن ص ۲۸۰ حاشیہ نمبر ۷

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

قریش طالب عذاب ہوئے

آنحضرت صلعم آیات قرآن مجید کفار کو سناتے اس میں عذاب کا ذکر بھی ہوتا۔ عذاب کی وعید سن کر اور مدت تک کوئی عذاب نازل نہ ہوا تو عبداللہ ابن ابی حفورؓ سے طالب عذاب و معجزہ ہوا۔

وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ
تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ۝
أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ
وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا
تَفْجِيرًا ۝ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا
زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ
بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ۝ أَوْ
يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ
أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ ۚ وَلَنْ نُؤْمِنَ
لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا
كِتَابًا نَقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ
رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا
رَسُولًا ۝

(بنی اسرائیل ع ۱۰)

اور بولے ہم نہ مانیں گے تیرا کہا جب تک تو بہا نکلے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ۔ یا ہو جاوے تیرے واسطے ایک باغ کھجور اور انگور کا۔ پھر بہائے تو اس کے بیچ نہریں چلا کر۔ یا گرا دے آسمان ہم پر جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے۔ یا لے آ اللہ کو اور فرشتوں کو ضامن۔ (ہم خود آنکھ سے دیکھیں) یا تیرا ایک گھر سونے کا۔ یا تو آسمان میں چڑھ جائے اور صرف چڑھ جانے سے ہم ماننے والے نہیں جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتار لائے جس کو ہم خود پڑھ لیں۔ کہہ دے سبحان اللہ میں تو ایک بھیجا ہوا آدمی ہوں (یعنی پیغمبر)

کفار کی عداوت

غرضکہ کفار قریش کی عداوت روز بروز بڑھتی جاتی تھی خاندان میں صرف ابوطالب آپؐ کے پشت پناہ تھے انہوں نے آپ کی مدد کی اور حفاظت کی تو کفار نے ابوطالب سے کہا کہ اب تک ہم تمہارا لحاظ کرتے رہے ورنہ اس وقت تک (اس ذات گرامی) کا خاتمہ کر چکے ہوتے اور اب بھی اگر تم نے اپنے برادر زادہ کو اس کام سے نہ روکا اور ان کی حمایت کی تو ہم لڑکر ہی فیصلہ کریں گے۔ ابوطالب کو ان باتوں سے بہت پریشانی ہوئی۔ سورہ ص کی دس آیات اس واقعہ سے متعلق نازل ہوئیں۔ؑ ابوطالب آنحضرت صلعم کو بلا کر نصیحت کرنے لگے کہ اس وعظ و تقریر کو جانے دو سرور کائناتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر آپ میرا ساتھ دینا نہیں چاہتے تو نہ دیں۔ میں اپنے فرائض نہیں چھوڑ سکتا۔ قریش میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں اور مجھ سے کہیں کہ خدا کے کام سے باز آؤ تب بھی میں ان کا کہا نہ مانوں گا۔ یہ الفاظ زبان مبارک سے کچھ ایسے لہجے میں نکلے کہ ابوطالب انہیں سن کر بے چین ہو گئے اور بولے نہیں میں تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑونگا تم اپنا کام جس طرح چاہو کئے جاؤ۔

واقعہ عتبہ

چنانچہ آنحضرت صلعم نے تبلیغ اسلام زور سے کرنی شروع کی اس پر کفار قریش کی مخالفت روز بروز ترقی کرتی گئی لیکن قریش نے قبل اس کے کہ بڑی سختی سے پیش آئیں آپؐ کو طمع و لالچ دینے کی تجویز نکالی چنانچہ رئیس قریش نے آپؐ کے پاس آکر کہا کہ اگر تم ہمارے معبودوں کو برا کہنا ترک کردو تو ہم تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار

ع۵ کشف القرآن۔

ہیں۔ دولت کی ہوس ہو تو ہم تمہیں اتنا روپیہ جمع کر دیں کہ تمام ملک میں کسی
کے پاس نہ نکلے رتبہ و اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار مقرر کئے لیتے ہیں
کسی حسین عورت پر عاشق ہو تو وہ بھی حاضر ہو سکتی ہے۔ مگر ہمارے معبودوں
کو برا کہہ کر ہمیں رنج نہ پہنچاؤ حضور صلعم نے یہ آیت پڑھی:-

اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ
اَعْمَالَہُمْ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا
بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّہُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّہِمْ
کَفَّرَ عَنْہُمْ سَیِّاٰتِہِمْ
وَاَصْلَحَ بَالَہُمْ ذٰلِکَ
بِاَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا
اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا
الْحَقَّ مِنْ رَّبِّہِمْ کَذٰلِکَ
یَضْرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ
اَمْثَالَہُمْ
(سورہ محمد)

جو لوگ انکار کرتے ہیں اور اللہ کے
راستے میں روڑے اٹکاتے ہیں ان
کی کوششیں بے کار ہو جائیں گی اور
برخلاف ان کے جو لوگ سچ مان
کر نیک اعمال کر رہے ہیں اور جو کچھ
محمد پر نازل ہوا ہے اسے قبول کر رہے
ہیں وہی حق اور صحیح ہے اور ان کے
رب کی طرف سے ہے ان کی حالت
اچھی ہو جائے گی اور ان کی برائیاں
بھی جاتی رہیں گی اس کی وجہ یہ ہی
ہے کہ کفار باطل کی طرف جا رہے
ہیں اور ماننے والوں نے
اس صداقت کو قبول کیا ہے جو
رب کی طرف سے آئی ہے خدا تعالیٰ
اس طرح مثالیں دیدیکر سمجھاتا ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اور پھر یہ آیات عتبہ کو سنائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔
حٰمٓ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ
اٰیٰتُہٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا
لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۔ بَشِیْرًا
وَّنَذِیْرًا فَاَعْرَضَ اَکْثَرُ
ہُمْ فَہُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۔
وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْ
اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَا
اِلَیْہِ وَفِیْ اٰذَانِنَا
وَقْرٌ وَّمِنْ بَیْنِنَا وَ
بَیْنِکَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ
اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۔ قُلْ
اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ
یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰـہُکُمْ
اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْا
اِلَیْہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ وَ
وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ

(شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے)
حٰم۔ یہ رحمٰن و رحیم خدا کی طرف سے
نزول ہے یعنی کتاب جس کی آیتیں
کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں۔ یہ
علم والے لوگوں کے واسطے عربی قرآن
ہے بشارت دینے والے اور ڈرانے
والے۔ پر ان میں سے اکثر نے منہ پھیر
لیا ہے پس وہ نہیں سنتے اور انہوں
نے کہا ہمارے دل ان باتوں سے
جن کی طرف ہمیں بلاتے ہو پردے
میں ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ
ہے اور ہمارے اور تیرے درمیان
حجاب ہے پس تو عمل کر ہم بھی عمل
کرنے والے ہیں۔
تو کہہ دے اے محمد کہ میں تو بس تمہارے
ہی جیسا ایک انسان ہوں میری
طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود و
محبوب ایک ہی ہے پس اس کی طرف

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ	قائم ہو جاؤ اور اس سے پناہ مانگو اور
وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ	مشرکوں پر افسوس ہے جو زکوٰۃ نہیں
کٰفِرُوْنَ ۔ اِنَّ	ادا کرتے اور وہ آخرت سے بھی انکاری
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا	ہیں۔ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور
الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ	اچھے عمل کرتے رہے ان کے لئے منقطع
مَمْنُوْنٍ ۔ (حم السجدہ)	نہ ہونے والا اجر ہے۔

یہ پڑھ کر آپ نے فرمایا اے ابوالولید تو نے سنا اب تجھے اختیار ہے کہ ان دونوں میں سے جس راہ کو چاہے قبول کر۔

عتبہ یہ سن کر اپنی قوم کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ خدا کی قسم آج میں نے ایسا کلام سنا ہے کہ آج تک نہیں سنا تھا نہ وہ شعر ہے اور نہ کسی جادوگر کا کلام ہے۔ محمدؐ کو اس کے حال پر چھوڑ دو ان کا درجہ بڑا ہونے والا ہے کفار مکہ بولے معلوم ہوتا ہے کہ تیرے اوپر بھی اس کا جادو چل گیا ہے۔ عتبہ نے جواب دیا جو بات تھی وہ میں نے صاف صاف کہہ دی آئندہ تم جانو اور تمہارا کام۔

عتبہ کے کہنے پر قریش اور برہم ہوئے اور ابی لہب مخالفت میں سب سے زیادہ پیش پیش ہوگیا۔ اس کی بیوی جنگل سے کانٹے اور گوکھرو چن کر لاتی اور آپ کی راہ میں بکھیر جاتی ایک روز آنحضرت صلعم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے سجدہ میں گئے تو ابن معیط جو مخالفین کا سرغنہ تھا اس نے اونٹ کی غلیظ اوجھڑی لاکر آپؐ کی گردن مبارک پر رکھ دی اور خوش ہو ہو کر قہقہہ

لگانے لگا جناب فاطمہ زہرا رضی کو خبر لگی وہ تشریف لائیں اور اوجھڑی گردن سے اتار کر پھینکی اور اس کو اور اس کے ساتھیوں کو برا بھلا کہتی ہوئی مکان واپس گئیں۔

واقعہ ولید بن مغیرہ حجاز کا ایک رئیس ولید بن مغیرہ المخزومی کہتا تھا کہ محمد صلعم جو کچھ کہتے ہیں اگر حق ہوتا تو قرآن مجید مجھ پر یا عروہ بن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا۔[1]

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ ھٰذَا	وہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کو اترنا
الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ	تھا تو ان دو شہروں (مکہ وطائف)
الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ۔	میں سے کسی رئیس اعظم پر اترنا
(زخرف)	تھا (یعنی ولید یا ابو مسعود ثقفی پر)

قحط کا واقعہ عبداللہ ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ نے دیکھا کہ قریش ایمان نہیں لاتے تو ان کے حق میں یہ بددعا کی کہ اے اللہ ان پر یوسف ؑ کے زمانہ کا سا قحط نازل کر (یہ بددعا مقبول ہوگئی) اور قحط پڑ گیا حتیٰ کہ جب کوئی چیز کفار کے کھانے کی باقی نہ رہی تو ہڈیاں اور چمڑے تک کھانے لگے۔" اور مارے بھوک کے آسمان کی طرف دیکھنے سے دھواں سا نظر آنے لگا۔ اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِیْ	پھر اس دن کا انتظار کر جس دن

---

[1] اسد الغابہ ج ۴ صفحہ ۲۶۰

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اَلسَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ	آسمان سے ظاہر دھواں آ دے
يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا	لوگوں کو گھیرلے گا یہ ہے تکلیف
عَذَابٌ اَلِيْمٌ (دخان)	کی سزا۔
رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا	کہیں گے اے رب ہم سے عذاب
الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ	دور کردے۔ ہم ایمان لاتے ہیں وہ
اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ	کہاں سمجھتے ہیں حالانکہ ان کے پاس
جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ (دخان)	کھول کر سنانے والا رسول بھی آچکا

اس وقت ابوسفیان آیا اور عرض کی کہ آپ کی قوم ہلاک ہوگئی اللہ سے اس قحط کے دفع کی دعا فرمایئے آپ نے دعا کی ان سے قحط دور ہوگیا بارش ہوئی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ	ہم تھوڑے دنوں کے لئے عذاب
قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ۔ (سورۂ دخان)	دور کئے دیتے ہیں تم پھر وہی کروگے۔

پھر جب قحط جاتا رہا اور کفار کو راحت ملی تو پھر اصلی حالت میں ہوگئے اور اسلام کو نہ مانا تو بدر کے روز مارے گئے اس وقت اللہ نے یہ آیت اتاری۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ	جس دن کہ ہم بڑی پکڑ پکڑیں
الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ٥	گے ہم ہیں بدلہ لینے والے۔

(دخان)

عہ بخاری تفسیر سورہ دخان۔

ہجرت حبشہ

مسلمانوں نے تکالیف سہنے کے بعد رجب ۵ھ نبوی میں حضور صلعم کے حکم سے ہجرت حبشہ کا قصد کیا کہا جاتا ہے سورہ زمر ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہوئی سب سے پہلے حضرت عثمان مع اپنی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلعم مکہ سے روانہ ہوئے حضور نے فرمایا کہ عثمان حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے جس نے راہ خدا میں ہجرت کی ہے۔ سمندر تک گیارہ مرد اور عورتیں اس جماعت میں شامل ہوگئے[عل] اور پھر اور لوگوں نے ہجرت کی جس میں حضرت جعفر طیار برادر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے مہاجرین میں ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں شامل تھیں[عل۲]۔ یہ بزرگان دین حبشہ پہنچے ہی تھے کہ چند کفار مکہ بھی مسلمانوں کی مخالفت میں نجاشی کے ارکین کے لئے تحائف لے کر حبشہ پہنچے دربار میں داخلہ ہوئے بادشاہ سے جاکر شکایت کی کہ یہ ہمارے غلام بھاگ کر چلے آئے ہیں انہیں ہمارے سپرد کردیجئے بادشاہ نے جس کا لقب نجاشی تھا مسلمانوں کو طلب کیا انہوں نے جو حال تھا سچ سچ کہہ دیا[عل۳] اور بتایا کہ ہمارے رسول جو کچھ کررہے ہیں وہ ہمارے فائدہ کے لئے کررہے ہیں۔ "انہوں نے ہم کو خدا کی طرف بلایا تاکہ ہم اسی خدا کو خدا جانیں اور اسی کی عبادت کریں"۔ نجاشی نے کہا تمہارے رسول پر جو اترا ہے وہ سناؤ چنانچہ حضرت جعفر طیارؓ نے سورہ مریم کی تلاوت

عل طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۳۶ عل۲ ابن سعد جلد دوم صفحہ ۱۳۸۔

عل۳ ابی الفدا صفحہ ۲۸۲۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کی. خدا کا کلام سنکر نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ	اور جب وہ اس کو سنتے ہیں جو کہ
تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ	رسول کی طرف بھیجا گیا ہے تو آپ
مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ	ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی
رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ	ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے
(مائدہ)	کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا (مائدہ)

نجاشی نے درباریوں کی طرف دیکھ کر کہا۔ خدا کی قسم یہ کلام اسی چشمہ سے نکلا ہے جس چشمہ سے موسیٰؑ کا کلام نکلا تھا۔ بیشک حضرت مسیحؑ کی نسبت ان کا وہی خیال ہے جو انجیل میں لکھا ہے میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ وہی محمد رسول اللہ ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰؑ نے دی تھی اور قریش کے سرداروں کو اپنے دربار سے نکلوا دیا وہاں سے کفار قریش مکہ واپس ہوئے اور آنحضرتؐ پر اور مسلمانوں پر سختیاں کرنی شروع کیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ	اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ	دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب
اَلِيْمٌ	ہے۔

مہاجرین حبشہ میں قریش کے مندرجہ ذیل قبائل کے قائم مقام تھے:۔

بنی ہاشم۔ بنی امیہ۔ بنی عبدالشمس۔ بنی اسد۔ بنی عبد۔ بنی قصی۔ بنی عبدالدار بنی زہرہ بنی تمیم۔ بنی مرہ۔ بنی مخزوم۔ بنی سہم ؏

؏ ابن ہشام صفحہ ۲۰۸ مطبوعہ یورپ ۱۸۶۰ء

ان مہاجرین میں مشاہیر حضرات یہ تھے۔

ابوحذیفہ۔ زبیر بن العوام۔ مصعب بن عمیر ابوسیدہ۔ عبداللہ بن مسعود عامر اور ان کی بیوی لیلیٰ وسہیل وغیرہ۔

مہاجرین حبش میں خالد ابن حزام برادرزادہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ بھی تھے جنہوں نے پھر دوبارہ ہجرت حبش کی۔ راہ میں سانپ نے کاٹ لیا چنانچہ راستہ ہی میں انتقال ہو گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ	اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا و رسول
مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ	کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے
رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ	پھر اثنائے راہ میں اس کی موت
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ	آجائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ
اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ (المائدہ)	ثابت ہو گیا۔

مہاجرین حبشہ کے اثر سے حبش میں اکثر عیسائی بھی مسلمان ہو گئے انہیں مہاجرین حبشہ کے متعلق آیات ذیل نازل ہوئیں۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي	اور جنہوں نے گھر چھوڑا اللہ کے واسطے
اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا	بعد اس کے کہ ظلم اٹھایا البتہ ان کو
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا	ٹھکانہ دیں گے ہم دنیا میں اچھا اور
حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	ثواب آخرت کا تو بہت بڑا ہے
اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔ (النحل)	اگر ان کو معلوم ہوتا۔

حارث بن عثمان نوفل پوتا عثمان کا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کہنے لگا کہ اس میں تو کلام نہیں کہ آپ خدا کے سچے نبی ہیں لیکن ہم کو مکہ والوں سے یہ ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم تو آپ پر ایمان لائیں اور یہ لوگ ہم کو شہر سے نکال دیں اور ہم پریشان ہوں اس پر اللہ نے فرمایا:۔

وَقَالُوْا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا الخ (سورۃ القصص)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم اس کے ساتھ ہو کر ہدایت پر چلیں گے تو فی الفور اپنے مقام سے مار کر نکال دیئے جاویں گے۔ کیا ہم نے حرم مکہ میں ایسی جائے امن میں جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے میوے آجاتے ہیں یہ روزی ہماری طرف سے ہے لیکن اکثر لوگ شکر کرنا نہیں جانتے۔

واقعہ نضر بن حارث

نضر بن حارث کہنے لگا لات اور عزیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کریں گے اس وقت یہ آیت اتری:۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ

اور یہ (مشرک) اللہ کے سوا ان کو پوجتے ہیں جو نہ ان کا نقصان کر سکتے ہیں نہ فائدہ (یعنی بت) اور کہتے ہیں اللہ کے پاس یہ ہمارے سفارشی ہوں گے (اے پیغمبر) کہہ دے کیا تم

قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (یونس)

اللہ کو وہ بات بتلاتے ہو جس کو نہ وہ آسمان میں پہچانتا ہے نہ زمین میں وہ ان کے شرک سے پاک اور بری ہے۔

مکہ ہی کا یہ واقعہ ہے کہ ایک خوبصورت عورت نماز کی جماعت میں شریک ہوتی تھی بعض محتاط اشخاص اگلی صف میں چلے جاتے تھے کہ اس پر نظر نہ پڑے اور بعض دیکھنے کی نیت سے پیچھے رہتے تھے اور رکوع میں بغل کے راستے سے نظر ڈال لیتے تھے ان کی اس خیانت پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ (حجر)

ہم نے تم میں سے بعض ان لوگوں کو جو آگے بڑھ کر کھڑے ہوتے ہیں جان لیا ہے اور ان کو بھی جو پیچھے کھڑے ہوتے ہیں۔

واقعہ سرداران قریش

عرب کے سردار حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ اپنی مجلس سے بلالؓ اور عمارؓ جیسے لوگوں کو دور کر دیں تو ہم آپ کی باتیں سنیں اور عمل کرنے کی کوشش بھی کریں لیکن ان غرباء اور غلاموں میں بیٹھنے کو ہمارا دل گوارا نہیں کرتا حضرت عمرؓ کو بھی یہ خیال ہوا کہ رؤساء عرب کو ضرور آزمانا چاہیئے تو آپؐ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اچھا ایک حلف نامہ تحریر

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کرو جس کی رو سے ان کو قائل کیا جا سکے۔ حضرت علیؓ نے کاغذ سنبھالا ہی تھا کہ حکم خداوندی نازل ہوا:۔

وَالَّذِيْنَ	اور ان لوگوں کو نہ نکالئے جو صبح شام
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ	اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں
وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ	جس سے خاص اس کی رضا ہی مقصد
مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ	رکھتے ہیں ان کا حساب ذرا بھی آپ
مِنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ	کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب
حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ	ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ
شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ	ان کو نکال دیں اور آپ نامناسب
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (انعام)	کام کرنے والوں میں ہو جائیں گے۔

اس آیت کے نازل ہوتے ہی آپؐ نے کاغذ حضرت علیؓ کے ہاتھ سے چھین کر پھاڑ ڈالا اور کہہ دیا کہ جاؤ اے رؤسائے مکہ میں غربا کو اپنی مجلس سے ہرگز دور نہیں کر سکتا۔ ۲؎

اساطیر الاولین حضرت کلبی کہتے ہیں کہ ابو سفیان بن حرب اور ابو جہل اور ولید بن مغیرہ وغیرہ جمع ہوئے اور وہ قرآن پاک سن رہے تھے نضر سے سب نے کہا اے رئیس قبائل سنا تو نے کہ محمد (صلعم) کیا پڑھتے ہیں اس نے کہا کیا پڑھتے ہیں پرانے زمانے کے قصے جو اپنی زبان

مسند احمد بن حنبل (عن ابن عباسؓ) ۲؎ موضح القرآن۔

میں دہرا رہے ہیں میں تو یہی سمجھتا ہوں ابو سفیان نے کہا بعض باتیں حق بھی ہیں پھر ابو جہل نے کہا کہ ہرگز نہ کہیے کہ بعض باتیں حق ہیں اس آیت میں اللہ فرماتا ہے:۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ	اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ آپ
اِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلٰى	کی طرف کان لگا کر سنتے ہیں اور ہم
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ	نے ان کے دلوں پر حجاب ڈال رکھے
يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ	ہیں اس لئے کہ وہ اس کو سمجھیں اور
وَقْرًا وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ	ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھے
اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا	ہیں اور اگر وہ لوگ تمام دلائل کو دیکھ
حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ	لیں ان پر ایمان نہ لاویں یہاں تک
يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ	کہ جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ	تو آپ سے خواہ مخواہ جھگڑا کرتے ہیں
اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ	یہ لوگ جو کافر ہیں یوں کہتے ہیں کہ یہ
وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ	تو کچھ بھی نہیں صرف بے بنیاد باتیں
وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (الانعام)	ہیں۔

قوم کے لئے فرط شفقت آنحضرت صلعم کو فرط شفقت سے یہ خیال بار بار آتا تھا کہ یہ اہل عرب دولت ایمان سے محروم نہ رہیں باوجود یکہ کفار آپ کو بے تکی اور لغو باتوں سے رنجیدہ کرتے اور پریشان کرنے کے لئے معجزات کے طالب ہوتے اور اس پر خداوند تعالیٰ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

ارشاد فرماتا ہے :-

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ (انعام)

ہم جانتے ہیں کہ ان کافروں کی باتیں تجھ کو غمگین کرتی ہیں لیکن تجھ کو غمگین نہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ ان ظالموں کو خدا کی نشانیوں سے انکار ہے تجھ سے پہلے انبیاء بھی جھٹلائے گئے تو انہوں نے اپنی تکذیب پر صبر کیا اور ان کو بھی ایذا پہنچائی گئی یہاں تک کہ ان کے پاس خدا کی نصرت آئی۔ خدا کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں گذشتہ پیغمبروں کے واقعات تجھ کو معلوم ہو چکے ہیں۔

اور خدا کی نشانیوں سے کوئی نشانی اس کے پاس نہیں آتی لیکن یہ کہ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ (انعام)

اے پیغمبر! اگر ہم تجھ پر ایسی کتاب بھی آسمان سے اتاریں جو اوراق میں لکھی ہو کہ وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے چھوئیں تو وہ کافر یہی کہیں گے کہ یہ فقط

ایک ساحرانہ تماشہ ہے۔

وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا حَتّٰى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (انعام)

اگر وہ کفار مکہ تمام نشانیوں کو بھی دیکھ لیں تو وہ ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو تجھ سے جھگڑا کرتے ہیں اور کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صرف اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

وَقَالُوْا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ (انعام)

اور وہ کفار مکہ کہتے ہیں اسی پیغمبر کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا کہہ دے کہ اگر فرشتہ اتارا جاتا تو ان کو پھر مہلت نہ دی جاسکتی اور بات پوری ہو جاتی اگر ہم رسول کا ساتھی کسی فرشتہ کو بناتے تو اس کو بھی انسان ہی کی صورت بناتے تو پھر وہی شبہ ان کے دلوں میں ہم پیدا کرتے جواب یہ کر رہے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ

اگر ہم ان کے پاس آسمان سے فرشتہ بھی اتار کر بھیجیں اور مردے بھی ان سے باتیں کرنے لگیں اور ہر چیز ان کے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ (الانعام)

سامنے لا کھڑی کر دیں تو وہ ایمان نہ لائیں گے لیکن یہ کہ خدا کی مشیت ہو لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اسی سورۂ انعام میں حسب ذیل احکام ارشاد فرمائے گئے تاکہ مومنین اس پر عمل کریں اور سیدھا راستہ اختیار کریں۔

صراطِ مستقیم

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم

کہدے (اے پیغمبر) آؤ میں تم کو پڑھکر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو غربت کے سبب اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔ ہم ہی تمکو اور ان کو روزی دیتے ہیں بے حیائی کی باتوں کے نزدیک نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر میں (فحش) ہوں یا باطن میں جس جان کو خدا نے محترم کیا ہے اس کو مت مارو لیکن انصاف کے ساتھ یہ وہ باتیں ہیں جن کا حکم خدا نے تم کو دیا ہے شاید

بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (الانعام)

کہ تم سمجھو اور یتیم کے مال کے پاس مت جاؤ لیکن اچھی نیت سے یہاں تک کہ وہ اپنی قوت کو پہنچ جائے اور ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا رکھو ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کا حکم نہیں دیتے جب تم بات بولو تو انصاف کی گو وہ تمہارا عزیز ہی کیوں نہ ہو اور خدا کے عہد کو پورا کرو یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور بے شبہ یہی ہے میرا سیدھا راستہ (صراط مستقیم) تو تم اس کی پیروی کرو۔

ذات وصفات الٰہی میں کفار باہم جھگڑا کیا کرتے

نضر بن حارث اور ابی بن خلف اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں اپنی مجلس میں بیٹھ کر جھگڑا کیا کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ (سورہ حج)

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو (خواہ مخواہ) اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں نہ ان کو سمجھ ہے نہ سوجھ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْھُمْ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ (لقمٰن)

نہ کوئی روشن کتاب ان کے پاس ہے جب ان سے کہا جاتا ہے۔ اللہ نے جو (قرآن) اتارا ہے اس پر چلو تو کہتے ہیں ہم تو اس پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا شیطان ان کے باپ دادوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو۔

نضر یہ کیا کرتا تھا کہ قرآن مجید کے مقابلے میں بادشاہوں کے قصے کفار کو سنایا کرتا تھا اور قرآن مجید کے سننے سے روکتا تھا اس کے باب میں یہ آیت اتری ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَھَا ھُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْہِ وَقْرًا

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو واہی باتیں بول لیتے ہیں اس لئے کہ بن بجھے بوجھے اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) بہکائیں اور اللہ کی راہ کو ہنسی ٹھٹھا بنائیں ان لوگوں کو (قیامت کے دن) ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اکڑتا ہوا منہ موڑ کر چل دیتا ہے۔ گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں

وَقْرًا فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (لقمٰن)

کانوں میں بوجھ ہے تو (اے پیغمبر) ایسے لوگوں کو تکلیف کے عذاب کی خبر سنا۔

عمار بن یاسر کے متعلق فرمان الٰہی

عمار بن یاسر کی عبادت گذاری اور شب بیداری خدا کو ایسی مقبول ہوئی کہ بقول حضرت عبداللہ ابن عباس ذیل کی آیت الٰہی کی نسبت نازل ہوئی ۔

اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوْا رَحْمَۃَ رَبِّہٖ (زمر ۱٤)

کیا وہ شخص جو رات کو بندگی کرتا ہے سجدہ کرکے اور کھڑا ہوکر آخرت سے خوف کھاتا ہے اور اپنے خدا کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے (کہیں نافرمان بندوں کے برابر ہو سکتا ہے)۔

قیام شعب ابی طالب

۷ سنہ نبوی میں قریش مکہ نے بنی ہاشم کے ساتھ جملہ تعلقات قطع کر دینے کا معاہدہ لکھکر خانہ کعبہ میں لٹکا دیا آنحضرت صلعم معہ بنی ہاشم تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہے یہاں ہر قسم کی کھانے پینے کی تکالیف اٹھائیں حتیٰ کہ بچے تک بھوکے پیاسے رہتے تھے درختوں کے پتے اور خشک چمڑے پر زندگی کا سہارا تھا مظلوم عورتوں کی آہ جگر سوز چھوٹے چھوٹے بچوں کی گریہ وزاری دلوں کو بیقرار کر دیتی تھی مگر کفار مکہ کو رحم نہ آتا تھا۔ آخرش حضور صلعم نے مطلع فرمایا کہ عہد نامہ کو

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کیڑوں نے کھالیا ہے قریش کو یہ سن کر تعجب ہوا لیکن جب انہوں نے کعبہ کو کھول کر دیکھا تو عہد نامہ کو کیڑوں نے کھالیا تھا غرضیکہ اس کے بعد عہد نامہ کی پابندی جاتی رہی۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ بقصد ہجرت گھر سے نکلے لیکن ابن الدغنہ ان کو راہ سے واپس لے آیا۔ مہاجرین حبشہ کو یہ غلط خبر ملی ..... کہ قریش مسلمان ہوگئے تو حضرت عثمانؓ معہ ۲۹ مسلمانوں کے مکہ واپس چلے آئے شعب ابی طالب میں قیام کے زمانہ میں بھی سرکار دو عالم صلعم دعوت اسلام فرما رہے تھے۔ آپ اپنے ہی قبیلہ بنی ہاشم کو مسلمان بنانے میں سرگرم سعی رہے حج کے زمانہ میں شعب ابی طالب سے نکل کر اسلام کی تبلیغ قبائل میں کرتے تھے

اس زمانہ میں آنحضرت صلعم نے قبائل ذیل کے درمیان وعظ فرمایا:۔

بنی عامر۔ بنی محارب۔ بنی حفصہ۔ بنی فزارہ۔ بنی غسان۔ بنی کلب۔ بنی حارث بنی کعب۔ بنی عزرہ۔ بنی مرہ۔ بنی حنیفہ۔ بنی سلیم۔ بنی عبس۔ بنی نضر۔ بنی بُکا بنی کندہ۔ بنی خزیمہ۔

ایک روز آنحضرت صلعم کافروں کو قرآن سنا رہے تھے جب حشر و نشر کی خبر بیان کرنے لگے تو وہ آپس میں قرآن کو سن کر ٹھٹھے مارنے لگے اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے بھیا قیامت کیا ہے اور کب آئے گی اس وقت یہ آیت نبار اتری:۔

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ	یہ کافر لوگ آپس میں کیا پوچھا پاچھی
النَّبَإِ الْعَظِيمِ الَّذِي	کر رہے ہیں اس بڑی بات (قیامت)
هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۔	کو پوچھ رہے ہیں جس میں وہ اختلاف

كَلَّا سَيَعْلَمُونَ	کر رہے ہیں نہیں نہیں ان کو اب معلوم
ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ	ہو جائے گا۔ پھر بھی یہی کہتے ہیں نہیں
(نباء)	نہیں ان کو عنقریب معلوم ہو جائیگا۔

جس قدر کفار تشدد و ظلم کرتے اتنا ہی اسلام کو دن بدن فروغ ہوتا چنانچہ کفار نے دیکھا کہ لوگ کثرت سے سرورِ کائنات صلعم کے پاس حاضر ہو رہے ہیں تو لوگوں کو روکتے اور منع کرتے کہ لوگو محمد صلعم کے پاس نہ جایا کرو کیونکہ وہ جادو کیا کرتے ہیں:

هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	یہ محمد تو تمہارے ہی طرح آدمی ہیں
أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ	کیا تم جادو کے پاس آتے ہو اور تم دیکھ
تُبْصِرُونَ (انبیاء)	رہے ہو۔
قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ	حق کے منکرین کے پاس جب حق
لَمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (احقاف)	آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ کھلا جادو ہے۔

امن کی جگہ اسلام کے تسلط سے پیشتر کل عرب میں امن نہ تھا صرف ایک مکہ ہی ایسی جگہ تھی جہاں لوگوں کو اطمینان میسر آ سکتا تھا چنانچہ خدا نے اہل مکہ پر اپنا احسان جتایا ہے:

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ	ان کو چاہئے اس گھر کے مالک کو پوجیں
الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ	جس نے ان کو بھوک میں کھانا دیا اور
وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ (ایلاف)	بدامنی کو دور کر کے ان کو امن بخشا۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ (ایلاف)

کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے ایک امن والا حرم ان کے لئے بنایا اس کے باہر بدامنی کا یہ عالم ہے کہ اس کے چاروں طرف سے آدمی اچک لئے جاتے ہیں؛

سورہ عنکبوت کی آیت ذیل مکہ کے ان مسلمانوں کے باب میں اتری جو کفار کے ڈر سے اللہ کی عبادت نہیں کر سکتے تھے جس ملک میں اللہ تعالیٰ کی عبادت آزادی کے ساتھ نہ ہو سکے وہاں سے نکل جانا چاہئے اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے کچھ تنگ نہیں ہے اور ہر ایک ملک میں اللہ تعالیٰ رازق ہے وہ ہر طرح روزی پہنچائے گا۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ (عنکبوت)

میرے ایماندار بندو میری زمین کشادہ ہے تو کہیں ہی رہ کر میری عبادت کرتے رہو۔

قریش مکہ کے کافروں نے ایک چال چلی کہ حضور سے کہا کہ تم ہمارے بتوں کی پوجا کرنے لگو ہم تمہارے ساتھ شریک ہونے کے لئے تیار ہیں اس پر آیت ذیل اتری۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ

(اے پیغمبر کافروں سے) کہہ جاہلو تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کو میں پوجوں۔

جناب سعد بن مالکؓ صحابی شروع عہد اسلام میں اسلام کے متبع ہوئے تھے ان کی والدہ سخت مشرکہ تھیں جن کو ان کے مسلمان ہونے کا بڑا صدمہ ہوا بلکہ کھانا پینا تک اس رنج میں ترک کر دیا تھا اور وہ یہ کہتی تھیں کہ جب تک سعد بن مالک اپنے دین آبائی پر نہ لوٹے گا میں اسی حال میں مبتلا رہوں گی حضرت سعد نے اپنی والدہ سے کہا کہ تم ہزار مرتبہ مرو یا جیو میں اسلام سے پھر نہیں سکتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (عنکبوت)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کی کوئی دلیل تیرے پاس نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے سو میں تم کو تمہارے سب کام (نیک ہوں یا بد) جتلا دوں گا[1]

---

[1] تفسیر معالم التنزیل

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وفات حضرت خدیجہؓ و ابی طالب سنہ ۱۰ نبوت

ہجرت سے تین برس پیشتر ام المومنین حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا اس کے بعد ابوطالب مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ مرنے کے وقت حضور صلعم ان کے پاس آئے وہاں ابوجہل اور عبداللہ ابن ابی امیہ موجود تھے آپؐ نے چچا سے کہا کہ اب تو کلمہ پڑھ لو مگر انہوں نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا اس پر حضور نے فرمایا کہ میں تو تمہارے لئے دعا کرتا ہی رہونگا جب تک منع نہ کیا جاؤں اس پر یہ آیت نازل ہوئی :۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (توبہ)

پیغمبر کو نہیں چاہئے نہ ایمان والوں کو کہ مشرکوں کے لئے بخشش کی دعا مانگیں گو وہ ان کے رشتہ دار ہوں جب ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔

غرضکہ ستاسی برس کی عمر میں ابی طالب نے درمیان شوال سنہ ۱۰ نبوت میں انتقال کیا دونوں کی وفات پر آپ کو بہت صدمہ ہوا اس لئے آپؐ نے اس سال کا نام عام الحزن (یعنی رنج کا سال) قرار دیا۔

سفرِ طائف

ابی طالب کی وفات کے بعد ابی لہب اور ابوجہل نے آنحضرت صلعم کو زیادہ سے زیادہ آزار پہنچانے کی کوشش کی آپؐ تمام مصائب کو جھیلتے ہوئے حضرت زیدؓ کو ہمراہ لے کر طائف ۳ شوال سنہ ۱۰ نبوی کو روانہ ہوئے۔ راہ میں جو قبیلہ ملتا اس کو خدا کا پیغام سناتے

غرض کہ آپ شہر طائف میں داخل ہوتے۔ بنی ثقیف جولات کے پرستار تھے جس کو وہ لوگ (نعوذ باللہ) خدا کی بیٹی سمجھتے تھے ان لوگوں پر اسلام پیش کیا مگر یہ حق کے دشمن مشرکین قریش سے کچھ کم نہ نکلے بلکہ ان سے بھی بڑھ کر ثابت ہوئے اینٹ پتھر سرکار دو عالم صلعم پر برسائے گئے غلاموں اور لونڈوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا آپ کو لہو لہان کر دیا گیا۔ تمام کپڑے خون سے تر بتر ہو گئے حضرت زید بھی بچانے میں زخمی ہوئے آخرش آپ شہر سے باہر تشریف لا کر ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے حضرت زیدؓ نے عرض کیا حضور ان لوگوں کے حق میں بد دعا فرمائیں آپؐ نے فرمایا :

"زید میں ان کی تباہی کے لئے کیوں دعا کروں۔ اگر یہ نہیں سمجھتے تو ان کی آئندہ نسلیں ضرور خدا پر ایمان لائیں گی"

حضور کا یہ حال تھا مسلمانوں پر علیحدہ سختیاں ہو رہی تھیں مسلمان تلاش امن کیلئے کبھی حبش جاتے تھے کبھی ریگستانوں میں مارے مارے پھرتے تھے جو مکہ میں تھے وہ ہدف مظالم بنتے تھے قرآن مجید میں مسلمانوں کی اسی حالت کا ذکر ان آیتوں میں آیا ہے :

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ (انفال)

یاد کرو جب تم ملک میں تھوڑے اور کمزور تھے ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اچک نہ لیں۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

طائف سے ذیقعدہ کو رخصت ہوئے راہ میں مقام نخلہ کھجور کے باغ میں نماز پڑھی تو جنوں نے قرآن سنا اس کے بعد آپ مکہ آ گئے مطعم بن عدی کے جوار میں ٹھہرے طفیل بن عمرو آپ کی خدمت میں آئے اور داخل اسلام ہوئے اس موقعہ پر سورہ معارج نازل ہوئی۔

معراج ابن حزم کا بیان ہے کہ واقعہ معراج کا جب نزول ہوا ۲۷ رجب سنہ ۱۲ نبوت کی شب تھی:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ	پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو
لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ	(انتہائی) تک لے گیا جس کے گردو
بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا	نواح کو ہم نے برکت دی ہے۔ تاکہ
(اسریٰ)	ہم اس کو اپنی مہربانی دکھلا دیں۔

اول مسجد الحرام سے بیت المقدس تک تشریف لے گئے وہاں امام بن کر جماعت انبیاء کو نماز پڑھائی پھر آسمان کی سیر کرائی اور انبیاء سے ان کے مقامات پر ملتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ اور بیت المعمور تک پہنچے اور وہاں سے قرب حضوری خاص حاصل ہوا گوناگوں درجے سے مشرف ہوئے۔[۱]

موسم حج میں دعوت اسلام موسم حج میں جو لوگ مختلف اطراف سے آتے تھے اُن کی فرودگاہ پر آپ تشریف لے جاتے اور ان کو

---

[۱] صحیح مسلم

قرآن پڑھکر سناتے مگر قریش مزاحمت کرکے آپ کی مذمت کرتے پھرتے تھے ابی لہب کو اس میں خاص دلچسپی تھی۔ آپؐ نے بنو عامر کو دعوت اسلام دی اس میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم اس شرط سے ایمان لائیں گے کہ تم ہمکو ملک و حکومت دلاؤ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ کام اللہ کا ہے اس کا وعدہ نہیں کر سکتا اس کے بعد حضور صلعم سوید بن الصامت کے پاس گئے اس نے نہ تو اسلام قبول کیا اور نہ سختی سے جواب دیا۔

ابو الحیسر انس اپنی قوم بنو عبد الاشہل کے ایک گروہ کو لئے ہوئے قریش سے بمقابلہ خزرج حلف لینے کو آیا تھا آنحضرت صلعم اس گروہ کے پاس تشریف لے گئے اس گروہ کے ایک نوجوان ایاس بن معاذ نے قوم سے کہا واللہ جس کام کے لئے ہم آئے ہیں اس سے یہ اچھا ہے ابو الحیسر نے یہ سن کر ایاس کو ڈانٹ بتائی تو ایاس خاموش ہو گئے یہ سب لوگ بے نیل و مرام مدینہ واپس ہوئے وہیں ایاس کا انتقال ہو گیا۔

عقبہ اولیٰ ان واقعات کے بعد جب پھر موسم حج سنہ ۱۲ نبوت آیا تو پھر آپ ہر ایک کے پاس حسب دستور جاتے بنو خزرج کے چھ آدمیوں ابو امامہ۔ عوف۔ رافع۔ قطبہ۔ عقبہ جابر سے ملاقات ہوئی آپؐ نے ان کو قرآن پڑھکر سنایا چونکہ یہ لوگ یہود کے ہمسایہ تھے اس وجہ سے ان کے کان اس آواز سے آشنا تھے کہ عنقریب عرب میں ایک نبی پیدا ہونے والا ہے جو کفر کی ظلمت مٹائے گا۔ دعوت اسلام پر ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر کہنے

---

[۲] ابن اثیر

لگے واللہ یہ وہی نبی ہیں جن کا ذکر یہود کیا کرتے ہیں آؤ ان پر ایمان لے آئیں ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے پہلے مومن ہو جائیں۔"

آنحضرت صلعم سے عرض کیا گیا کہ ہم آپ کی رسالت کی تصدیق کرتے ہیں اور آپ پر ایمان لاتے ہیں اور ہم کو یہود پر دعوت اسلام پیش کرنے کی اجازت مرحمت ہو۔ چنانچہ آپ نے ملاطفت سے جواب دیا وہ رخصت ہو کر مدینہ آئے اور تبلیغ اسلام کرنے لگے یہ لوگ جہاں اور جس جلسے میں بیٹھتے تھے اسلام ہی کا ذکر کرتے تھے رفتہ رفتہ یہ نوبت آگئی تھی کہ انصار کا کوئی جلسہ اور کوئی مکان آنحضرت صلعم کے تذکرے سے خالی نہ تھا۔

دوسرے سال پھر انصار کے بارہ بزرگ مکہ آئے پانچ بزرگوار تو انہیں چھ نفوس میں سے تھے اور سات نفوس معاذ۔ ذکوان۔ خالد بن مخلد عبادہ بن الصامت۔ عباس بن عبادہ۔ ابوالہیثم مالک عویم تھے ان حضرات نے قریب عقبہ آنحضرت صلعم کے ہاتھ پر بیعت کی کہ وہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کریں گے اور چوری نہ کریں گے اور نہ زنا کریں گے اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گے اور نہ کسی پر افترا و کذب کریں گے۔ یہ بیعت قبل فرضیت جہاد ہوئی تھی جب یہ لوگ اپنے وطن کی طرف لوٹنے لگے تو حضور صلعم نے جناب ابن ام مکتوم اور مصعب بن عمیر کو قرآن کی تعلیم دینے اور احکام شریعت کے سکھانے کو ان کے ہمراہ کر دیا۔

ابن ام مکتوم اور مصعب بن عمیر مدینہ پہنچکر اسعد بن زرارہ کے مکان پر اترے جناب مصعب مسلمانان مدینہ کے امام تھے اور ابن ام مکتوم قرآن

مجید کی تعلیم دیتے تھے۔

مصعب بن عمیر اور اسعد بن زرارہ بنو عبدالاشہل و بنو ظفر (کعب بن الحرث) کو ایک کنویں کی پن گھٹ پر دعوت اسلام دے رہے تھے ان کے پاس مسلمانان مدینہ کا مجمع بھی تھا سعد بن معاذ جو اسعد بن زرارہ کے خالہ زاد بھائی تھے انہوں نے یہ حال دیکھ کر اسید بن الحضیر سے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ اور ان کے مجمع کو منتشر کر دو یہ لوگ ہماری قوم کے ضعیفوں کو اور عورتوں کو اسلام سکھاتے ہیں اگر اسعد بن زرارہ نہ ہوتا تو میں ان کے دفعیہ کو کافی تھا لیکن میں بھائی کے مقابلہ پہ نہیں جا سکتا اسید بن الحضیر یہ سن کر اٹھے اور اپنی تلوار لئے ہوئے اسعد بن زرارہ کے پاس آئے مصعب بن عمیر نے کہا بھائی کھڑے کیوں ہو تشریف رکھو چنانچہ وہ بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ تم لوگ یہاں اس غرض سے آئے ہو کہ ضعیف اعتقاد والوں کو بہکاؤ لہذا اگر تمہاری کوئی ضرورت ہو تو کہو وہ پوری کی جائے ورنہ یہاں سے فوراً چلتے بنو۔ مصعب بن عمیر نے کہا بھائی میں تم سے گفتگو کرتا ہوں اگر تمہاری سمجھ میں آ جائے تو قبول کر لینا ورنہ جس سے تم کو نفرت ہوگی ہم اس کو تمہارے سامنے نہ بیان کریں گے۔ اسید بن الحضیر نے کہا یہ بات تم نے انصاف کی کہی ہے اس کے بعد مصعب نے فضائل اسلام بیان کئے اور قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کی اسید بار بار کہتے جاتے تھے۔

مَا اَحْسَنَ هٰذَا الْكَلَامُ یہ کلام کیا اچھا ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

جب مصعب قرآن پاک کی تلاوت ختم کر چکے تو اسید نے پوچھا کہ بھائی اس دین میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے۔ مصعب نے اسید کے جسم و کپڑے پاک کرائے اور دو رکعت نماز پڑھائی اور کلمہ شہادت علی الاعلان پڑھایا اسید لوٹ کر آئے تو سعد نے کہا تو نے کیا کیا انہوں نے کہا کہ اسلام لے آیا سعد غضبناک ہو کر اسعد بن زرارہ کے پاس پہنچے مگر مصعب کی گفتگو سے رام ہو گئے اور اسلام لے آئے اور اپنے جلسے میں لوٹ کر قوم سے کہا:

کیف تعلمون امری فیکم — تم لوگ میرے حکم کو اپنے گروہ میں کیسا جانتے ہو۔

سب نے متفق ہو کر کہا ہم تمہیں اپنا سردار جانتے ہیں[1]۔ اور از روئے رائے و عہد تم کو افضل سمجھتے ہیں سعد بن معاذ نے کہا واللہ تم میں سے میں کسی سے کلام نہ کروں گا جب تک تم سب لوگ اللہ و رسول پر ایمان نہ لاؤ گے چنانچہ کل بنی عبدالاشہل ایک دن میں داخل اسلام ہو گئے۔

پھر تو یہ حال ہوا کہ اوس و خزرج ساکن مدینہ کا کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ جس میں کوئی مرد یا عورت اسلام میں داخل نہ ہو گئے ہوں۔

عقبہ ثانیہ

مصعب بن عمیر ایک سال مدینہ میں مقیم رہے حج کے لئے مکہ روانہ ہوئے مدنی مسلمانوں کا قافلہ ہمراہ تھا غیر مسلم حسب دستور مکے گئے ہوئے تھے۔ مسلمانان مدینہ نے مکہ پہنچکر آنحضرت صلعم کی زیارت

[1] ابی الفدا صفحہ ۲۹۱

کی اور آپ سے اوسط ایام تشریق میں قریب عقبہ ملنے کا وعدہ کیا حسب وعدہ عقبہ کے قریب آئے ان کے ہمراہ عبداللہ بن عمر اور ابو جابر تھے۔ چنانچہ اسی شب میں آنحضرت صلعم کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس امر کا اقرار کیا کہ آپ کو ان سب چیزوں سے ہم بچائیں گے جن سے اپنی عورتوں اور اپنے لڑکوں اور اپنی عزت کو نگاہ رکھتے ہیں۔ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ ضرور ہمارے شہر میں تشریف لے آئیے ہم آپ کے اصحاب کے مددگار اور مخالفین کے مخالف ہوں گے[1]۔ اس جلسہ میں عباس بن عبدالمطلب بھی تھے (یہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) انہوں نے اس رازداری کے موقعہ پر اہل مدینہ سے خطاب کر کے کہا اے گروہ خزرج تم کو معلوم ہے محمد صلعم اپنے خاندان میں معزز و محترم رہے ہیں اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہم نے ہمیشہ ان کی حفاظت کی ہے اب وہ تمہارے پاس جانا چاہتے ہیں اگر مرتے دم تک ان کا ساتھ دے سکو تو بہتر ہے ورنہ انہیں صاف جواب دیدو۔ اہل مدینہ نے جواب میں جاں نثاری و وفا شعاری کی حامی بھری۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم نے انہیں میں سے بارہ مسلمان نقیب مقرر کئے۔ اسعد بن زرارہ۔ رافع۔ عبادہ بن الصامت۔ سعد بن الربیع۔ عبداللہ بن رواحہ۔ براء۔ ابو جابر۔ سعد بن عبادہ منذر۔ اسید بن حضیر۔ سعد بن خیثمہ۔ رفاعہ۔ ان سے ارشاد فرمایا گیا کہ مدینہ میں سچے دین کی طرف لوگوں کو بلایا جائے۔

[1] تاریخ اسلام طبری ص ۸۴

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

قریش کا ایک مخبر دور سے کھڑا ہوا یہ کارروائی دیکھ رہا تھا اس نے یہ سب ماجرا جا کر قریش سے بیان کر دیا صبح کو قریش کے بڑے بڑے لوگ اہل مدینہ کے پاس آئے اور ان کو بہت ڈرایا دھمکایا لیکن کسی نے کچھ پرواہ نہ کی آخرش قریش ناکام واپس آئے اور مدینہ کا قافلہ اپنے وطن کی طرف روانہ ہو گیا۔

قریش نے اپنی ناکامیابی پر طیش کھا کر مسلمانوں کو تکلیف دہی کی قسمیں کھائیں عبداللہ بن ابی ابن سلول پیش پیش تھا۔ اس کے بعد لوگ منٰی سے متفرق ہو گئے اور چند لوگ قریش کے مدنی مسلمانوں کو گرفتار کرنے روانہ ہوئے سب تو چلے گئے سعد بن عبادہ اثنار راہ میں ہاتھ لگ گئے ان کو گرفتار کر لائے اور طرح طرح کی ایذائیں ان کو دینے لگے ان کے جوار میں جبیر بن مطعم و حرث بن امیہ رہتے تھے انہوں نے عبادہ کو اس حال میں دیکھا تو قریش کے ہاتھوں سے ان کی جان بچائی۔

ہجرت مدینہ ۱۳ سنہ نبوت [1] یہ قافلہ معہ نقیبوں کے جب مدینہ پہنچا پھر تو وہاں بڑے زور سے اشاعت اسلام ہوئی جس سے مسلمانوں کو ایک گونہ تقویت ہوئی مگر مشرکین مکہ اس واقعہ سے بہت زیادہ برہم ہوئے اور انہوں نے مسلمانوں کے ستانے پر عہد واثق کیا جس سے مسلمانوں کی تکلیف اور بڑھ گئی اس وقت جہاد کی سب سے پہلی آیت نازل ہوئی وہ یہ تھی:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۔ بقرہ	اور لڑائی کرو تم ان سے تاکہ نہ ہو کوئی فتنہ اور ہو جائے کل دین اللہ کا۔

---

[1] ہجرت مدینہ مبعوث ہونے سے ۱۳ برس دو مہینے آٹھ دن بعد ہوئی۔ ابی الفدا۔

اس کے بعد آنحضرت صلعم نے اپنے اصحاب (مکہ) کو مدینہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دیا سب سے پہلے ابوسلمہ مکہ سے ہجرت کر گئے بعد ازاں عامر پھر کل بنو جحش اس کے بعد عکاشہ ابن لحف اور ایک گروہ بنو اسد جن میں ام المومنین زینب بنت جحش بھی تھیں مدینہ کو ہجرت کر گئے عیاش بن ربیعہ مدینہ گئے ابوجہل اور حرث ان کو بہکا کر لائے کہ تیری ماں تیری جدائی میں سخت بدحال ہے اور اس نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تجھے نہ دیکھے گی کنگی نہ کرے گی۔ یہاں پہنچ کر ان کو وہ اذیتیں دیں کہ سن کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔[1]

عمر بن الخطاب روز روشن میں تمام قریش کے سامنے مکہ سے نکلے اور پکار کر کہا جس کسی کو اپنی بیوی رانڈ کرانی اور اپنے بچے یتیم چھوڑنے ہوں وہ اس پہاڑی کے پیچھے مجھ سے ملے مگر کسی کو ہمت نہ ہوئی آپ کے ہمراہ عیاش بن ربیع بیس سواروں کے ساتھ تھے۔ اس کے بعد زید، سعید، خنیس اور گروہ بنی عدی نے ہجرت کی یہ سب نفوس قدسیہ قبا (مقام) میں رفاعہ بن عبدالمنذر کے مکان پر مقیم ہوئے۔ طلحہ، صہیب، حمزہ بن عبدالمطلب زید بن حارثہ ابومرثد نے ہجرت کی اس کے بعد حضرت عثمان معہ ایک جماعت کے مدینہ تشریف لے گئے۔ آنحضرت صلعم کے پاس حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ باقی رہ گئے تھے اور کچھ وہ مسلمان جو مفلسی سے مجبور تھے اور مدت تک مکہ سے ہجرت نہ کر سکے تھے جن کے متعلق اس آیت میں اشارہ ہے۔

---

[1] ابن ہشام جلد ۱ ص ۱۶۷

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا تا الخ (نساء ع ۱۰)

کمزور مرد اور عورتیں اور بچے جو یہ کہتے ہیں کہ اے خدا ہم کو اس شہر سے نکال کہ یہاں کے لوگ ظالم ہیں اور پیدا کر ہمارے واسطے حمایتی اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار

جناب حبیب نے چاہا کہ مسلمان ہجرت کر رہے ہیں خود بھی روانہ ہوئے مگر کفار نے مال واسباب نہ لیجانے دیا[۱]۔

جب قریش نے یہ دیکھا کہ مسلمانوں کو ایک پناہ کی جگہ مل گئی ہے اور مسلمانان مکہ ہجرت کر گئے ہیں اور عنقریب سرکار دو عالم بھی مکہ کو خیرباد کہہ جائیں گے تو دار الندوہ میں جمع ہوئے اور تمام اکابر مشرکین قریش نے متفقہ فیصلہ کیا کہ آنحضرت صلعم کو قتل کر دیا جائے ابو جہل نے کہا کہ تمام قبیلوں سے ایک ایک آدمی انتخاب کر لیا جائے اور وہ سب ایک ساتھ حضور اکرم پر حملہ کر دیں اس صورت میں کسی خاص قبیلہ پر جرم قتل عائد نہ ہوگا اور بنو ہاشم ان جملہ قبائل سے لڑ نہ سکیں گے۔ صرف خون بہا دیدیا جائے گا۔ حاضرین جلسہ نے یہ رائے پسند کی اور رات ہی سے اس امر کی انجام دہی کے لئے مستعد ہوگئے آنحضرت صلعم نے حضرت علیؓ کو اپنی خواب گاہ میں بلا کر اور جس جس کی امانتیں حضور اکرم کے پاس موجود تھیں حضرت علیؓ کے سپرد کر کے ہدایت کی کہ ان کے مالکوں کو پہنچا دیں اور یہاں شب خواب

[۱] کامل ابن اثیر ج ۲ صفحہ ۲۷

ہوں۔ ان امانتوں میں ان لوگوں کی امانتیں بھی شامل تھیں جو آپ کے دشمن تھے۔ غرضکہ آپ مکان سے باہر آئے اور ایک مشت خاک پر سورہ یٰسین کی اول آیات فہم لایبصرون تک پڑھکر ان کے سروں پر ڈالتے ہوئے حضرت ابوبکر کے مکان پر تشریف لائے صبح کو کافروں نے بڑی دیر تک انتظار کیا جب کوئی نہ نکلا گھر میں گھس گئے وہاں دیکھا حضرت علیؓ کے سوا کوئی نہیں ہے بڑے حیران ہوئے حضرت علیؓ سے پوچھا آپ نے فرمایا اپنے رسول کا حال خدا ہی بہتر جانتا ہے آخر کار مایوس ہو کر چلے گئے۔

اور جب کہ کافر تمہارے لئے خفیہ
سازش کرتے تھے کہ تمہیں قید کر دیں
یا قتل کر دیں یا نکال دیں اور وہ
اپنی تدبیروں میں تھے اور خدا اپنی
تدبیر میں تھا اور اللہ سب سے بہتر
تدبیر کرنے والا ہے۔ (قرآن)

غار ثور

رسول اللہ صلعم نے دن بھر حضرت ابوبکرؓ کے مکان پر قیام فرمایا آدھی رات کو رسول اللہ صلعم حضرت ابوبکرؓ کو لے کر کوہ ثور کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں ایک غار میں اقامت فرمائی۔ تین روز تک اسی غار میں رونق افروز رہے۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اسماء روزانہ شب کو کھانا دے جایا کرتی تھیں اور حضرت عامر بن فہیرہ ابوبکر کے غلام اپنی بکریوں کے ریوڑ کو غار تک لاتے اور دودھ سرکار دو عالم کی خدمت میں پیش

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کر جایا کرتے۔ رسول اکرم صلعم کے اس طرح صحیح وسالم نکل جانے سے قریش مکہ ہاتھ مل کر رہ گئے۔ اب انہوں نے منادی کرا دی کہ جو شخص پتہ لگائے گا وہ مالا مال کر دیا جائے گا۔ اس لالچ میں لوگ ہر طرف دوڑے حتیٰ کہ کچھ لوگ غار ثور تک پہنچے حضرت ابوبکرؓ نے ان لوگوں کو غار میں سے دیکھکر کہا یا رسول اللہ اب تو ہم ضرور پکڑلئے جائیں گے حضور انورؐ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکرؓ فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ	کیا ہوا اگر تم ان کی مدد نہیں کرتے
نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ	جب کافروں نے ان کو نکالا تو اللہ
اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	ہی تو تھا جس نے ان کی اس وقت
ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي	مدد کی جب کہ وہ (غار کے اندر)
الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ	دو میں سے ایک تھے اور اپنے ساتھی
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ	سے کہتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ضرور
اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ	ہمارے ساتھ ہے اور اللہ نے ہی
سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ ۔	اپنی طرف سے ان کو تسلی دی۔

(توبہ)

مدینہ کو روانگی تین دن کے بعد عبد اللہ بن ارتقیط دو اونٹ لے کر حاضر ہوا اور حضرت ابوبکر کے غلام عامر بھی آگئے رسول اللہ اور حضرت ابوبکرؓ ایک اونٹ پر عامر اور عبد اللہ دوسرے اونٹ پر سوار ہو کر یکم ربیع الاول سنہ ھ کو عام راستہ چھوڑ کر تیز راستہ سے مدینہ کو روانہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے وقت روانگی اپنا کل مال (جو تخمیناً ۵ ہزار درہم)

تھا اپنے ہمراہ لے لیا تھا اول شب سے دوسرے دن کی ظہر تک برابر سفر کرتے رہے ظہر کے وقت ایک میدان میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے اس اثنا میں سراقہ بن مالک بن جعشم جو قریش سے آپ کے گرفتار کرنے کا وعدہ کر کے آیا تھا آپہنچا۔ سرکار دو عالم نے بد دعا کی اسی وقت اس کے گھوڑے کے چاروں پاؤں زمین میں دھنس گئے۔علہ سراقہ مجبور ہو کر آنحضرت صلعم سے امان کا خواستگار ہوا۔ آنحضرتؐ نے اس کو امان دی۔ سراقہ تو اس مقام سے واپس ہوا پھر جو جو آنحضرت صلعم کے تعاقب میں اس کو ملتا تھا وہ اس کو واپس کرتا جاتا تھا یہ مقدس قافلہ اسفل مکہ سے نکل کر ساحل کی طرف جھکا اور اسفل عسفان سے گذرتا ہوا امج پہنچا پھر وہاں سے اس کے اسفل کو طے کرتا ہوا قدید میں آیا پھر قدید سے نکل کر عرج ہوتا ہوا عوالی مدینہ سے قبا مقام میں داخل ہوا۔

مسجد قبا رسول اللہ صلعم نے قبا میں چار یوم تک قیام فرمایا اور یہیں ایک مسجد تعمیر فرمائی اس کے بنانے میں صحابہ کے ساتھ (جو مدینہ سے آپ کی آمد سنکر آگئے تھے) بہ نفس نفیس خود بھی شریک رہے اس مسجد میں

ایک روایت کی رو سے نزولی ترتیب سے قرآن شریف کی سورتیں یہ ہیں۔ اقرا۔ المدثر۔ ن۔ مزمل۔ فاتحہ۔ تبت یدا۔ اذا الشمس۔ سبح اسم۔ واللیل۔ والفجر۔ والضحیٰ۔ الم نشرح۔ والعصر۔ والعادیات۔ کوثر۔ الہٰکم۔ ارأیت۔ کافرون۔ الم ترکیف۔ الفلق۔ الناس۔ اخلاص۔ النجم۔ عبس۔ انا انزلناہ۔ والشمس۔ بروج۔ تین۔ لایلاف۔ القارعہ۔ قیامہ۔ ویل لکل۔ والمرسلات۔ ق۔ بلد۔ طارق۔ اقتربت الساعہ۔ ص۔ اعراف۔ جن۔ یٰسین۔ فرقان۔ ملائکہ۔ مریم۔ طٰہٰ۔ واقعہ۔ شعرا۔ سلمان۔ قصص۔ بنی اسرائیل۔ یونس۔ ہود

علہ تاریخ اسلام طبری ص ۵۰۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

آپ نے صحابہ کے ساتھ پہلی جماعت سے نماز پڑھی اس مسجد کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى	وہ مسجد جس کی بنیاد شروع دن سے
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ	پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے زیادہ حق
تَقُوْمَ فِيْهِ ۔ (توبہ)	رکھتی ہے کہ تم اس میں نماز پڑھو۔

آنحضرت صلعم کی روانگی کے بعد حضرت علیؓ سب کی امانتیں ادا کرکے مدینہ کو روانہ ہوئے حضرت علیؓ کے ہمراہ صہیب ابن سنان رومی بھی تھے جو مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ چلے راہ میں مشرکوں نے ان کا تعاقب کیا انہوں نے اپنا ترکش نکال لیا اور کہنے لگے اے گروہ قریش تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ تیرانداز ہوں خدا کی قسم تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ جس قدر تیر میرے پاس ہیں وہ سب میں تمہیں مار دوں گا اس کے بعد پھر اپنی تلوار سے تمہیں قتل کر دوں گا جب تک وہ میرے ہاتھ میں رہے گی ہاں اگر تم میرا مال چاہتے ہو تو میں تمہیں بتا دوں۔ ان لوگوں نے کہا اچھا تم اپنا مال ہمیں بتا دو تو ہم تمہیں چھوڑ دیں اس پر ان لوگوں نے عہد کیا تو

گذشتہ صفحہ کا بقیہ۔ یوسف۔ حجر۔ انعام۔ صافات۔ لقمٰن۔ سبا۔ زمر۔ مومن۔ حم سجدہ۔ حمعسق۔ زخرف۔ دخان۔ جاثیہ۔ احقاف۔ ذاریات۔ غاشیہ۔ کہف۔ نحل۔ نوح۔ ابراہیم۔ انبیاء۔ مومنون۔ تنزیل السجدہ۔ طور۔ ملک۔ الحاقہ۔ معارج۔ عم یتساءلون۔ نازعات۔ اذا السماء انفطرت۔ اذا السماء انشقت۔ روم۔ عنکبوت۔ ویل للمطففین۔

صہیب نے اپنے مال کا پتہ ان کو بتا دیا اور ۱۵ ربیع الاول کو حضورؐ کے پاس قبا پہنچے۔ حضور نے فرمایا کہ ابو یحییٰ تمہاری تجارت بہت اچھی رہی پھر اللہ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ	بعض لوگ وہ ہیں جو اپنی جان اللہ
نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ	کی رضامندی کے لئے بیچ ڈالتے ہیں
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (بقرہ)	اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ع

مدینہ میں ورود

پانچویں روز آپ ناقہ پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف تشریف لے چلے راستہ میں جس قبیلہ کی طرف سے گزر ہوتا وہ خوشی سے نعرے بلند کرتا۔ مدینہ میں جمعہ کو داخل ہوئے اور راستہ میں بنی سالم کے محلہ میں جمع کی نماز ادا فرمائی اسؐ وقت ہر شخص دل سے یہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلعم میرے ہاں قیام فرمائیں جس انصاری کا گھر آتا تھا وہ آپؐ کے ناقہ کو پکڑ کر عرض کرتا یا رسول اللہ یہاں تشریف لائیے۔ سرکار دوعالم فرماتے اسے چھوڑ دو اس کی جگہ مقرر کر دی گئی ہے آخر ناقہ اسی جگہ خودبخود جا کر بیٹھ گئی جہاں ابؔ مسجد نبوی بنی ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلعم ناقہ سے اترے اس جگہ سے ملا ہوا حضرت ابوایوب انصاری کا گھر تھا یہیں آپؐ نے قیام فرمایا:

مدینہ میں داخل ہوتے ہی حضورؐ نے ارشاد فرمایا:۔

ع۱ اسد الغابہ ج ۵ ص ۳۹ تفسیر کبیر ۱۳۳ ع۲ سیرۃ النبی جلد اول۔

"اے لوگو آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرو چاہے وہ اپنا
ہو یا غیر، غریب مسکینوں کو کھانا کھلاؤ فقیروں اور محتاجوں کی مدد
کرو اور اپنے عزیزوں اور قریبوں کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرو
اور راتوں کو نماز پڑھو کہ تم جنت میں داخل ہو"

یہ صبح کا وقت تھا خلقت عظیم مسلم و غیر مسلم زیارت کو حاضر ہوئی آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ ایک جگہ تشریف رکھتے تھے چاروں طرف خلقت کا اژدھام تھا جو لوگ حضرت کو نہ جانتے تھے ان کو حضرت ابوبکرؓ پر رسول اللہ صلعم ہونے کا شبہ تھا مگر جس وقت دھوپ نکلی اور حضرت ابوبکرؓ حضورؐ پر چادر کا سایہ کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے تب سب کو یقین ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہیں۔

عبداللہ بن اریقط مدینہ سے واپس کیا گیا وہ عبداللہ بن ابی بکر کے پاس حاضر ہوا اور دونوں بزرگوں کی بخیریت مدینہ پہنچ جانے کی اطلاع دی اس کے بعد ہی یہ اپنی بہن عائشہ اور ان کی ماں ام رومان اور طلحہ بن عبید اللہ کیساتھ مکہ سے مدینہ روانہ ہو گئے۔ یہاں پہنچکر سرکار دو عالم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا۔

بھائی چارہ

قیام مدینہ میں آپ نے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ کرا دیا کہ آپس میں مثل بھائیوں کے رہیں یہ ایسی بھائی بندی تھی کہ مہاجر یا انصار میں سے جب کوئی مرجاتا تھا تو جس سے اس کی بھائی بندی ہوتی تھی اسے جائداد میں سے ترکہ ملتا تھا۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ	جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں مال و جان سے جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے ان لوگوں کو پناہ دی اور ان کی مدد کی یہ لوگ باہم بھائی بھائی ہیں۔

(سورہ توبہ)

عبداللہ ابن سلام

عبداللہ ابن سلام جن کا نام اسلام سے پہلے الحصین تھا ان کے اسلام کے مختصر واقعات یہ ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں داخلہ پر عبداللہ بن سلام کی نظر آپ کے چہرے پر پڑی جبکہ آپؐ مدینہ والوں سے فرما رہے تھے کہ لوگو سلام پھیلاؤ۔ کھانا کھلاؤ اور نماز پڑھو۔

یہ الفاظ عبداللہ ابن سلام کے کان میں پڑے یہ یہودیوں کے بڑے عالم تھے اور ان کی کتب آسمانی کا مطالعہ کر چکے تھے ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالتے ہی میں نے سمجھ لیا کہ یہ چہرہ جھوٹا ہرگز نہیں ہوسکتا۔[علہ]

حضور اکرم حضرت ابوایوب انصاری کے گھر میں ان کے گھر والوں سے باتیں کر رہے تھے عبداللہ ابن سلام اپنے کھجور کے باغ میں کھجوریں چن رہے تھے واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ کی تشریف آوری کا چرچا سنا اور گھر والوں کو کھجوریں وغیرہ دے حاضر خدمت ہوئے عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ

علہ اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ الجزء ثالث۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

تو اللہ کا رسول ہے اور تو حق لے کر آیا ہے۔[عله] انہی بزرگ کے اس طرح مسلمان ہونے پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ	اور بنی اسرائیل میں سے شاہد نے
عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ۔	گواہی دی ہیں وہ ایمان لایا تم تکبر کرتے ہو

(احقاف)

مسجد نبوی و صفہ

بھائی چارہ کے بعد رسول اللہ صلعم نے اس جگہ جہاں ناقہ بیٹھا تھا ایک مسجد بنانا چاہی اس زمین کے مالک سہل اور سہیل دو یتیم بچے تھے انہوں نے یہ زمین بلا قیمت نذر کرنی چاہی لیکن آپ نے یتیموں کا مال مفت لینا پسند نہیں فرمایا اس لئے حضرت ابو بکرؓ سے دس مثقال سونا ان بچوں کو دلوا دیا۔ زمین خریدنے کے بعد مسجد کی بنیا رکھی گئی مہاجرین اور انصار مسجد بنانے میں مصروف ہوگئے کچی اینٹوں سے گارے کی دیواریں بنائی گئیں کھجور کی چھال کی چھت ڈال دی گئی اور خرمے کی لکڑی کے ستون قائم کر دیئے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ساتھ مسجد بنانے میں شریک تھے اینٹیں ڈھو ڈھو کر لانا آپ نے اپنے ذمہ لیا تھا اور سامان لاتے وقت آپ فرماتے جاتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ	یا اللہ کوئی خیر نہیں ہے آخرت کی خیر
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ	یا اللہ مہاجرین اور انصار کو بخش دے

مسجد نبوی جب تعمیر ہوگئی تو اس کے متصل ہی آپ نے ازواج مطہرات کے لئے

عله صحیح بخاری باب ہجرت۔

بھی مکان بنوا دیئے اور مسجد کے کنارے پر ایک چھت دار چبوترہ بنوا دیا یہی صفہ کے نام سے شہرت پذیر ہوا۔ یہیں کے قیام کرنے والے اصحاب صفہ اور قرآن مجید میں لفظ فقراء سے مخاطب کئے گئے ہیں۔ یہ لوگ مفلس اور غریب تھے مگر مستغنی اور غیور تھے ان کی تعداد ستر کے قریب ہوگئی تھی[عه] ان کو قرآن مجید اور سنت کی تعلیم سرور کائنات خود دیا کرتے تھے آپ کے علاوہ معاذ بن جبل وغیرہ تعلیم دیتے تھے اور یہ لوگ بعد تحصیل قرآن مجید و سنت تبلیغ اسلام کے کام میں لگا دیئے جاتے تھے انہیں لوگوں کی شان میں آیات ذیل نازل ہوئیں۔

اور جو کچھ تم نیکی میں صرف کرو گے
تم کو پورا ادا کیا جائیگا اور تم پر ظلم
نہیں کیا جاویگا ایسے محتاجوں کے
واسطے جو اللہ کی راہ میں گھرے ہوئے
ہیں کسی طرف زمین میں چل پھر نہیں
سکتے ناواقف ان کے نہ سوال کرنے
سے ان کو غنی گمان کرتا ہے تو ان کو
چہرے سے پہچانتا ہے وہ سوال کرنے
سے لوگوں سے چمٹتے نہیں۔ (قرآن)

عبداللہ ابن سلام کے اسلام لانے کے بعد یہودیوں نے اوس خزرج کے چند

عه مسند امام حنبل

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

لوگوں کو بہکا کر منافق بنالیا جن کا یہ کام تھا کہ وہ مسلمانوں سے لڑتے تھے اور کفر و کفریات پر اصرار کرتے تھے ان منافقین کے سردار عبداللہ ابن ابی۔ وجد بن قیس وحرث بن سہیل و عباد بن حنیف (اہل مسجد ضرار) تھے اور یہودیوں میں جو بظاہر اسلام کے خیر خواہ اور خفیہ طور سے کفر و کفریات میں ڈوبے ہوئے تھے۔ سعد بن غنس و زید و رافع و رفاعہ بن زید و کنانہ وغیرہم مسلمانوں کے دشمن تھے۔"

معاہدہ و دستور پہلی ہجری میں رسول اللہ صلعم نے مدینہ کے سب قبائل سے ایک معاہدہ کیا جس میں یہود بھی شامل تھے[۱]۔ معاہدہ کا مضمون یہ تھا:۔

محمد رسول اللہ کی طرف سے کل مسلمانوں کے ساتھ وہ قریشی ہوں یا مدنی اور چاہے وہ کسی قبیلے سے ہوں (لیکن ہمارے شریک رہنا چاہیں) یہ معاہدہ کیا جاتا ہے کہ سب مل کر ایک قوم سمجھے جائیں گے امن اور لڑائی کی حالت میں سب مسلمانوں کے لئے یکساں ہوں گے ان میں کسی کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ خود ہی لڑائی چھیڑیں اور خود ہی صلح کریں۔ یہودی جو ہمارے انتظام میں رہنا چاہیں ان کی حفاظت ہر حالت میں ہمارا فرض ہوگا ان کے حق مسلمانوں کی طرح ہوں گے یہاں جتنی قومیں آباد ہیں

۱؎ ابن ہشام صفحہ ۳۴۱

وہ سب ایک نظر سے دیکھی جائیں گی ہر شخص کو اس کے مذہب کی آزادی ہوگی مجرم کو (خواہ وہ یہودی ہو یا مسلمان) سزا دی جائے گی اور اس میں امیر غریب کسی کی رعایت نہ کی جائیگی پہلے کے تمام جھگڑے باقی نہ رہیں گے اور آئندہ کوشش کی جائے گی کہ لوگ باہم اتفاق رکھیں۔

مکہ سے ہجرت کے بعد پہلے سال میں قریش کے غیظ و غضب کی وجہ سے مسلمان ہر دم خطرہ میں تھے اور جب آنحضرت صلعم قرب وجوار کے قبائل سے اس امر کے معاہدے کر رہے تھے کہ وہ مسلمانوں کے دشمنوں سے کچھ واسطہ نہ رکھیں اس وقت کرز بن جابر فہری نے جو مکہ کے سرداروں میں سے تھا مدینہ کی چراگاہ پر چھاپہ مارا[۱] اور رسول اللہ صلعم کے بہت سے مویشی لوٹ کر لے گیا اس کا پیچھا کیا گیا مگر وہ ہاتھ نہیں آیا شروع شروع میں جب آپ مدینہ تشریف لائے تو صحابہ جاں نثاری کی بنا پر راتوں کو آپ کے گرد پہرہ دیا کرتے تھے ایک رات صحابہ آپ کے خیمہ کے گرد پہرہ دے رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

اور اللہ لوگوں سے تیری حفاظت کرے گا۔
(قرآن)

آپ نے اس وقت خیمہ سے باہر سر نکالا اور پہرہ والوں کو خطاب کر کے فرمایا

۱؎ ابن ہشام مطبوعہ یورپ صفحہ ۴۲۳ و ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۸۶ و ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۴

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

"لوگو واپس جاؤ خدا نے میری حفاظت کا فرض خود اپنے ذمہ لے لیا ہے۔[1]"

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ میں آکر اقامت پذیر ہوئے تو ان کے پاس کوئی ساز و سامان اور مال و اسباب نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ پریشان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تسلی کے لئے فرمایا۔[2]

کیا تم کو خیال ہے کہ جنت میں
چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر آئے
ہیں احوال ان کے جو آگے ہو چکے
تم سے پہنچی ان کو سختی اور تکلیف
اور جھڑ جھڑائے گئے یہاں تک کہ
کہنے لگا رسول اور جو اس کے ساتھ
ایمان لائے کب آوے گی مدد اللہ کی
سن رکھو مدد اللہ کی نزدیک ہے۔ (قرآن)

مدینہ میں آنحضرتؐ کو تشریف لائے ہوئے کچھ دن ہوئے تھے۔ معلوم ہوا کہ ایک شخص ابو جہینہ ہے وہ دو طرح کے ماپ رکھتا تھا ایک سے تو مال لیا کرتا اور دوسرے سے دیا کرتا اس وقت یہ آیت اتری:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ	ان لوگوں کی خرابی ہوگی جو ماپ
الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا	تول میں کمی کرتے ہیں جب وہ لوگوں

۱؎ صحیح بخاری (سیرت النبی جلد سوم صفحہ ۴۵۲) ۲؎ تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۲۴

عَلَى النَّاسِ	سے ماپ کرلیں تو پورا لیتے ہیں اور
يَسْتَوْفُونَ .	جب ان کو ماپ یا تول کر دیں تو
(سورہ مطففین پ۳۰)	کم دیتے ہیں:

اسلام کی پہلی مہم قیام مدینہ کے سات ماہ بعد رمضان میں پہلا جھنڈا حضرت حمزہؓ کو دے کر مقام عیص بھیجا تاکہ وہ اس قریشی قافلہ سے متعرض ہوں جو شام سے مکہ جا رہا تھا جنگ کی نوبت نہ آئی اور حضرت حمزہؓ واپس لوٹ آئے اسی سال حضورؐ نے حضرت عائشہؓ کو اہل بیت میں داخل کیا۔[1]

تفصیل ارکان اسلام

فرضیت نماز مکہ میں آنحضرت صلعم کی بعثت کے ساتھ ہی نماز فرض ہوئی تھی چنانچہ دوسری وحی میں حکم آیا:

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ	اور اپنے پروردگار کی بڑائی کر۔

اس تکبیر سے مقصود بجز نماز کے اور کیا ہو سکتا ہے ... صرف رات کو دیر تک نماز پڑھتے رہنے کا حکم تھا دن میں کوئی نماز فرض نہیں ہوئی تھی چنانچہ سورہ مزمل میں ہے:

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ	اے کملی اوڑھ کر سونے والے
اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا	رات کو تھوڑی دیر کے علاوہ
نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ	ساری رات اٹھ کے نماز پڑھا کر
مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ	آدھی رات تک یا اس سے بھی

۱؎ التنبیہ والاشراف

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝

(سورہ مزمل)

کچھ کم یا اس سے بھی بڑھا دے اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھ ہم عنقریب تجھ پر ایک بھاری بات ڈالنے والے ہیں۔ (یعنی شریعت کے مفصل احکام اتارنے والے ہیں) رات کا اٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور یہ وقت دعا کے لئے مناسب بھی زیادہ ہے دن کو تجھ کو زیادہ شغل رہتا ہے: اپنے پروردگار کا نام لے اور سب سے علحدہ ہو کر اسی کا ہو رہ۔

اس کے بعد صبح و شام کی دو دو رکعتیں اور فرض ہوئیں سورۂ دہر میں ہے:۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝

(سورہ دہر)

صبح و شام خدا کا نام لیا کرو اور رات کے وقت دیر تک اس کو سجدہ کیا کرو اور اسی کی تسبیح بیان کیا کرو۔

رات کو دیر تک نماز پڑھنے کا جو حکم تھا...... ایک سال تک اس پر عمل رہا پھر حکم ہوا:۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ڮ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

(مزمل)

تیرا پروردگار جانتا ہے کہ دو تہائی رات سے کم اور آدھی رات اور تہائی رات تک نماز پڑھا کرتا ہے اور کچھ لوگ اور تیرے ساتھ خدا ہی رات اور دن کا اندازہ کرتا ہے اس نے جان لیا کہ تم اس کو گن نہیں سکتے تم پر اس نے مہربانی کی اب جتنا ہو سکے اتنا ہی قرآن نمازیں پڑھا کرو۔ اس نے جان لیا کہ تم میں بیمار بھی ہوں گے مسافر بھی ہوں گے جو خدا کی روزی ڈھونڈنے کو سفر کریں گے اور لوگ خدا کی راہ میں سفر جہاد بھی کریں گے بس جتنا ہو سکے اتنا ہی پڑھو۔

رات کی اس نفل نماز کا نام تہجد ہے نماز تہجد کے نفل ہو جانے کے بعد فجر، مغرب، عشاء، تین وقت کی نمازیں فرض ہوئیں۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ

(ھود)

دن کے دونوں (ابتدائی اور انتہائی) حصوں میں (یعنی فجر و مغرب) اور تھوڑی رات گزرنے کے بعد نماز پڑھا کرو۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

نبوت کے پانچویں سال پانچ وقت کی نمازیں فرض ہوئیں۔

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۔ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۔ (اسریٰ)

نماز کے اوقات زوال آفتاب سے لے کر ظلمت شب تک ہیں (ظہر، عصر، مغرب، عشاء) اور صبح کی نمازیں سب جمع ہوتے ہیں اور رات کو تہجد پڑھ یہ تیرے لئے مزید ہے۔

مگر رکعتیں دو ہی رہیں[1]

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ (سورۃ قٓ)

پس ان (مخالفوں) کے کہنے پر (اے رسول) صبر کر اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے (صبح) اور اس کے ڈوبنے سے پہلے (عصر) اپنے پروردگار کی تسبیح کر اور کچھ رات گئے پر (عشاء) اس کی تسبیح کر اور (آفتاب کے سجدہ کرنے کے بعد (غروب کے بعد یعنی مغرب کے وقت اس کی تسبیح کر)

[1] ملخص از سیرۃ النبی حصہ دوم

روزہ ۲ھ میں فرض ہوئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سال قیام کرتے ہوئے مدینہ میں گزرے تو ۲ھ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے اس سے پیشتر مثل یہود کے مسلمان روزہ رکھتے تھے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرہ)

مسلمانو روزہ تم پر اس طرح فرض ہوا جس طرح تم سے پہلے قوموں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (بقرہ)

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو انسانوں کے لئے سرتاپا ہدایت، ہدایت کی دلیلیں اور حق و باطل میں فارق بن کر آیا تو جو اس رمضان کو پائے وہ مہینہ بھر روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ دوسرے دنوں میں رکھ لے خدا آسانی چاہتا ہے سختی نہیں تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور یہ روزہ اس لئے فرض ہوا تاکہ تم خدا کے اس

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

ہدایت دیئے پر اس کی بڑائی کرو
اور تاکہ تم شکر بجا لاؤ۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔ (بقرہ)
اور جو بہ مشکل روزہ رکھ سکتا ہو وہ ایک مسکین کو کھانا فدیہ دے۔

سحری

۲ھ کے بعد حرمہ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلعم کے حضور میں ایک دن دوپہر کو آئے روزے کی وجہ سے پریشان تھے رسول خدا نے فرمایا کہ اے ابو قیس آج تمہارا چہرہ خشک کیوں ہے انہوں نے عرض کیا کہ میں کل دن بھر باغ میں پانی بھرتا رہا پھر گھر میں آیا تو کھانا کھانے سے پہلے سوگیا (سونے کے بعد پھر اٹھکر کھانا کھانے کی اجازت نہیں ہے لہذا کل شب کو بھی میں نے کچھ نہیں کھایا آج روزہ پر روزہ ہے اس وجہ سے آج مجھکو تکلیف زیادہ ہے پس ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔[1]

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْاَسْوَدِ۔ (بقرہ)
کھاؤ پیو یہاں تک کہ سفید تاگہ (یعنی صبح کی سفیدی) سیاہ تاگہ (یعنی رات کی سیاہی) سے علحدہ معلوم ہونے لگے۔[1]

براء بن عازب سے نقل ہے کہ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے

---

[1] اسد الغابہ "اس سے پہلے رمضان کی رات میں سونے کے بعد اٹھکر کھانا پینا جائز نہ تھا۔"

تو آدمی رات کو بھی عورتوں سے مباشرت نہ کرتے لیکن چند آدمیوں (عمر کعب بن مالک وقیس) نے ایسا کیا اور پشیمان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ۔ (بقرہ)
رمضان میں رات کو عورت سے جماع کرنا تمہارے لئے حلال ہے اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے اوپر تکلیفیں اٹھاتے ہو لہذا مہربانی کی اور تم کو بخشش کی اب اپنی عورتوں سے مباشرت کرو اور اپنی اولاد کی امید کرو۔

کفارہ قسم

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ (سورہ مائدہ)
تو تین دنوں کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب قسم کھا بیٹھو اور اپنی قسموں کا لحاظ رکھو؛

اگر کوئی ذمی کسی مسلمان کے ہاتھ سے قتل ہوجائے تو اس مسلمان پر خون بہا یعنی ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا لازم آتا ہے اگر غلام آزاد کرنے کی صلاحیت نہ ہو"

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
تو اس گناہ کو اللہ سے بخشوانے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

تَوبَةً مِّنَ اللّٰهِ (نساء)
کے لئے دو مہینے کے لگاتار روزے رکھو۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (زمر)
صبر کرنے والوں کو مزدوری بے حساب پوری کی جائے گی۔

زکوٰۃ گذشتہ مذاہب میں

بنی اسرائیل سے خدا کا وعدہ جو تھا اس میں نماز اور زکوٰۃ دونوں تھیں

اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ (بقر)
ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا تھا کہ کھڑی رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ۔

حضرت اسمٰعیل کے ذکر میں ہے۔

وَکَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا (مریم)
اور وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتا تھا اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھا۔

اور حضرت عیسٰی فرماتے ہیں:

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا۔ (مریم)
اور حکم کیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے کہ میں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں یعنی خدا کی بندگی کرتا رہوں خیرات دوں جب تک میں جیتا رہوں۔

اسلام میں نماز کے بعد ہی سب سے اہم فریضہ زکوٰۃ کا ہے نماز

حقوق الٰہی میں سے ہے اور زکوٰۃ حقوق عباد میں ان دونوں فریضوں کا باہم لازم و ملزوم اور مربوط ہونا اس حقیقت کو منکشف کرتا ہے کہ اسلام میں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق عباد کا بھی نکیساں لحاظ رکھا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بیس مقامات پر "اقام الصلوٰۃ" کے بعد ہی" ایتا الزکوٰۃ" آیا ہے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت تین باتوں پر کی تھی۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا ۵ھ میں وفد عبدالقیس آستانہ نبوت پر حاضر ہوا اور تعلیمات اسلام کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپؐ نے اعمال میں پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کو جگہ دی۔ ۹ھ میں آنحضرتؐ نے حضرت معاذ کو اسلام کا داعی بنا کر یمن بھیجا ہے تو اسلام کے مذہبی فرائض کی یہ ترتیب بتائی کہ پہلے ان کو توحید کی دعوت دینا جب وہ یہ جان لیں تو ان کو بتانا کہ دن میں پانچ وقت کی نماز ان پر فرض ہے جب وہ نماز پڑھ لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے دولتمندوں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جائے گی سورہ مدثر کے بعد سورہ مزمل اتری اس میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور جو تم آگے بھیجو گے اپنے واسطے اس

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۔ (مزمل)

کو خدا کے پاس بہتر اور ثواب میں زیادہ پاؤ گے۔

مصارف

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۔ (توبہ)

زکوٰۃ کا مال تو غریبوں مسکینوں اور زکوٰۃ کے صیغہ میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کے لئے ہے جن کے دلوں کو اسلام کی طرف ملانا ہے اور گردن چھڑانے میں جو تاوان بھریں ان میں اور خدا کی راہ میں اور مسافر کے بارے میں یہ خدا کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور خدا جاننے والا ہے (اس لئے اس کی یہ تقسیم علم و حکمت پر مبنی ہے)۔

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ

ان مفلسوں کو دینا ہے جو اللہ کی راہ میں اٹک رہے ہیں اور زمین میں (روزی حاصل کرنے کے لئے) چل پھر نہیں سکتے ناواقف ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے ان کو بے احتیاج سمجھتے ہیں تم ان کو ان کے چہروں سے پہچانتے

النَّاسَ إِلْحَافًا (بقر)

ہو کہ وہ حاجتمند نہیں وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے

صدقات

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ

خدا سود کو گھٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے۔

لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ (بقر)

تم اپنی خیرات کو احسان رکھ کر یا طعنہ دے کر برباد نہ کرو۔

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (بقر)

اگر تم صدقہ کو کھلم کھلا دو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اس کو چھپا کر نقرار کو دو تو یہ بہت ہی اچھا ہے

بخل

وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ (محمد)

اور جو بخل کرتا ہے وہ اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے اللہ تو غنی ہے اور تم ہی محتاج ہو۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ (توبہ)

وہ لوگ جو سونا اور چاندی گاڑ کر رکھتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی بشارت ہے۔

خیرات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن

مسلمانوں اپنی کمائی سے اور اس

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّآ أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ (بقرہ)

چیز سے جو تمہارے لئے ہم نے زمین سے نکالی ہے بہتر حصہ خیرات کرو اور اس میں سے ردی مال کی خیرات کا قصد نہ کرو حالانکہ اگر وہی تم کو دیا جائے تو خود تم نہ لوگے لیکن یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ یقین کرو کہ خدا تمہاری اس قسم کی خیرات سے بے نیاز ہے اور وہ خوبیوں والا ہے۔

سورہ بقر میں صدقات و خیرات کے علاوہ کثیر التعداد احکام نازل ہوئے منجملہ ان کے بیع سلم بھی ہے اس سورہ کا نزول ۱ھ یا ۲ھ ہے اس کا اکثر حصہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے بعض آیات آنحضرت صلعم کی آخری زندگی میں نازل ہوئی تھیں۔

بیع سلم حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ بیع سلم میں ناپ تول اور مدت بیع کا معلوم ہو جانا ضروری ہے سفیان ثوریؒ نے بواسطہ مجاہد کے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت بیع سلم کی جائز ہونے کے حکم میں نازل ہوئی۔

کسی چیز کی قیمت پیشگی دے کر وہ چیز کچھ مدت کے بعد لیجا دے تو

تو اس کو بیع سلم کہتے ہیں۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْٓا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ

مسلمانو! جب تم ایک میعاد مقررہ ادھار کا لین دین کرو تو اس کو لکھ لیا کرو الخ (بقرہ)

زکوٰۃ کے فرض کے ساتھ مقیم کی نمازیں دو رکعت بڑھائی گئیں جس سے چار رکعتیں پوری ہوئیں اس سے پیشتر مکہ میں دو ہی رکعتیں نماز مسافر و مقیم کے لئے تھیں۔

اذان حضرت عمرؓ کے مشورہ سے اذان کا طریقہ مقرر کیا گیا حضرت بلالؓ نے آنحضرت صلعم کے حکم سے اذان دی۔

منافقین اللہ تعالیٰ نے منافقین کا نقشہ یہ کھینچا ہے۔ کچھ لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو (منہ سے تو) کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر مگر ان کو یقین نہیں ہے اللہ اور مومنوں سے دغا بازی کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو دغا دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ان کا دل بیمار تھا اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ بیمار کر دیا اور جھوٹ بولنے کی سزا میں دکھ کی مار پڑے گی۔ جب ان سے کہو ملک میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں سن لو یہی لوگ فسادی ہیں پر نہیں سمجھتے اور جب ان سے کہو ایمان لاؤ جس طرح اور (سچے) لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کیا (ہم بھی سادہ لوح بن جائیں) جس طرح سادہ لوح ایمان لائے ہیں ہم بھی ایمان لائیں سن لو وہ خود سادہ لوح ہیں

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

پھر نہیں جانتے اور یہ لوگ جب (پہلے) ایمانداروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایماندار ہیں اور جب اکیلے میں اپنے شیطانوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں (اجی) ہم تو دل لگی کرتے ہیں۔ اللہ اُن سے استہزا کرتا ہے اور ان کو سراب میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے راہ کے بدلے گمراہی مول لی تو یہ ان کو اس سوداگری میں کچھ نفع نہ ہوا نہ انہوں نے راہ پائی۔ (لبقرہ ع ۲)

مرتدوں کی سزا

عرنیہ ایک قبیلہ تھا وہاں کے چند لوگ مسلمان ہوکر مدینہ آئے آب وہوا ناموافق ہونے سے بیمار ہوگئے آنحضرتؐ نے ان کو اجازت دی کہ مدینہ سے باہر جاکر جہاں صدقہ کے جانور رہا کرتے تھے رہیں اونٹ کا دودھ اور بول پئیں تو اچھے ہوجاویں گے وہ وہاں گئے اور تندرست ہوکر اس احسان کا یہ بدلہ دیا کہ مسلمان چرواہوں کو مار کر اونٹوں کو بھگا لے گئے اور اسلام سے بھی پھر گئے آنحضرت صلعم نے اُن کے تعاقب میں سوار روانہ کئے اور پھر ان کو پکڑوا بلوایا۔

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ	جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے
یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ	رسول سے لڑتے ہیں اور ملک
وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ	میں دند مچانے کو دوڑتے پھرتے

فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ	ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ (ایک
یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ	ایک کرکے) مار ڈالے جائیں یا
وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ	سولی دے دیئے جائیں یا ایک
یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ	طرف کا ہاتھ دوسرے طرف کا
ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی	پاؤں ان کا کاٹا جائے یا قید کئے
الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ	جائیں یا دیس نکالا ہو۔ یہ تو دنیا
عَذَابٌ عَظِیْمٌ اِلَّا الَّذِیْنَ	میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت
تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا	میں ان کو بڑی مار پڑے گی مگر جو
عَلَیْھِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ	لوگ تمہارے ہاتھ میں آنے سے
اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	پہلے توبہ کرلیں تو جان رکھو اللہ
(مائدہ ع ۵ ۔ ۹)	بخشنے والا مہربان ہے۔

غزوات وسرایا

ہجرت مدینہ سے پیشتر ۱۳ برس بعثت نبوت سے آنحضرت صلعم مکہ میں رہے تو کل سو سوا سو آدمی یا کچھ کم وبیش مسلمان ہوئے تھے جن کو مشرکین مکہ نے ایذائیں دیں مسلمان مکہ سے مدینہ آگئے تو یہاں بھی کفار مکہ اپنی شرارت سے ان کو تکالیف پہنچاتے رہے آخرش انتقام اور مدافعت کے لئے یہ پہلی آیت جہاد نازل ہوئی۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ	حکم ہوا تم پر لڑائی کا اور وہ بری
تا	لگتی ہے تم کو شاید تم کو بری لگے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

ایک چیز اور وہ بہتر ہو تم کو
اور شاید تم کو خوش لگے ایک چیز
اور وہ بری ہو تم کو اور اللہ جانتا
ہے تم نہیں جانتے۔

(بقرہ ع ۲۵)

سریہ سعد ۱ھ

مدینہ میں مسلمان مہاجرین کو گو آزادی وطانیت نصیب ہوئی مگر قریش مکہ کے حملے کا خطرہ ہر وقت موجود تھا آنحضرت صلعم نے پیش بینی کے خیال سے حضرت عبیدہ بن الحارث کو ۶۰ یا ۸۰ سواروں کے ساتھ غنیم کی نقل وحرکت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا حضرت سعد بن وقاص بھی اس جماعت میں شامل تھے غرض کہ دورہ کرتے ہوئے حجاز کے ساحلی علاقہ میں قریش کی بڑی تعداد سے مقابلہ ہوگیا اس طرف سے صرف تجسس مقصود تھا۔ جنگ پیش نہ آئی مگر حضرت سعد بن وقاص نے ایک تیر چلا ہی دیا۔[1]

دوسری مرتبہ حضرت سعد بن وقاص کی زیر قیادت آٹھ مہاجرین کی جماعت تجسس کے لئے روانہ کی گئی چنانچہ یہ مقام فرار تک دورہ کرکے واپس آگئے۔

اس کے بعد عبداللہ بن حجش اسدی کو آٹھ آدمیوں کی ہمراہی

---

[1] سیرت ابن ہشام

میں مکہ کی طرف روانہ کیا اور آنحضرت صلعم نے سربمہر فرمان ان کو دیکر ہدایت فرمائی کہ دو روز سفر کرنے کے بعد اس کو کھول کر پڑھیں اور اس کی ہدایتوں پر عمل کریں انہوں نے حسب ہدایت دو روز کے بعد پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ مکہ اور طائف کے درمیان جو نخلستان ہے وہاں پہنچکر قریش کی نقل وحرکت کا پتہ چلائیں۔

حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں کو فرمان کا مضمون سنا کر کہا میں کسی کو مجبور نہیں کرتا جس کو شہادت منظور ہو وہ ہمراہ چلے ورنہ واپس جائے۔ حضرت سعد بن وقاص اور تمام دوسرے ساتھیوں نے جوش کے ساتھ سمعاً وطاعۃً کہا لیکن دور جانے کے بعد عتبہ بن عزدان اور سعد بن وقاص کا اونٹ جو مشترکہ طور پر دونوں کی سواری میں تھا گم ہوگیا اور اس طرح وہ دونوں پیچھے رہ گئے عبداللہ بن حجش نے نخلستان میں پہنچکر قریش کے ایک قافلے سے جنگ کی اور مال غنیمت اور قیدیوں کے ساتھ مدینہ واپس آئے چونکہ یہ وہ مہینہ تھا جس میں رسماً جنگ ممنوع سمجھی جاتی تھی اس لئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ پر ناپسندیدگی ظاہر کی اور فرمایا میں نے تمہیں جنگ کا حکم نہیں دیا تھا مسلمانوں نے عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کو ملامت کی لیکن وحی الٰہی نے اس مسئلہ کو اس طرح صاف کردیا:۔

لوگ تم سے ماہ حرام کی نسبت

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
تا
وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ
(بقرہ ع ۲۷)

پوچھتے ہیں کہ اس میں لڑنا جائز ہے کہہ دو اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور خدا کی راہ سے روکنا اور اس کا نہ ماننا اور مسجد حرام سے باز رکھنا اور اس کے اہل کو اس سے نکال دینا خدا کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر ہے اور فتنہ کشت و خون سے بھی زیادہ برا ہے۔"

قریش فدیہ دے کر اپنے قیدیوں کو چھڑانے آئے لیکن اس وقت تک عتبہ بن غزوان اور سعد بن وقاص کا کچھ پتہ نہ تھا اس لئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تک یہ دونوں صحیح سلامت پہنچ نہ جائیں تمہارے قیدی رہا نہ ہوں گے غرضیکہ یہ دونوں آگئے تو مشرکین چھوڑ دیئے گئے۔[1]

مدینہ میں اسلام کا چرچا پھیلا تو یہود و نصاریٰ نے اسلام کو بدنام اور بے اثر کرنے کی ایک تدبیر یہ سوچی کہ لوگ جھوٹ موٹ اگر مسلمان اور پھر چند روز کے بعد مرتد ہو جائیں تاکہ اسلام کی بدنامی ہو اور خیال ہو کہ اگر یہ سچا مذہب ہے تو قبول کر کے کیوں چھوڑا

ع۱ مہاجرین صفحہ ۱۳۴ اور تفسیر کبیر جلد ۱

جاتا ہے چنانچہ اس سازش کو اللہ تعالیٰ اس آیت سے ظاہر فرماتے ہیں:۔

وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (آل عمران ع ۸)

اور اہل کتاب میں ایک گروہ کہتا ہے کہ مسلمانوں پر جو اترا ہے اس پر صبح کو ایمان لاؤ اور شام کو اس سے پھر جاؤ شاید کہ وہ لوگ (مسلمان) بھی پھر جائیں۔

چنانچہ اس سازش کے مطابق ایک عیسائی نے اسلام قبول کیا اور سورہ بقر اور سورہ آل عمران پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت وحی کی خدمت اس کے سپرد کی چند روز کے بعد وہ مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے محمدؐ کو جو کچھ کہہ دیا ہے وہ اس کے سوا کچھ نہیں جانتے خدا نے اپنی نشانی ظاہر کی اور موت نے بہت جلد اس کی افترا پردازی کا خاتمہ کر دیا۔[1]

کاتب وحی

آپ کا پہلا کاتب وحی عبداللہ بن سعد بن ابی فرح تھا یہ مرتد ہو گیا اور تمام لوگوں میں یہ کہنے لگا کہ وحی تو مجھ پر بھی آتی ہے اور مدینہ سے مکہ لوٹ گیا اسی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ افترا کرے یا یہ کہے

ع۱ سیرت النبی حصہ سوم ص ۸۹

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ (الانعام)

کہ میرے اوپر وحی نازل کی گئی ہے حالانکہ ان پر کچھ بھی نہیں نازل ہوتا۔

سنۃ الامر ۲ھ

تحویل قبلہ ۲ھ مکہ کے قیام کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کی طرف اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ کعبہ اور بیت المقدس دونوں سامنے آجاتے تھے مدینہ میں آپ تشریف لاکر قریباً سولہ سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے مگر آپ کی خواہش تھی کہ قبلہ کی سمت کعبہ قرار دیا جائے ۲ھ میں جب کہ آپ اسی خیال سے نماز میں آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے[1]

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ (بقرہ)

تیرا منہ آسمان کی طرف پھرنا ہم دیکھ رہے ہیں پھر ہم ضرور تجھکو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے تو راضی ہے پس اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر اور جہاں کہیں تم ہو پس اپنے چہروں کو اس کی طرف پھیر لیا کرو۔

[1] صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قولہ عزوجل اتخذوا من مقام ابراہیم مصلےٰ۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے اس کی تعمیل کی بیت المقدس کی طرف سے رخ پھیر کر کعبہ کی طرف رخ کر لیا اور مسلمانوں کے لئے کعبہ کی سمت کو قبلہ قرار دیا گیا۔ قبلہ کی اس تبدیلی سے مدینہ کے یہود اور نصاریٰ اور بعض مسلمانوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں ان کے خیال میں قبلہ کی تبدیلی سے بیت المقدس کی اہمیت میں فرق آرہا تھا اس پر ایک اور آیت کا نزول ہوا:

سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (بقرہ ۱۲۴)

لوگوں میں سے کم عقل تو کہیں گے ہی کہ ان کے اس قبلہ سے پھر جانے کی کیا وجہ ہوئی جس پر وہ لوگ پہلے سے تھے کہہ دے مشرق اور مغرب اللہ ہی کے واسطے ہے جس کو وہ چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

غزوہ بدر مدینہ میں بدر کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

بجز معذوروں کے وہ لوگ جو بیٹھ رہے اور وہ لوگ جو خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں برابر نہیں ہو سکتے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً (سورہ نساء)

خدا نے مہاجرین کو جو مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں درجہ میں فضیلت دی ہے۔

حالات غزوہ بدر

۲ھ میں مکہ کا تجارتی قافلہ شام روانہ ہوا جو فوجی مہم کی شان لئے ہوئے تھا عورتوں تک نے اس تجارتی قافلہ سے دلچسپی لی تھی مکہ کے ہر فرد نے جس کے پاس جو کچھ زر نقد تھا وہ سب اس قافلہ کے حوالے کیا تھا یہ قافلہ ابو سفیان جیسے تجربہ کار قافلہ سالار کی ماتحتی میں بھیجا گیا تھا۔ اس زمانہ میں آنحضرت صلعم کی دیکھ بھال کی مہم میں عبد اللہ ابن جحش اور قریش کے ایک گروہ سے جھڑپ ہوگئی تھی جس میں ایک قریشی عمرو ابن جعفری مارا گیا تھا یہ مکہ کے آتش خو لوگوں کے لئے ایک بہانہ تھا کہ مدینہ کو تباہ و برباد کیا جائے کفار مکہ نے اپنے شامی قافلے کی حفاظت کے نام سے ایک جنگی لشکر مرتب کرکے مدینہ کی طرف روانہ کیا اور مقام بدر جو مدینہ سے اسّی میل کے فاصلے پر ہے وہاں آکر مقیم ہوگیا اس لشکر میں ایک ہزار آدمی سات سو اونٹ اور ایک سو سوار تھے اس کے بعض سپاہی زرہ پوش تھے اس فوج کے ساتھ گانے والی عورتیں اور باجے گاجے بھی تھے اس لشکر میں سربرآوردہ لوگ ابوجہل۔ امیہ بن خلف۔ عباس بن عبد المطلب۔ حرث ابن عامر نضر ابن حارث وغیرہ۔

موجود تھے اور عتبہ بن ربیعہ اس فوج کا سپہ سالار تھا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اس لشکر کے ارادہ کی نسبت ارشاد ہے۔

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۤءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (توبہ)

مثل ان لوگوں کے جو اپنے گھروں سے آدمیوں کو مغرورانہ دکھاوے اور ان کو اللہ کی راہ سے روکتے ہوئے نکلے۔

آنحضرت صلعم کو اس فوج گراں کے حملہ کی خبر ملی آپ نے اس سلسلہ میں جو اقدام کیا اس کے متعلق علامہ ابن اثیر اسد الغابہ میں لکھتے ہیں:

جبکہ بدر کی طرف قریش کے کوچ کی خبر مشہور ہوگئی تو رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور قریش کے گروہ کو روکنے کے متعلق آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلعم کی تائید کی۔ ایک فریق کفار مکہ کے مقابلہ سے گھبرانے لگا اور نکل کر مقابلہ کرنے اور کفار کو روکنے کے متعلق رسول اللہ سے حجت کرنے لگا کہ ہمیں مدینہ میں محصور ہوکر حملہ کی مدافعت کی جائے آپ نے انصار کی طرف خطاب کیا۔ حضرت مقداد ابن اسود نے کہا یا رسول اللہ ہم ایسا نہیں کریں گے جیسا کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ تو اور تیرا رب دونوں جاکے لڑو۔ بلکہ ہم آپ کے آگے پیچھے داہنے بائیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان لڑیں گے۔ رسول اللہ صلعم نے ان کا کلام سنا اور خوشی سے آپ کا چہرہ مبارک چمک گیا۔[1]

---

[1] صحیح بخاری کتاب المغازی (عن ابن مسعود)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَاِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ

اور یہ کہ ایک فریق مومنوں کا البتہ کراہت کرنے والوں کا ہے حق ظاہر ہونے کے بعد تجھ سے جھگڑتے ہیں گویا کہ موت کی طرف ہنکائے جاتے ہیں اور وہ دیکھ رہے ہیں۔

غرضکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ مہاجرین اور دو سو چالیس انصار کو ہمراہ لے کر ۱۲ رمضان ۲ھ کو مدینہ سے حملہ آور قریش کی پیش قدمی روکنے کے لئے روانہ ہوئے اور حضرت ابوالبابہ ابن عبدالمنذر کو اپنی عدم موجودگی میں مدینہ کا حاکم مقرر فرمایا، ۱۷ رمضان کو بدر پہنچ گئے:

إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلَٰكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا

یہ وقت تھا کہ تم (میدان جنگ) کے قریب کے سرے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف کو (دریا کے کنارہ پر) تھا اگر تم نے آپس میں لڑائی کا وعدہ کیا ہوتا تو تم سے ضرور وقت کی پابندی میں فرق پڑ جاتا مگر یکایک ایک دوسرے سے مڈبھیڑ ہوگئی تاکہ خدا کو جو کچھ

(انفال ۸ آیت ع ۲) کرنا منظور تھا اس کو پورا کردے

فریقین محض اتفاق سے ایک دوسرے کے قریب خیمہ زن ہو گئے تھے اسی وقت اور اسی جگہ مسلمانوں نے فوج قریش سے جنگ کرنے کی بجائے بطور انتقام یا بغرض تلافی نقصانات قافلہ پر حملہ کرنا چاہا تھا۔

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَن يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ (الانفال)

اور جب اللہ تم سے دو گروہ میں سے ایک کا وعدہ کرتا ہے کہ تمہارے واسطے ہے تم چاہتے ہو کہ بے شوکت والا گروہ تم کو مل جائے اور اللہ کا ارادہ ہے کہ حق کو اپنے حکم سے ثابت کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

مگر رسول اللہ صلعم کی توجہ مکہ کی حملہ آور فوج کی طرف تھی ادھر شام سے لوٹ کر ابوسفیان والا قافلہ تجارت دوسری طرف سے مدینہ سے بچ کر نکل گیا اور مکہ پہنچ گیا۔

عتبہ کی فوج مکہ میدان جنگ میں پہلے پہونچ کر پانی کے موقعہ پر قابض ہو چکی تھی اور مسلمانوں کی فوج کو ایسا مقام میسر آیا جہاں پانی کا نام تک نہ تھا اور ریت ہونے کے سبب سے اونٹوں کے پاؤں زمین میں دھنسے جاتے تھے مگر حضرت حباب ابن منذر کے مشورہ سے ذرا آگے بڑھ کر ایک چشمہ پر قبضہ کر لیا گیا پھر

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل کیا اور مینہ برسا دیا جس سے گرد جم گئی اور چھوٹے چھوٹے حوض بنا کر ان میں وضو اور غسل کے لئے پانی روک لیا گیا یہاں رات کو مسلمانوں نے آرام کیا۔

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ	اور جن کے خدا نے آسمان سے
مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ (الانفال)	پانی برسایا کہ تم کو پاک کرے۔

صبح کو دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا۔

محمد ابن جبیر کی روایت ہے کہ دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہونے سے پہلے آنحضرت صلعم نے حضرت عمرؓ کے ذریعہ سے قریش کے پاس پیام بھیجا کہ تم لوگ واپس چلے جاؤ کیونکہ ہم لڑائی روکنے والے کو دوست رکھتے ہیں ایسا کرنے سے تم ہمارے دوست ہو جاؤ گے اور تم لوگوں سے جنگ کرنے سے ہم لڑائی روک دینا زیادہ پسند کرتے ہیں۔[1] قریش کی طرف سے حکیم بن حزام نے رسول اللہ صلعم کے پیام پر توجہ کرنے کا زور دیا مگر ابوجہل نے نہیں مانا۔ آخر تین سو مسلمانوں کے مقابلہ میں ہزار کافروں کی مسلح فوج کھڑی ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ایسا بد حواس کیا تھا کہ مسلمان ان کو دوگنے دکھائی دیتے تھے۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ	حقیقت میں دو مقابل جماعتوں

---

[1] روضۃ الصفا جلد دوم (واقعات سال دوم از ہجری)

فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا	میں ہمارے لئے نشانی ہے ایک
فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي	جماعت ہے کہ اللہ کی راہ میں
سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ	لڑتی ہے اور دوسری کافر (مسلمان
كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ	ان کی نظر میں دوگنے دکھائی دیتے
رَأْيَ الْعَيْنِ وَاللَّهُ	ہیں اور جس کی اللہ چاہتا ہے اپنی
يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ	مدد سے تائید کرتا ہے دیکھنے والوں
مَن يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ	کے واسطے اس میں یقینی نصیحت
لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ (عمران)	ہے۔

غرضکہ پہلے قریش کے لشکر سے تین آدمی نکلے مسلمانوں کی طرف سے تین انصاری گئے قریش کو اتنا تکبر تھا کہ وہ اپنے برابر والے کے سوائے کسی دوسرے سے لڑنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے چلا کر کہا اے محمد (صلعم) ہم مدینے کے کسانوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتے ہمارے مقابلہ میں ہمارے برابر قریشیوں کو بھیجو یہ سن کر رسول اللہ صلعم نے حضرت حمزہ۔ حضرت عبیدہ اور حضرت علیؓ کو میدان میں بھیجا انہوں نے تینوں کافروں کو ذرا سی دیر میں جہنم میں پہنچا دیا یعنی حضرت حمزہ نے عتبہ بن ربیع سپہ سالار قریش کو ختم کیا حضرت عبیدہ بن حارث شیبہ ابن ربیع کے ہاتھ سے زخمی ہوئے حضرت علیؓ نے شیبہ کا کام تمام کر دیا پہلی ہی جنگ میں قریش کے لشکر کا بازو ٹوٹ گیا۔ کیونکہ اس کا سپہ سالار عتبہ بھائی بیٹے سمیت مارا

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

گیا صحیح بخاری میں حضرت علیؓ کا قول ہے کہ بدر کے اس پہلے مقابلہ کے درمیان قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ (حج ۴)	یہ دو جھگڑنے والے اپنے پروردگار کے متعلق جھگڑے۔

اس غزوہ میں دیگر صحابہ کرام کی مانند حضرت ابوعبیدہ بھی سرگرم پیکار تھے ان کے والد عبداللہ اس وقت تک زندہ تھے اور کفار کی طرف سے لڑنے آئے تھے انہوں نے تاک کر خود لخت جگر کو نشانہ بنانا چاہا حضرت ابوعبیدہ تھوڑی دیر تک طرح دیتے رہے لیکن جب دیکھا کہ وہ باز نہیں آتے تو بالآخر جوش توحید نسبی تعلق پر غالب آیا اور ایک ہی ہاتھ میں ان کا کام کر دیا چنانچہ قرآن پاک نے اس انقطاع کا ان الفاظ میں ذکر کیا اور داد دی۔[۱]

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ وَإِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ	تم نہ پاؤ گے اس قوم کو جو خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لائی کہ وہ خدا اور اس کے رسول کے مخالفین سے محبت رکھتے ہوں گو وہ ان کے باپ بیٹے بھائی یا ان کے کنبہ ہی کے کیوں نہ ہوں یہی وہ (مسلمان) ہیں جن کے دلوں کے اندر خدا نے ایمان نقش کر دیا ہے۔

---

[۱] مہاجرین۔

(مجادلۃ ۲۴)	اور اپنے فیضان غیبی سے ان کی مدد کی ہے۔

اب گھمسان کی جنگ شروع تھی انصار میں سے معوذ۔ معاذ دو نوجوانوں نے کفار کے لشکر میں گھس کر ابوجہل سے دنیا کو پاک کیا ادھر ابوالبختری۔ عبیدہ ابن سعد۔ عامر حضرمی۔ امیہ ابن خلف اس کا بیٹا۔ زمعہ ابن اسود۔ عاص ابن ہشام۔ منبہ ابن حجاج یہ سب کفار کے نامور سردار مارے گئے۔ ان کے مارے جانے پر قریش بھاگ کھڑے ہوئے مقتول مشرکین کو ایک کنویں میں ڈال کر مٹی ڈلوادی ۱۸ مسلمان شہید ہوئے جن کو دفن کیا گیا۔ اور ستر کافر مارے گئے مشاہیر قریش میں سے مسلمانوں نے قریب تیس آدمیوں کو گرفتار کیا ان میں سے خاص خاص لوگ یہ تھے۔

عباس بن عبدالمطلب۔ عقیل بن ابوطالب (حضرت علیؓ کے بھائی) ابوالعاص ابن ربیع (آنحضرتؐ کے داماد) ابوالعزیز ابن عمر ولید ابن ولید۔ عمر ابن عبداللہ الجمحی۔ سہیل ابن عمر۔ عقبہ ابن ابی معیط اور نظر ابن حارث۔[۱] چالیس عام مشرکین قریش تھے یعنی ستر مشرک گرفتار کئے گئے۔[۲]

بدر میں ملائکہ کی فوج[۳]

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ	یقیناً بدر میں اللہ نے تمہاری مدد کی اور تم کمزور تھے پھر اللہ سے

---

[۱] روضۃ الصفا۔ [۲] بخاری (براء بن عازب) [۳] ایک روایت ہے کہ اس جنگ کا مشاہدہ کرنے والے بعض لوگوں نے ایک پردار مخلوق کو اپنے سروں پر سے گزرتا ہوا محسوس کیا واللہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

تشکرون (توبة) ڈرو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

مال غنیمت کو عبد بن کعب کے سپرد کیا بوقت مراجعت جسوقت صفرا میں پہونچے مال غنیمت تقسیم کیا اور تمام قیدیوں کی نسبت رسول اللہ صلعم نے حکم دیا کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی جائے مسلمانوں نے اس حکم کے مطابق ان کو بڑے آرام سے رکھا ان کو سواری پر بٹھایا اور خود پیدل چلے آپ خالی کھجوریں کھاکر سو رہے اور ان کو گیہوں کی روٹی کھلائی اور اسیران جنگ کے پاس کپڑے نہ تھے آنحضرت صلعم نے سب کو کپڑے دلوائے۔ آپ نے مدینہ آکر صحابہ سے اسیران جنگ کے معاملہ میں مشورہ فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی سب اپنے ہی عزیز و اقارب ہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے لیکن حضرت عمرؓ کے نزدیک اسلام کے مسئلہ میں دوست دشمن عزیز و بیگانہ قریب و بعید کی تمیز نہ تھی اس لئے یہ رائے دی کہ سب کو قتل کر دیا جائے اور ہم میں سے ہر شخص اپنے عزیز کو آپ قتل کرے۔ آنحضرت صلعم نے صدیق اکبرؓ کی رائے پسند کی فدیہ لے کر چھوڑ دیا اس پر خدا کا عتاب آیا اور یہ آیت اتری:-

لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔ (انفال) — اگر خدا کا نوشتہ پہلے نہ لکھا جاچکا ہوتا تو جو کچھ تم نے کیا اس پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔

آنحضرت صلعم اور ابوبکر صدیقؓ یہ عتاب ربانی سن کر رو پڑے[1]

اس کے بعد یہ حکم آیا:

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا۔ — تو جو تم نے لوٹا ہے اب کھاؤ کہ حلال و طیب ہے۔

بعض قیدی لکھے پڑھے تھے وہ اس شرط پر چھوڑ دیئے گئے کہ مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں بعض مفلس لوگوں کا خود رسول اللہ صلعم نے اپنے پاس سے زر فدیہ ادا کیا۔

مصعب ابن سعد اپنے باپ سعد سے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے روایت کرتے ہیں کہ بدر کے دن وہ ایک تلوار مال غنیمت میں سے لے کر رسول اللہ صلعم کے پاس حاضر ہوئے اور تلوار آپ سے مانگی آپ خاموش ہوگئے جب مال غنیمت کی تقسیم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم آیا تو وہ تلوار ان کو بخش دی گئی:

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَ — تجھ سے غنیمت کے مال کے متعلق سوال کرتے ہیں کہدے غنیمت کا مال اللہ اور اس کے رسول کے واسطے ہے پھر اللہ سے ڈرو اور باہم صلح کرو اور اللہ اور اس کے

---

[1] سیرۃ النبی جلد اول صفحہ ۲۴۲

وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۔ (الانفال)

رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو اور جان لو کہ جو مال غنیمت تم حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کی (سرکار) کے لئے ہے اور رسول کے لئے اور قرابت داروں کے لئے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ۔

جب آنحضرت صلعم جنگ بدر میں کفار قریش پر غالب ہوئے تو مدینے کے یہود میں قینقاع وغیرہ بولے کہ محمد صلعم تم اس پر غرہ مت ہو کہ قریش کے چند آدمیوں پر غالب آگئے ہو وہ تو فنون جنگ سے واقف نہ تھے جس وقت ہم سے لڑوگے تو حقیقت کھلے گی تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۔

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلعم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ان یہود سے کہہ دو کہ ایمان لانا ہو تو لے آؤ ورنہ یقیناً تم بھی عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے شک ہو تو لڑ کر تجربہ کر لو اور مغلوبی ہی کافی نہ ہوگی بلکہ دنیا میں مغلوبی

کی ذلت اور قیامت کے روز جہنم کی طرف دھکیل دیے جاؤ گے وہاں کی ذلت اور دکھ کی مار علیحدہ ہوگی۔[1]

اسی جنگ بدر میں ایک سرخ چادر مال غنیمت کی گم ہوگئی تو منافقین وغیرہ نے آنحضرت صلعم پر گمان کیا کہ وہ چادر آپ کے ہاں رہ گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی :-

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۞ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۞ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

(اور تمہارا گمان غلط ہے) نبی سے ہرگز خیانت نہیں ہو سکتی اور خیانت کرے گا (تو) جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن اس کو اپنی گردن پر رکھ کر خدا کے آگے آئے گا پھر ہر شخص کو جیسا اس نے کیا ہے (برا یا بھلا) پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔[2]

---

[1] تفسیر کبیر صفحہ ۱۵۸ ۔ [2] ابن ہشام صفحہ ۵۴۵ ابن سعد جلد دوم صفحہ ۱۹ و ۲۰

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

یہودیوں کی عہد شکنی یہودیوں میں پہلے اشخاص بنی قینقاع تھے جنہوں نے جنگ بدر کے موقع پر عہد شکنی کی[1]۔ اسی زمانہ میں مہاجرین کو اعانت انصار کی ضرورت باقی نہیں رہی تو یہ آیت اتری :-

واولاالارحام بعضہم اولیٰ ببعض ۔ انفال	ارباب قرابت ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔

اسمائے شہدائے بدر مہاجرین سے عبیدہ بن حارث ۔ عمیر بن وقاص ۔ ذوالشمالین ۔ صفوان بہجع خادم عمر بن الخطاب ۔ عاقل۔

انصار میں سے سعد بن خثیمہ ۔ مبشر بن یزید ۔ عمیر بن الحمام ۔ رافع ۔ حارثہ معاذ ۔ معوذ پسران عضرا ۔

واقعہ سویق ابوسفیان کو بدر کے واقعات معلوم ہوئے تو ماہ ذی الحجہ میں مدینہ دو سو سواروں کو لے کر آیا اور ایک کھجور کے باغ میں دو شخص اپنی کاشتکاری کے کام میں لگے ہوئے تھے ان کو قتل کر کے چلتا بنا ۔ حضور صلعم کو خبر لگی تو عقب میں آپ روانہ ہوئے کدر تک تعاقب کیا مگر وہ جا چکا تھا اور گھبراہٹ میں زادراہ سویق (ستو) چھوڑتا گیا اسی وجہ سے اس واقعہ کا نام غزوہ سویق ہے ۔ نجد کے قریب انمار اور بنی ثعلبہ نے جو یہودی تھے

---

[1] تفسیر کبیر صفحہ ۱۸۸

مسلمانوں پر حملہ کرنے کی غرض سے فوجیں جمع کیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی تو آپؐ چار سو مسلمانوں کو ساتھ لے کر ان کی طاقت کو منتشر کرنے کے لئے تشریف لے گئے ۔ مگر یہود مسلمانوں کو دیکھ کر پہاڑوں پر بھاگ گئے وہاں سے لوٹتے وقت اتفاق سے دوپہر کو ایسے مقام پر پہنچے جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے آپ نے اپنی تلوار ایک کیکر کے درخت سے لٹکا دی اور اسی کے سائے میں سو گئے ۔ مسلمان بھی علیحدہ علیحدہ درختوں کے سائے میں سو گئے اس وقت ایک بدو غورث بن حارث آیا اس نے آپؐ کی تلوار سونت لی آپ کی آنکھ کھل گئی غورث تلوار لئے سرہانے کھڑا تھا کہنے لگا آج میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے ۔ آپؐ نے نہایت بے خوف ہو کر جواب دیا "اللہ" یہ سنتے ہی غورث سے کچھ نہ بن پڑا اور تلوار میان میں کر کے بیٹھ گیا آپؐ نے صحابہ کو آواز دے کر بلایا وہ حاضر ہوئے ان سے تمام واقعہ بیان فرمایا اور غورث کو کوئی سزا نہیں دی ۔

حضرت رقیہؓ کا انتقال غزوہ بدر کے زمانے میں حضرت رقیہؓ بنت خدیجہؓ جو رسول اللہ صلعم کی بڑی صاحبزادی تھیں اور حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں وہ تپ محرقہ میں مبتلا ہو کر راہی ملک بقا ہوئیں حضور صلعم ان کی تیمارداری کیلئے حضرت عثمانؓ کو چھوڑ گئے تھے[1]۔ اس لئے غنیمت میں سے حضرت عثمانؓ کو بھی حصہ دیا گیا ۔

---

[1] صحیح بخاری و اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ الجز الخامس حرف الفا ۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اسی ۲ھ میں حضرت فاطمہؓ کی شادی حضرت علیؓ سے کی گئی اور اسی سن میں روزہ کی فرضیت کی آیت نازل ہوئی۔[1]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۔ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ (بقرہ)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض ہوئے جیسے کہ تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تاکہ تم متقی بن جاؤ چند گنتی کے ہیں۔

فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (بقرہ)

پس جو تم میں سے (رمضان) کا مہینہ پائے وہ اس کے روزے رکھے۔

جنگ اُحد

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

اور سست اور رنجیدہ مت ہو جاؤ جب کہ تم مومن ہو تو تم سب سے بڑے ہو اگر تم کو کوئی زخم آئے تو اسی طرح کا زخم ان لوگوں کو بھی پہنچا ہے اور ایسے دن ہم لوگوں میں نوبت بہ نوبت لاتے ہیں تاکہ اللہ ایمان والوں

---

[1] صحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ بقر

يَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (آل عمران)

کو جان لے اور تم میں سے شہید کو لے اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

غزوہ بدر کی فاش شکست کے سبب مکہ کے مشرک نہایت پیچ و تاب کھا رہے تھے اور اس کا بدلہ مسلمانوں سے لینے کے فکر میں لگے ہوئے تھے ابو سفیان کا قافلہ جو شام سے مال فروخت کر کے آیا تھا اس کا راس المال ایک ہزار اونٹ اور ایک ہزار مثقال سونا تھا جو مالکوں کو تقسیم کیا گیا اور اس کا منافع ہر تین دینار پر ایک دینار تھا وہ جنگ بدر کی بدلہ کی تیاری میں صرف کر دیا گیا۔[1] اور اس کے علاوہ جملہ مکہ کے مشرکین مدینہ پر چڑھائی کرنے کے انتظام و انصرام میں ہمہ تن مصروف تھے بلکہ گرد و نواح کے مشرک قبائل کو بھی شرکت کے لئے ابھارا جا رہا تھا۔ عمرو ابن العاص ابو البختری۔ ابن ابی لہب۔ ابو عزہ جمحی یہ مکہ کے لوگوں میں سر بر آوردہ تھے۔ یہ اس امر پر مامور کئے گئے تھے کہ آس پاس کے مشرک قبائل کو اپنی تقریروں کے ذریعہ مدینہ پر حملہ کے لئے آمادہ کریں۔[2] اس کے علاوہ مکہ کی مشرکہ عورتیں تک اس جنگ کی تیاری میں حصہ لے رہی تھیں۔ صفوان ابن امیہ کی تحریک اور ہند ام معاویہ

[1-2] روضۃ الصفا جلد دوم غزوہ احد

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کے سخت اصرار پر قریش کی سربرآوردہ عورتیں لشکر کے ہمراہ چلنے پر آمادہ ہوگئیں اور ابو عامر راہب مدینہ کو بھی ہمراہ لیا گیا تاکہ اس کے ذریعہ اہل مدینہ پر اثر پڑے غرضکہ تین ہزار مرد جن میں سات سو زرہ پوش تھے اور دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ مدینہ پر چڑھائی کے واسطے تیار کئے گئے پندرہ زنانہ ہودج تھے جن میں مشرکین قریش کی نامور عورتیں سوار تھیں ہندہ ام معاویہ بنت عتبہ۔ ام حکیم زوجہ عکرمہ ابن ابوجہل فاطمہ ہمشیرہ خالد۔ برزہ بنت مسعود ثقفی۔ خناس ام مصعب۔

یہاں کی اس تیاری کی اطلاع حضرت عباس ابن عبدالمطلب نے مدینہ آنحضرت کے پاس روانہ کی آپ نے حضرت انس اور حضرت مونس کو مشرکوں کے لشکر کی خبر لانے کے واسطے متعین فرمایا۔ انہوں نے آکر اطلاع دی کہ کفار کا لشکر مکہ سے روانہ ہوکر عریض کی چراگاہ تک آگیا ہے اور یہاں ان کے سب جانور گھاس میں پھیل گئے ہیں آپ نے خباب ابن منذر کو لشکر کے مفصل حالات کی ٹوہ لگانے کے لئے مقرر کیا انہوں نے واپس آکر پورا حال حضور میں عرض کر دیا۔

شوال ۳ھ کو یہ لشکر قریش اُحد کے سامنے کی وادی میں اترا[1]۔ رسول اللہ صلعم نے انتظام جنگی دفاعی کے متعلق لوگوں

---

[1] فتح الباری غزوہ احد

سے مشورہ کیا اس مشورہ میں عبداللہ ابن ابی بن سلول جو بدر کے بعد مسلمان ہو گیا تھا شریک تھا حضور صلعم نے رائے دی کہ مدینہ میں ٹھہر کر دشمن کا انتظار کرو اگر وہ لوگ یہاں چڑھ کر آئیں گے تو ہم ان سے لڑیں گے اور اپنی چھتوں سے ان پر تیر برسائیں گے عبداللہ ابن ابی بن سلول نے رسول اللہ صلعم کی رائے کی تائید کی مگر اکثر لوگوں نے اس سے اختلاف کیا اور عرض کیا کہ ہم تو اس دن کی تمنا رکھتے تھے اور زور دیا کہ ہم کو مدینہ سے باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر رسول اللہ صلعم زرہ پہن کر کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے اور مدینہ سے باہر نکل کر دشمن سے دفاعی مقابلہ کرنے کا اعلان فرمایا لوگوں نے کہا کہ پہلے کی رائے ٹھیک تھی حضور نے ارشاد فرمایا کہ نبی کو زیبا نہیں کہ جنگی لباس پہن کر بغیر لڑائی کے اتار دے[1]۔ غرضکہ سرکار دوعالم صلعم ایک ہزار کی جمعیت لے کر مکہ کی مشرک فوج کو روکنے کے لئے مدینہ سے باہر نکلے مگر اس جمعیت میں سے عبداللہ ابن ابی سلول اپنے تین سو آدمیوں کے ساتھ یہ کہکر واپس چلا آیا کہ محمد صلعم نے میرے مشورہ کے مطابق مدینہ میں ٹھہر کر دشمن کا انتظار نہیں کیا[2]۔

ابن اُبی کے گروہ کی واپسی کے بعد رسول اللہ صلعم کی فوج میں صرف سات سو آدمی رہ گئے ان میں ایک سو زرہ پوش تھے مگر لشکر میں

[1،2] فتح الباری غزوہ احد

گھوڑا کوئی بھی نہ تھا۔[۱] حضرت عائشہؓ ام سلیم زوالدہ حضرت انسؓ بھی ہمراہ تھیں۔

آنحضرت صلعم نے اُحد کو پشت پر رکھکر لشکر کو پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں کے لشکر میں بنو حارثہ۔ بنو سلیم دو گروہ مشرک فوج کی کثرت دیکھکر ہراسان سے ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی ہمت بندھائی۔

واذ غدوت من	اور جب تو سویرے اپنے گھر والوں
اھلک تبوء المومنین	سے چلا مومنوں کو لڑائی مورچوں
مقاعد للقتال	پر بٹھاتا تھا اور اللہ سننے اور جاننے
واللہ سمیعٌ علیمٌ	والا ہے جب تم میں سے دو گروہوں
اذھمت طائفتان منکم ان	نے ہمت ہار دینے کا ارادہ کیا اور
تفشلا، واللہ ولیھما وعلی	اللہ دونوں کا ولی تھا اور مومنوں
اللہ فلتوکلِ المومنون۔ (آل عمران)	کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

آنحضرت صلعم نے علم فوج حضرت مصعب بن عمیر کو عنایت فرمایا۔[۱] دشمن کی روک کے واسطے احد کی طرف آپ نے پچاس تیر اندازوں کا دستہ متعین فرمایا۔[۲] جس پر عبداللہ ابن جبیر کو افسر مقرر کیا اور حکم دیا کہ لڑائی کا نتیجہ کچھ بھی ہو تم لوگ اس موقعہ سے آخر وقت تک ہرگز

[۱-۲] فتح الباری

مت ہٹنا۔ حضرت حمزہ لشکر کے زرہ پوش حصہ کے افسر مقرر کئے گئے مکہ کی فوج کی صف بندی بھی ضابطہ سے تھی لشکر کا علم طلحہ ابن عثمان کے پاس تھا قریش کے نامور لوگ عکرمہ ابن ابو جہل صفوان ابن امیہ عبداللہ ابن ربیع فوج کے مختلف حصوں کی افسری پر متعین کئے گئے تھے جنگی باجے کے ساتھ قریش کی عورتیں لشکریوں میں جوش جنگ پیدا کر رہی تھیں۔

مشرکین لشکر میں سے ان کا علمبردار طلحہ نکل کر مسلمانوں سے مبارز طلب ہوا۔ حضرت علیؓ اس کے مقابلے میں نکلے اور آپ کے ہاتھ سے وہ مارا گیا اس کا علم اس کے بیٹے عثمان نے لیا مگر حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے وہ بھی رخصت ہوا اب گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ حضرت علیؓ و حضرت حمزہؓ مشرکین کے قلب لشکر میں گھس گئے اور کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ حضرت ابو دوجانہ صحابی کو حضور صلعم نے اپنی خاص تلوار عطا فرمائی وہ بھی ان دونوں کے پہلو میں پہنچکر داد شجاعت دینے لگے اتفاق سے ہندہ ان کے سامنے آگئی اس کے سر پر تلوار رکھ کر اٹھالی کہ رسول اللہ صلعم کی تلوار عورت پر نہیں آزمائی جا سکتی بدر کی لڑائی میں طعیمہ ابن عدی جبیر ابن مطعم کا رشتہ دار تھا حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا جبیر نے اپنے غلام وحشی سے وعدہ کیا تھا کہ اگر حضرت حمزہؓ کو شہید کر دے تو وہ غلامی سے آزاد ہے وحشی اسی تاک میں لگا ہوا تھا اور کمین گاہ میں چھپا رہا۔ حضرت حمزہ سباغ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مشرک کے مقابل ہوئے اور وہ آپ کے ہاتھ سے مارا گیا تو آپ اس پتھر کے پاس سے نکلے جس کے نیچے وحشی روپوش تھا یکایک آپ کو غافل پا کر ایسا حربہ وحشی نے آپ کی ناف پر مارا کہ وہ پار ہو گیا اور آپ شہید ہو کر گر پڑے۔عہ

ادھر تو علمبردار مشرکوں کے قتل ہو چکے تھے۔ مشرکین جی ہار چکے تھے قریب تھا کہ یہ بھاگ کھڑے ہوں علمبردار صواب کے مارے جانے پر عمرہ بنت علقمہ نے گرا ہوا علم سنبھالا حضرت حنظلہ کے مقابل ان کے باپ ابو عامر آئے مگر رسول اللہ نے مقابلہ سے منع فرما دیا تھا وہ رخ پلٹ کر ابو سفیان سپہ سالار مشرکین پر حملہ آور ہوئے مشرکوں نے ابو حنظلہ کو گھیر کر شہید کر دیا مگر مشرک پراگندہ ہوتے جاتے تھے عورتیں پریشان ہو کر بھاگنے کو تھیں مگر پاؤں کے زیور کی وجہ سے بھاگ نہ سکیں۔

یہ حال عبداللہ ابن جبیر کے ساتھی اُحد پر سے دیکھ رہے تھے وہ موجودہ حالت میں سمجھے کہ مسلمان جیت گئے اور وہ مشرک عورتوں پر غنیمت غنیمت کا شور مچاتے ہوئے تیراندازی چھوڑ ٹوٹ پڑے کہ ان کا زیور چھین لیں عبداللہ ابن جبیر نے بہت کہا مگر وہ غنیمت کے لالچ میں بھاگ گئے۔ کفار نے جو دیکھا کہ تیراندازوں کی روک ہٹ گئی ہے بس ان

عہ بخاری (حضرت حمزہ کی شہادت)

کا لشکر ادھر ہی سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا۔ مسلمان تو ادھر سے غافل تھے یکا یک ان پر تلواریں پڑنے لگیں اور مسلمان کٹ کٹ کر شہدا کے زمرہ میں شامل ہونے لگے علمبردار فوج اسلام حضرت مصعب جو رسول اللہ صلعم کے ہم شباہت تھے وہ مشرکوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ عمرو بن قسمۃ اللیثی نے شہید کیا تھا وہ سمجھا کہ سرکار دو عالم شہید ہو گئے اس نے ایک دم اپنے لشکر میں غل مچا دیا ادھر لڑائی کی حالت دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

خداوند عالم ان کو ہم پر غلبہ مت دے۔

آپ کی دعا پر اللہ کی طرف سے یہ تسکین اتری۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ	اور تم لوگ سست اور غمگین
اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ	مت ہو تم ہی بڑھے چڑھے ہو
مُّؤْمِنِيْنَ۔ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ	اگر تم مومن ہو اگر تم کو زخم لگا ہے
فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ	اور یہ دن ہم نوبت بہ نوبت
الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (عمران)	لوگوں میں لاتے رہتے ہیں (آل عمران)

اس تسکین نازل ہونے کے وقت یہ حالت تھی کہ مسلمانوں کی فوج میں ابتری پھیلی ہوئی تھی ان کی لاشوں پر لاشیں گر رہی تھیں تیراندازوں کے دستے کے افسر حضرت عبداللہ ابن جبیر شہید ہو چکے تھے لشکر میں بھگدڑ مچ رہی تھی۔عہ کچھ مسلمان میدان چھوڑ کر مدینہ

عہ فتح الباری

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

بھاگ گئے تھے کچھ پہاڑ میں جا چھپے تھے رسول اللہ صلعم کے گرد پیش ثابت قدم۔ ابوبکرؓ۔ علیؓ۔ عبدالرحمنؓ بن عوف۔ سعد بن وقاصؓ۔ طلحہ بن عبیداللہؓ۔ ابوعبیدہ بن الجراحؓ۔ زبیر بن العوامؓ (مہاجرین) انصار میں سے خباب بن المنذر۔ ابودجانہ۔ حارث بن الصمہ۔ عاصم بن ثابت سہیل بن حنیف۔ اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ تھے۔ حضرت عمرؓ بھی پہاڑ کی جڑ تک چلے گئے تھے رسول اللہ صلعم لشکر کو چلا چلا کر روک رہے تھے۔

جب تم کافروں پر چڑھے چلے جاتے تھے اور رسول پس پشت والی جماعت (میں کھڑے ہوئے) تم کو بلا رہے تھے اور تم کسی کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے تو اللہ نے تم کو غم پر غم دیا (یہ ایک نصیحت ہے) تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر غم نہ کھایا کرو اور اس پر (مصیبت) جو تم کو پہونچے (تاسف کیا کرو) اور جو کچھ (بھی) تم کرتے ہو اللہ کو (سب) خبر ہے۔

پھر اللہ نے (شکست کے) غم کے بعد تم پر اطمینان کی حالت طاری کر دی (اور وہ) اونگھ تھی جو تم میں سے ایک گروہ کو گھیر رہی تھی اور ایک گروہ (منافقوں کا) تھا جن کو اپنی ہی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے (اور) اللہ کی طرف (زمانہ جاہلیت کا سا) ناحق گمان کرتے تھے (یعنی) کہتے تھے آیا ہمارے

لئے بھی اس امر (یعنی غلبہ اور مال غنیمت میں) سے کچھ (حصہ) ہے (اے محمدؐ ان سے کہہ دو کہ (یہ) امر (یعنی غلبہ اور غنیمت) سب اللہ ہی کے لئے ہے (زبانی شکایتوں کے علاوہ) اپنے دلوں میں (اور باتیں بھی) جو تم پر ظاہر نہیں کرتے پوشیدہ رکھتے ہیں آپس میں ذکر کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے اس امر سے (یعنی غلبہ اور غنیمت سے) کچھ (حصہ) ہوتا تو ہم یہاں مارے نہ جاتے (اے محمدؐ ان سے) کہدو اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے البتہ جن کی تقدیر میں (جس مقام پر) مارا جانا لکھا گیا ہے (وہ آپ ہی اپنے گھروں میں سے نکل نکل کر) اپنے مقتل میں آ موجود ہوتے اور یہ جو کیا گیا اس میں چند مصلحتیں ہیں تاکہ جو تمہارے دلوں میں ہے اللہ اس کو آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں (شبہ پیدا ہو گیا) ہے اس کو بالکل صاف کر دے اور دلوں کی بات سے اللہ (خوب) واقف ہے۔

بے شک جس دن دو جماعتیں (مسلمانوں اور کافروں کی) باہم مقابل ہو گئی تھیں اس دن جو لوگ تم سے شکست کھا کے پیچھے) ہٹ گئے تھے انہیں کے بعض اعمال کی شامت تھی۔ شیطان نے ان کو لغزش دی تھی بیشک تحقیق اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ان مومنین کا ذکر کرتا ہے جو کہ اُحد کے دن پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے تھے یعنی ان کا فرار ان کی شامت اعمال سے تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کے ایماندار ہونے کے سبب ہم نے ان کا یہ قصور معاف کر دیا۔[1] غرضکہ مشرکوں کے لشکر میں عقبہ ابن شہاب اور ابن قمیہ یہ نظارہ دیکھ رہے تھے کہ حضور صلعم کے گرد ۱۴۔ ۱۵ صحابہ ابو بکرؓ۔ علیؓ۔ عبد الرحمٰنؓ۔ سعدؓ۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ ابو عبیدہؓ وغیرہ تھے یہ موقع دیکھ کر یہ لوگ رسول اللہؐ کی طرف چڑھ دوڑے اور آپ پر حملہ کر دیا اور ابن قمیہ کے پتھر کی ضرب سے آپ کا چہرہ زخمی ہوگیا آپؐ کے سامنے کے چاروں دندان مبارک ٹوٹ کے نیچے کا ہونٹ اور رخسار زخمی ہوگیا۔ آپ کے زخموں سے خون بہنے لگا۔[1] حضور اقدس اس خون کو روکتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ اگر اس میں سے کچھ بھی زمین پر گرے گا تو آسمان سے ان پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر اس حال میں بھی رحمت للعالمین دعا فرماتے ہیں۔

الٰہی میری قوم کو معاف فرما
دے حقیقت یہ ہے کہ وہ جانتے
نہیں ہیں۔

عله تفسیر کبیر صفحہ ۱۸۴

ادھر یہ ہو رہا تھا اُدھر مسلمانوں میں یہ افواہ گرم تھی کہ سرکار دو عالم صلعم شہید ہوگئے۔ حضرت عمرؓ نے انتہائی مایوسی سے ہتھیار پھینک دیئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم تو شہید ہو چکے اب ہم کیا لڑیں انس بن نضیر کے حواس درست تھے انہوں نے نہایت استقلال سے کہا کہ اے قوم رسول اللہ کا رب ہرگز شہید نہیں ہو سکتا اس لئے تم اسی پر برابر لڑتے رہو جس پر رسول اللہ صلعم لڑتے تھے۔[1] اسی کے متعلق یہ آیت اللہ کی طرف سے اتری:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۗ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ

(آل عمران ع ۱۵)

"(اور محمد صلعم) بس اللہ کے ایک رسول ہیں اس سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اگر وہ مرجائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"

غرضکہ انس بن نضیر تلوار لے کر دشمن کے لشکر میں گھس گئے اور سعد ابن معاذ ان کے سامنے پڑ گئے انس نے کہا کہ سعد انس کے رب کی قسم ہے کہ جنت یہ ہے اُحد کے پیچھے اور مجھے اس کی خوشبو

عله فتح الباری شرح صحیح بخاری

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

آ رہی ہے انس بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہوگئے ابن نضیر کے اسّی زخم تلوار کے لگے تھے تمام مسلمان رسول اللہؐ کے خیال میں بدحواس تھے۔

رسول اللہ صلعم ایک پہاڑی پر تھے ایک صحابی نے آپ کو مخالف لشکر کا سمجھ کر آپ کی طرف تیر تانا آپؐ نے فرمایا میں رسول اللہؐ ہوں یہ آواز سن کر صحابہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی

ابن قمیہ کے حملہ پر ام عمارہ ایک مسلمان خاتون سینہ سپر ہوگئیں ان کے کندھے پر سخت زخم آیا ان خاتون محترم نے بھی ابن قمیہ پر تلوار سے حملہ کیا[1] مگر وہ زرہ پہنے تھا اس لئے بچ گیا اس موقعہ پر تیس آدمی کام آئے۔

پھر تو رسول اللہ صلعم کے گرد صحابہ کا جماؤ ہوگیا اور مشرکین پر تیروں کا مینہ برسا دیا حضرت سعد بن وقاص کے سامنے حضور صلعم نے اپنا ترکش ڈال دیا اور فرمایا کہ تیر مارے جاؤ[2] تیر اندازوں کے حملے سے کفار کے لشکر کے جمے ہوئے پیر اکھڑ گئے حضرت فاطمہؓ کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم زخمی ہوگئے ہیں تو پریشان ہوکر میدان جنگ میں تشریف لے آئیں انہوں نے اور حضرت علیؓ نے زخم کی مرہم پٹی کی یہاں مجمع خاص تھا ادھر سے ابو سفیان کا گذر ہوا اس نے کہا کیا اس گروہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ آپؐ نے ....

ع۱ صحیح بخاری باب اذ ہمت طائفتان ع۲ صحیح بخاری باب احباب النبی صلعم

فرمایا کوئی جواب نہ دو پھر اس نے کہا کیا اس گروہ میں ابی قحافہؓ ہیں پھر آپؐ نے سکوت کا ارشاد فرمایا پھر ابو سفیان نے کہا کہ ابن خطابؓ ہیں اور پھر کہنے لگا کہ کیا سب کے سب مارے گئے اگر ہوتے تو مجکو ضرور جواب ملتا۔ اب حضرت عمرؓ سے ضبط نہ ہو سکا اور انہوں نے ڈانٹ کر کہا اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے تجکو اللہ نے ذلیل ہونے کے لئے باقی رکھا ہے۔ ابو سفیان نے شیخی میں آکر کہا ہبل اونچا ہوا ہے ہبل۔ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا کہ اب اس کا جواب دو اور کہو کہ اللہ اعلیٰ اللہ سب سے بڑا ہے چنانچہ یہ ہی جواب دیا گیا ابو سفیان نے کہا کہ ہمارے پاس عزیٰ ہے اور عزیٰ تمہارے واسطے نہیں ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس کا جواب دو کہ اللہ ہمارا مولا ہے[1] اور تمہارا کوئی مولا نہیں ہے۔ ابو سفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کے دن کا جواب ہے لڑائی میں ہم بڑھے ہوئے ہیں میں پاتا ہوں کہ مردوں کے ناک کان کاٹے گئے ہیں میں نے اس کا حکم نہیں دیا مگر ممانعت بھی نہیں کی اور یہ کہکر چلتا بنا کیونکہ حضرت حمزہؓ شہید ہوگئے تو ہندہ جس کا باپ عتبہ آپ کے ہاتھ سے بدر میں مارا جاچکا تھا اس نے اپنے ہمراہ عورتوں کو لے کر شہدا کی لاشوں

ع۱ صحیح بخاری باب غزوہ اُحد

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کو پائمال کرنا شروع کیا اور ان کے ناک کان کاٹ کر ان کو ڈوری میں پرو کر ہار اور بازو بند بنائے اور خود ہندہ نے یہ زیور پہنا اور حضرت حمزہؓ کی لاش کا پیٹ چاک کر کے کلیجہ نکال کر چبا گئی اسی طرف ابو سفیان نے اشارہ کیا تھا۔

زخمی مسلمانوں کو حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ام سلم اور ام سلیط مشک بھر بھر کر پانی لا لا کر پلاتی تھیں۔

خالد بن ولید جو اب تک مسلمان نہیں ہوئے تھے قریش کے سواروں کے ساتھ پہاڑ پر چڑھ آئے حضرت عمرؓ نے مہاجرین کے ایک گروہ کے ساتھ اُن سے مقابلہ کیا اور ان کو روک کر پہاڑ سے نیچے اتار دیا قریش مایوس ہوگئے اور لڑائی کا خاتمہ ہو گیا۔

رسول اللہ صلعم نے بیٹھ کر سب صحابہ کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر شہداء کی لاشوں کو اٹھوایا حضرت سعد کے پاس ایک صحابی گئے ان میں رمق جان باقی تھی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم سے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ خدا آپ کو اس جزا سے بہتر جزا دے جو کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے دی جاتی ہے اور ہماری قوم سے کہنا کہ جب تک تمہاری آنکھ کی پتلی حرکت کرتی رہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچی تو خدا کے سامنے تمہارا کوئی عذر کام نہ آئے گا۔ بس اتنا کہا اور جان نکل گئی

حضرت حمزہؓ کی بہن حضرت صفیہؓ اپنے بھائی کی لاش دیکھنے آئیں تو رسول اللہ صلعم نے ان کے بیٹے سے منع کرا دیا کہ اپنے بھائی کی لاش دیکھنے بہن نہ آویں حضرت صفیہ نے کہا میں نے سنا ہے کہ میرے بھائی کی ناک کان کاٹے گئے ہیں لیکن خدا کی راہ میں تو یہ ایک ادنیٰ بات ہے یہ کہہ کر واپس تشریف لے گئیں۔

رسول اللہ صلعم نے اُن شہدائے اُحد کو جو ستر کے قریب تھے دفن کرایا اور شہداء کی بے حرمتی پر اس قدر حضور اکرمؐ صلعم کو رنج ہوا کہ آپؐ نے فرمایا میں ستر کافروں کے آدمیوں کا مثلہ کروں گا اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔

اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی
سزا دو جیسی تمہیں دی گئی اور
اگر تم صبر کرو تو بے شک وہ صبر
کرنے والوں کے لئے بہتر ہے
اور تمہارا صبر تو اللہ کی مدد سے ہے۔ (قرآن)

آنحضرت مدینہ جانے کو تھے کہ دشمن کے پلٹنے کے خیال سے سردار کائناتؐ نے فرمایا کہ ان کے تعاقب میں کون جاتا ہے اس پر ستر صحابہ دشمن کے تعاقب کے واسطے تیار ہو گئے جن میں حضرت ابو بکرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت طلحہؓ۔ حضرت سعد ابن وقاصؓ۔ عبدالرحمن ابن عوفؓ۔ ابو عبیدہؓ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

خذیفہؓ، ابن مسعود وغیرہ تھے۔ یہ سب بہ معیت سرور دوعالمؐ دشمن کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔ ابوسفیان مشرکوں کو لئے ہوئے چلا جا رہا تھا جب روحا کے مقام پر پہنچا تو مشرکوں نے ایک دوسرے پر ملامت کی کہ کیا دھرا کام ادھورا کیوں چھوڑ دیا گیا۔ اور رائے یہ قرار پائی کہ پھر واپس چلیں مگر مسلمانوں کی اطلاع ملی کہ وہ تعاقب میں آ رہے ہیں تو مشرکین نے اپنا ارادہ ملتوی کردیا اور مکہ واپس چلے گئے ادھر حمرالاسد تک حضور صلعم تشریف لائے معلوم ہوا کہ مشرکین نے راہ فرار اختیار کی تو حضورؐ نے بھی واپسی مدینہ کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور
اس کے رسول کی فرمانبرداری
کی اس کے بعد کہ ان کو زخم پہنچا
ان کے لئے جنہوں نے ان میں
سے احسان کیا اور تقویٰ کیا بڑا
اجر ہے۔ (قرآن)

آپ مدینہ رونق افروز ہوئے ایک انصاری خاتون نے لوگوں سے جنگ کا حال دریافت کیا کسی نے کہا تمہارے باپ اور شوہر اور بھائی شہید ہوگئے انہوں نے کہا یہ تو کہو کہ رسول اللہ صلعم کیسے ہیں اس نے کہا بحمداللہ اچھے ہیں کہا میں دیکھنا چاہتی ہوں

جب ان کی نگاہ سرور کائنات کے چہرہ پر پڑی تو خوش ہو کر بولیں۔

"جب آپ موجود ہیں تو کسی کا کچھ غم نہیں"

احد کی جنگ میں ایک ذراسی بے عنوانی کے سبب مسلمانوں کا کافی جانی نقصان ہوا شہدائے اُحد کے اقربا کے یہاں ماتم تھا اور مدینہ کا ہر گھر ماتم کدہ بنا ہوا تھا۔ حضرت حمزہ جو رسول اللہ صلعم کے چچا اور آپؐ کے دودھ شریک بھائی تھے بچپن سے آنحضرت صلعم کو ان سے خاص انس تھا اس سبب سے حضور کو حضرت حمزہ کی شہادت کا اور ایک بہا درعزیز کی جدائی کا نہایت رنج تھا لوگوں کا ماتم سُن کر آپؐ سے ضبط نہ ہو سکا اور آپ نے نہایت درد سے فرمایا۔ "لیکن حمزہ کا کوئی رونے والا نہیں"۔ انصار پر ان الفاظ کا نہایت اثر ہوا انہوں نے اپنی بی بیوں کو حکم دیا کہ حضور کے کاشانۂ نبوت پر جا کر حضرت حمزہ کی صف ماتم بچھائیں۔ یہ خواتین انصار تشریف لائیں مگر حضور نے ان بی بیوں کا شکریہ ادا کیا اور ان کے حق میں دعا کی اور فرمایا کہ "مرے ہوؤں پر ماتم کرنا جائز نہیں"۔

اسمائے شہدائے اُحد رئیس الشہدا حضرت حمزہ۔ النضر ابن انس۔ سلمان۔ عبداللہ ابن جبیر۔ سعد بن ربیع۔ مالک ابن سنان۔ اویس ابن ثابت۔ حنظلہ ابن ابی عامر۔ خارجہ ابن زید عمر ابن الجموع۔ حضرت مصعب ابن عمیر وغیرہ۔

اسی سال شعبان ۳ھ میں حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

سے آنحضرت صلعم نے نکاح فرمایا اور ایک ماہ بعد رمضان المبارک میں حضرت زینب بنت خذیمہ سے نکاح کیا۔ یہ ام المساکین کہلاتی ہیں (مسکینوں کو کھانا بہت کھلایا کرتی تھیں) دو ماہ بعد انتقال فرما گئیں۔

وراثت کا حکم اُحد کی لڑائی میں مہاجرین و انصار شہید ہوئے تو انصار اکثر باغ وغیرہ کے مالک تھے ان میں سے بعض نے جائدادیں چھوڑیں اس لڑائی کے شہیدوں میں سعید بن ربیع انصاری دولت مند تھے ان کے شہید ہونے کے بعد زوجہ سعید بن ربیع انصاری حضور سرورِ عالم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ میں پریشان اور درماندہ ہوں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور ان کے باپ کا اُحد میں وصال ہو گیا میں سمجھتی ہوں رسم و رواج کے مطابق نہ مجھے کوئی حصہ ملے گا نہ بچوں کو (کیونکہ زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ عورتوں کو میت کے مال سے کچھ حصہ نہ دیا جاتا تھا) یہ سن کر حضور متاثر ہوئے اور آپ کے چہرہ سے رنج و غم کے آثار نمایاں ہوئے حق سبحانہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

حضرت حفصہ حنیس بن خذافہ بدری کے نکاح میں تھیں جب ان کا مدینہ میں انتقال ہو گیا تو سرورِ عالم صلعم کے عقد میں آئیں۔

للرجال نصیب مما	مرد کے لئے والدین کے چھوڑے
ترک الوالدان والاقربون	ہوئے میں سے حصہ ہے اور
وللنساء نصیب مما	قریب رشتہ داروں کے چھوڑے
ترک الوالدان والاقربون	ہوئے میں سے۔ اور عورتوں کے
مما قل منه او کثر	واسطے والدین کے چھوڑے ہوئے
نصیبا مفروضا	میں سے حصہ ہے خواہ وہ تھوڑا
(نساء ۱۴)	ہو یا بہت۔

حضور نے سعد ابن ربیع کے بھائی کو طلب کیا اور حکم دیا کہ سعد کے ترکہ میں سے اس کی لڑکیوں کو دو ثلث دو اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ دو اس سے جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔[1]

ترکہ پدری ایک آدمی بنی غطفان کے قبیلہ کا تھا اس نے اپنے بھائی کے مرنے پر اس کے مال پر مالکانہ قبضہ کر لیا تھا جب اس کے بھائی کا لڑکا جوان ہوا اور اس نے حضور صلعم کی خدمت میں آکر اپنے باپ کے ترکہ کا مطالبہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

---

[1] فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ نساء باب یوصیکم اللہ فی اولادکم۔

نوٹ۔ سورہ نساء مدینہ میں ۴ھ اور اس سے پہلے بھی اس سورہ کی آیات نازل ہوئیں بعض آیات اس کی مکہ میں قبل ہجرت نازل ہوئیں کل آیات ۱۷۶ اور رکوع ۲۴ ہیں۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

واٰتوا الیتٰمٰی اموالھم الخ (نساء)

اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور ان کے عمدہ اور پاکیزہ مال سے (اپنے) ناقص اور برے مال کو نہ بدلو اور ان کا مال اپنے مال میں شامل کر کے نہ کھاؤ کہ یہ بڑا سخت گناہ ہے۔

چنانچہ وہ شخص حاضر حضور ہو کر اپنے فعل پر نادم ہوا اور بھتیجہ کا مال واپس کر دیا۔

جبراً مالک بننا بخاری۔ ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اسلام سے پہلے یہ دستور تھا کہ مرد کے وارث بیوہ عورت کو غیر جگہ نکاح نہیں کرنے دیتے تھے بلکہ اس عورت کو مجبور کر کے خود ہی اس سے نکاح کرتے تھے اور دوسرے سے نکاح کرنے کی اجازت دیتے تو مہر کی ساری رقم یا اس میں کا کوئی حصہ اس عورت سے خود لے لیتے غرضکہ بہ نسبت عورت کے رشتہ دار اور وارثوں کے خود ہی عورت کے زیادہ حق دار ٹھہرتے تھے اس دستور کو اسلام میں بند کرنے کے خیال سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا

اے ایمان والو تم کو یہ بات حلال نہیں کہ تم عورتوں کو جبراً میراث

النِّسَآءَ كَرْهًا ۗ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ۝ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ وَكَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝

میں لے لو اور ان کو اس لئے روک مت رکھو کہ جو کچھ تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ وصول کر لو جب کہ وہ صریح بے حیائی کا کام کریں تو ان پر جبر کرنا مضائقہ نہیں اور ان کے ساتھ بھلی گزران کرو پھر اگر تم کو وہ بھا دیں نہیں تو ہوسکتا ہے کہ تم کو کوئی چیز نہ بھائے اور خدا اس میں سے بہت سی خوبیاں رکھ دے اگر تم ایک عورت بدلا چاہو اور تم اس پہلی کو ڈھیر مال دے چکے ہو تو پھر اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو کیا تم بہتان باندھکر اور صریح گناہ سے اس کو لیا چاہتے ہو اور تم اس کو کیسے لے سکتے ہو حالانکہ تم باہم خلوت کر چکے ہو اور وہ تم سے پکا عہد لے چکی ہیں۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

محرمات

سوتیلی ماں سے عقد کرنا طبرانی اور ابن ابی حاتم اور ابن سعد نے انصار کا یہ دستور بیان کیا ہے کہ اسلام سے پہلے جب ایسا کوئی شخص مر جاتا تھا جس کی منکوحہ عورت ہو اور عورت کا سوتیلا بیٹا بھی ہو تو وہ سوتیلا بیٹا اپنی اس سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا کرتا تھا چنانچہ اسلام کے بعد ایک شخص ابوقیس نے وفات پائی اور اس کے بیٹے قیس نے اپنی ماں سے نکاح کرنا چاہا اس عورت نے انکار کیا اور کہا کہ میں تجکو اپنا بیٹا شمار کرتی ہوں اس عورت نے اس قصہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا آپ نے فرمایا تو اپنے گھر جاکر بیٹھ اس دستور کو بند کرنے میں شاید اللہ تعالیٰ کوئی حکم نازل فرمادے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم الخ

(نساء ع ۴)

اور تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپ (دادا و نانا) نے نکاح کیا ہو مگر جو بات گزر گئی بے شک (یہ عقلاً بھی) بڑی بے حیائی اور نفرت کی بات ہے اور شرعاً بھی بہت برا طریقہ ہے [1] (نوٹ اگلے صفحہ پر) ملاحظہ ہو

نوٹ [1] (محرمات) ۲۲ حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں کہ جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساسیں اور تمہاری اُن بیویوں کی جن سے تم نے صحبت کی ہے وہ بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں پھر اگر تم نے ان بیویوں سے صحبت نہیں کی تو (ان لڑکیوں کے نکاح کرنے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں کی جوروئیں وہ بیویں جو تمہاری پشت سے ہیں اور حرام ہے کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ جمع کرو مگر جو آگے ہو چکا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے نساء ع۔ اور شوہر والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں مگر وہ (جو اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضہ میں آجائیں یہ حکم خدا نے تم کو لکھ دیا ہے اور ان محرمات کے سوا اور عورتیں تمکو حلال ہیں (خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی کا جمع کرنا بھی حرام ہے) کہ مال خرچ کرکے ان سے نکاح کر لو اور مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی تو جن عورتوں سے تم لذت حاصل کرو ان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کر دو اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بیشک خدا سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور جو شخص تم میں سے مسلمان آزاد عورتوں (بیبیوں) سے نکاح کرنے کے لئے مقدور نہ رکھے تو مسلمان لونڈیوں ہی سے جو تمہارے قبضہ میں آجائیں (نکاح کرے) اور خدا تمہارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو تو ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کر لو اور ان کا مہر بھی دو اگر وہ عفیفہ ہوں نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی پھر اگر نکاح میں آکر بدکاری کر بیٹھیں تو جو سزا آزاد عورتوں کیلئے ہے اس کی آدھی ان کو دیجائے یہہ (لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے کی) اجازت اس کو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا اندیشہ ہو اور صبر کرو تو تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

(نساء ع ۳)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

احکامات

سورۂ نساء میں حسب ذیل احکامات بیان کئے گئے ہیں (۲۸) مسلمانو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے (۲۹) اور جو تعدی اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب جہنم میں داخل کریں گے اور یہ بات خدا کو آسان ہے۔" (اجتناب عصیان) (۳۰) اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے اجتناب کرو گے تو ہم تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہ بخش دیں گے اور تمہیں عزت کے مکان میں داخل کریں گے۔

(فضیلت) (۳۱) اور جس چیز میں خدا نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی ہوس مت کرو، مردوں کا حصہ اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کا حصہ اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا اور خدا سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے (۳۲) اور جو مال ماں باپ رشتہ دار چھوڑیں تو (حقداروں کو دو کہ) ہم نے ہر ایک کے حقدار مقرر کر دیئے ہیں۔ اور جن لوگوں سے تم عہد کر چکے ہو ان کو بھی کچھ حصہ دو بیشک ہر چیز خدا کے سامنے ہے۔

(نسائیات) مرد عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں اس لئے کہ خدا

نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو نیک بیبیاں مردوں کی فرمانبرداری کرتی ہیں اور ان کی پیٹھ پیچھے خدا کی حفاظت میں مال و آبرو کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی اور بدخوئی کرنے لگی ہیں تو پہلے ان کو زبانی سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کر دو اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زدوکوب کرو اور اگر فرمانبردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ نہیں ڈھونڈنا چاہیئے خدا سب سے اعلیٰ اور جلیل القدر ہے۔

صلح

(۳۴) اور اگر تم کو معلوم ہے کہ میاں بیوی میں ان بن ہے تو ایک پنچ مرد کے خاندان سے اور ایک عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو اگر پنچ صلح کرا دینی چاہیں گے تو خدا میاں بیوی میں موافقت پیدا کر دے گا۔ خدا سب کچھ جانتا اور سب باتوں سے خبردار ہے۔

ایمان

عبداللہ بن سلام رضؓ اسید بن کعب ثعلبہ بن قیس سلام ابن رخت۔ سلم بن اخنہ۔ یامین بن   وعلمائے اہل کتاب نے جو مسلمان ہو چکے تھے حضور اقدس صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم لوگ حضور پر قرآن پر حضرت موسیٰؑ پر حضرت عزیرؑ پر اور توریت پر تو ایمان لے آئے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مگر اس کے علاوہ اور کسی کو نہیں مانتے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

یاایھا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ والکتٰب الذی نزل علے رسولہ والکتٰب الذی انزل من قبل ط ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسولہ والیوم الاٰخر فقد ضل ضلٰلا بعیدا ۔ (نساء ع ۱۹)	اے ایمان والو تم اعتقاد اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو پہلے نازل ہو چکی ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور قیامت کا تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا۔ نساء ع ۱۹۔

قضیہ حضرت زبیرؓ

ایک انصاری اور حضرت زبیرؓ کا کھیت متصل تھا اور ایک ہی ذریعہ آب پاشی سے دونوں کھیتوں کو پانی پہنچتا تھا اس پانی کی بابت حضرت زبیرؓ اور انصاری کا جھگڑا ہوا اور وہ جھگڑا آنحضرت صلعم کی خدمت اقدس میں فیصلہ کے لئے پیش ہوا۔ آنحضرت صلعم نے حضرت زبیر

سے کہا کہ تم اپنے کھیت کو پانی دے کر انصاری کے کھیت کے لئے پانی چھوڑ دیا کرو۔ انصاری نے کہا کہ زبیر آپ کے قرابت دار ہیں اس لئے آپ نے ان کی رعایت کا فیصلہ کیا ہے اس پر آپؐ کو غصہ آگیا اور آپؐ نے فرمایا کہ زبیر تم پانی کو یہاں تک روکو کہ تمہارے کھیت کی بینڈ تک پانی چڑھ جایا کرے پھر پانی چھوڑا کرو اور انصاری کے ساتھ خلاف نبوت گفتگو کرنے پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

فلا وربک لا یؤمنون تا ویسلموا تسلیما (نساء)	قسم ہے تیرے رب کی یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے جب تک اس بات میں جس میں انہیں اختلاف ہے اور روز جھگڑا کرنے میں تجھے حکم نہ بنائیں گے۔

منافق و یہودی کا جھگڑا

ایک منافق اور یہودی میں جھگڑا تھا یہودی کہتا تھا کہ اس جھگڑے کا فیصلہ آنحضرت صلعم کی حضوری سے ہونا چاہئے اور منافق کعب بن اشرف سردار یہود کو حکم بنانا چاہتا تھا آخر کار مقدمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش ہوا آپؐ نے روداد سماعت فرما کے یہودی

؏ انصاری کا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا (عن عبداللہ ابن زبیر صحاح ستہ میں یہ روایت موجود ہے)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ منافق نے اس خیال سے کہ حضرت عمرؓ شاید اس کو مسلمان سمجھ کر کچھ اس کی پاسداری کریں گے اس یہودی کو اس پر مجبور کیا کہ مقدمہ از سر نو حضرت عمرؓ کی پیشی میں لے جانا چاہئے ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدینہ کے قاضی حضرت عمرؓ تھے چنانچہ منافق کے اصرار پر مقدمہ دوبارہ حضرت عمرؓ کی پیشی میں رکھا گیا۔ آپ نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقدمہ کا فیصلہ یہودی کے حق میں دے چکے ہیں تو فوراً اس منافق کو آپ نے قتل کر ڈالا اور کہا جو شخص اللہ کے رسولؐ کے فیصلہ پر راضی نہ ہو اس کا یہی فیصلہ ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی؛

الم تر الی الذین یزعمون
تا
فی انفسھم قولاً بلیغاً
(سورۂ نساء)

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی اور اس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے کی گئی اپنے مقدمہ شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ ان کو یہ حکم ہوا ہے کہ اس کو نہ مانو اور شیطان ان کو بہکا کر بہت دور

لے جانا چاہتا ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے الخ۔

مال یتیم

ایک دن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں جلوہ افروز تھے اور نماز تہجد کے فضائل بیان فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص عاصم بن عبداللہ حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ میرا حقیقی بھائی رفاعہ بن عبداللہ آج سے دس یوم پہلے انتقال کر گیا جو مالدار تھا اس کا نابالغ بیٹا ثابت ہے اہل قرابت نے مجھے اس کا کفیل بنا دیا ہے لہٰذا مرحوم بھائی کے مال وزر کو کس وقت اس لڑکے کے حوالہ کردوں یہ استفسار سن کر حضور صلعم خاموش ہوئے چند لمحہ بعد ہی وحی نازل ہوئی؛

وابتلوا الیتمٰی حتی اذا بلغوا النکاح ۔
تا (سورہ نساء)
وکفیٰ باللہ حسیباً

خلاصہ یہ ہے کہ جب یتیم بالغ ہو جائیں تو ان کے مال ان کے حوالہ کردو اور نابالغی کے زمانہ میں بے دردی کے ساتھ روپیہ خرچ نہ کردو (خازن)

قصہ یہود

مدینہ کے گرد و نواح میں جو یہود رہتے تھے ان میں سے کسی نے بعض مسلمانوں کے روبرو ذکر کیا کہ ہمارے بڑوں پر بچھڑا پوجنے کی توبہ قتل قرار پائی اور تمہارے بڑوں نے اس

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

پر عمل کیا مسلمانی شریعت میں تو ایسا سخت حکم کوئی نہیں ہے مسلمانوں نے اس کا جواب دیا کہ ہمارے اور پر بھی اگر کوئی ایسا حکم نازل ہوتا تو ہم ضرور اس کی تعمیل کرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ولو انا کتبنا علیہم
تا
واشد تثبیتا الخ
(نساء)

اور اگر ہم لوگوں پر یہ بات فرض کر دیتے کہ تم خودکشی کرو یا اپنے وطن سے بے وطن ہو جایا کرو تو بجز معدودے چند لوگوں کے اس حکم کو کوئی بھی نہ بجا لاتا الخ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ایک شخص کچھ مال غنیمت لئے ہوئے تھا۔ مسلمانوں کا سامنا ہوا تو اس نے سلام کیا۔ ان لوگوں نے شبہ میں مار ڈالا اور مال غنیمت چھین لیا اس پر یہ حکم نازل ہوا:

لا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلم لست مؤمنا۔
(نساء ۱۳)

اے مسلمانو! (اظہار اسلام کے لئے) جو تم کو سلام کرے اس کو تم خواہ مخواہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے اور اس سے غرض یہ ہو کہ دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرو سو خدا کے پاس بہت سی نعمتیں

ہیں تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے پھر خدا نے تم پر مہربانی کی تو آئندہ تحقیق کر لیا کرو اور جو عمل کرتے ہو خدا کو سب خبر ہے۔

مرتبہ مجاہد و غیر مجاہد

(۹۴) جو مسلمان غیر معذور (گھروں میں) بیٹھ رہتے (اور شرکت جہاد سے جی چراتے) ہیں جو خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑتے ہیں وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ خدا نے ان لوگوں کا درجہ جو مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں بیٹھ رہنے والوں سے (کہیں) بلند کیا ہے اور گو نیک وعدہ سب سے ہے لیکن اجر عظیم کے لحاظ سے خدا نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں فضیلت بخشی ہے (نساء)

اطاعت امیر

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ (آیت ذیل) عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے قصہ میں نازل ہوئی جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کا حاکم بنا کر بھیجا تھا یہ ان پر بطور امتحان غصہ ہوئے اور آگ روشن کر کے کہا اس میں آکر گرو۔ اکثروں نے انکار کیا۔[۲]

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول — اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے

جہاد جبر بن حصہ اول ۱۴۱ ۲ (مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۲۹) [۲] بخاری کتاب التفسیر سورہ نساء۔

واولوالامر منکم　　رسول کی اور ان کی جو تم پر حاکم
(نساء ع ۱۹)　　ہوں تم میں سے۔

واقعہ رجیع ۴ھ غزوہ اُحد کے بعد عضل و قارہ قبیلہ کے لوگ حاضر خدمت ہوئے اور ظاہر کیا کہ ہماری قوم میں اسلام پھیل چکا ہے احکام شرعی اور قرآنی تعلیم سے واقف ہونے کی تمنا رکھتے ہیں آنحضرت صلعم نے چھ صحابیوں مرثدؓ خالد بن بکیرؓ۔ عاصمؓ۔ خبیبؓ۔ زیدؓ۔ عبداللہؓ کو زیر سرکردگی جناب مرثد ان قارہ والوں کے ہمراہ کر دیا۔ راہ میں بنو ہذیل نے آکر گھیر لیا مرثد اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور وہیں سے لڑائی پر آمادہ ہوئے مشرکین ہذیل و عضل و قارہ نے کہا آؤ ہم تم کو امان دیتے ہیں ہمارا مقصود یہ نہ تھا کہ ہم تم سے لڑیں بلکہ ہم تم کو آزماتے تھے اور ہم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اگر اہل مکہ سے مقابلہ ہو جائے تو تم ان کے مقابلہ میں ٹھہر سکو گے یا نہیں مرثد و خالد نے مشرکین کے عہد پر اطمینان نہ کیا لڑے اور لڑ کر شہید ہوئے باقی ان کے تین ہمراہی گرفتار کر کے مکہ لائے گئے راہ میں عبداللہ نے جان چھڑانی چاہی مگر شہید ہوئے بغیر نہ رہ سکے خبیب اور زید فروخت کئے گئے مکہ والوں نے خرید کر انہیں بھی شہید کر دیا۔

سریہ ابو سلمہ محرم ۴ھ کو رسول اللہ صلعم کو اطلاع ملی کہ طلحہ اور سلمہ خویلد کے بیٹوں نے اپنی قوم میں گشت کر کے رسول اللہ صلعم سے لڑنے کے لئے آمادہ کیا ہے[۱] ممکن ہے مدینہ پر لوٹ مار کی غرض سے چھاپہ ماریں[۲] چنانچہ آپ نے حضرت ابو سلمہ ابن عبداللہ اسد مخزومی کو ڈیڑھ سو اصحاب کے ساتھ مامور فرمایا کہ قبل اس کے کہ دشمن اپنے ارادہ کو پورا کرنے میں کامیاب ہو یہ لوگ ان کے گاؤں پر پہنچ گئے اور وہ اپنے منصوبہ میں ناکام رہے۔ اس سریہ کے بعد سریہ ابن انیس پیش آیا سفیان بن خالد قبیلہ لحیان کا تھا اور کوہستان عرنہ کا رئیس بھی تھا اس نے مدینہ پر حملہ کا قصد کیا حضورؐ نے عبداللہ بن انس کو اس کے مقابلہ میں بھیجا سفیان کام آیا طاقت منتشر ہو گئی۔

۴ھ میں آیت وراثت نازل ہوئی۔

یوصیکم اللہ فی اولادکم　　خدا تم کو تمہاری اولاد کی نسبت
للذکر مثل حظ الانثیین　　حکم دیتا ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں
واللہ علیم حلیم (نساء)　　کے برابر حصہ ملے۔

وقف اسی ۴ھ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

لن تنالوا البر حتی تنفقوا　　تم نیکی اس وقت تک نہیں پا
مما تحبون۔ (العمران)　　سکتے جب تک وہ خدا کی راہ میں نہ دیدو جو تم کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔

ع۱ طبقات ابن سعد ع۲ روضۃ الصفا جلد دوم واقعات ۴ھ۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وراثت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ بنی سلمہ کے ہاں جا رہے تھے تو دونوں نے میری عیادت کی آنحضرت صلعم نے مجھے دریافت کیا اور میں بے ہوش پڑا ہوا تھا آپؐ نے پانی مانگا اور وضو کیا اور لقیہ پانی میرے اوپر چھڑک دیا میں ہوش میں آگیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں کہ میں اپنے مال کو کیا کروں اس وقت آیتؑ مندرجہ صفحہ ۲۳۹ نازل ہوئی۔

۳ھ کے واقعات کے بعد مسلم مرد عورت کا مشرک مرد عورت سے نکاح حرام کیا گیا۔

ولا تنکحوا المشرکت	اور مشرک عورتوں سے نکاح
حتی یومنّ ولامۃ	مت کرو جب تک وہ ایمان
مومنۃ خیر من	نہ لائیں اور یقیناً مومن باندی
مشرکۃ ولو اعجبتکم	ایک مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ وہ
ولا تنکحوا المشرکین	تم کو تعجب میں ڈالتی ہو۔ اور
حتی یومنوا ولعبد	مشرک مرد سے نکاح مت کرو
مومن خیر من	جب تک وہ ایمان نہ لائیں
مشرک ولو اعجبکم	اور یقیناً ایک غلام مشرک سے

عہ بخاری کتاب تفسیر القرآن (سورہ نساء)

اُولٰئِكَ يَدْعُوْنَ	بہتر ہے اگرچہ وہ تم کو تعجب میں ڈالے
اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا	وہ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور
اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ	اللہ جنت اور بخشش کی طرف
بِاِذْنِهٖ (بقرہ ع ۲۲۶)	بلاتا ہے۔

چند واقعات ۳ھ

(۱) حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ سے آنحضرت صلعم نے ۳ھ میں عقد فرمایا۔

(۲) شعبان ۳ھ میں بطن حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے حضرت حسنؓ پیدا ہوئے۔

(۳) حضرت ام کلثومؓ بنت رسول اللہ کا نکاح ربیع الاول ۳ھ کو حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا۔

(۴) شعبان ۴ھ کو حضرت حسینؓ پیدا ہوئے۔

(۵) ۴ھ میں ہی حضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے حضور صلعم نے نکاح فرمایا۔

۳ھ کے واقعات میں حرمت شراب بھی ہے کیونکہ عربوں کو شراب سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ تھی۔ بڑے بڑے لوگ علانیہ شراب پیتے تھے لوگوں نے شراب کے متعلق پوچھنا شروع کیا۔ حضرت عمرؓ نے دعا کی اے خدا شراب کے بارے میں ہمارے لئے شافی بیان کر دے اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ	لوگ تم سے شراب اور جوئے کی

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا

(بقرہ ع ۲۷)

بابت دریافت کرتے ہیں کہدو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی ہیں لیکن فائدہ سے گناہ بڑھکر ہے۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی لوگ شراب پیتے رہے ایک دفعہ ایک انصاری کے یہاں دعوت تھی جس میں شراب بھی تھی کھانے کے بعد مغرب کا وقت آگیا اور ایک صحابی نے نماز پڑھائی لیکن نشہ کے خمار میں کچھ کا کچھ پڑھ گئے اس پر یہ آیت اتری۔

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُکَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (نساء ع ۷)

نشہ کی حالت میں تم نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ جو تم کہو اس کو سمجھ بھی سکو۔

پھر شراب پینے والے لوگ بہت کم رہ گئے پھر ایک دفعہ انصار کے ایک گروہ نے شراب پی اور سعد بن ابی وقاص بھی ان میں تھے۔ تو جب نشہ میں آئے تو فخر کی باتیں کہیں اور اشعار پڑھے تو سعد نے ایک شعر انصار کی ہجو میں پڑھا تو ایک انصاری نے اونٹ کی ہڈی

مفسرین کہتے ہیں کہ شراب کے بارے میں چار آیتیں مکہ میں اتری ہیں پہلی آیت ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکراً ورزقاً حسناً ہے اور مسلمان شراب پیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت معاذ اور ایک جماعت صحابہ کی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شراب کے بارے میں عرض کیا کہ ہم کو فتویٰ دیجئے کیونکہ اس سے مال ضائع ہوتا ہے۔

سے ایسی چوٹ ماری کہ گوشت کے نیچے سے ہڈی دکھائی دینے لگی سعد نے آنحضرت صلعم سے اس کی شکایت کی حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا اللہ شراب کے بارے میں ہم پر کوئی شافی بیان نازل فرما تو یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ

تا

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

(مائدۃ)

بے شبہ شراب اور جوا اور بت اور قمار کے تیر ناپاک ہیں اور شیطان کے کام ہیں تو تم ان سے باز آؤ تاکہ تم کو فلاح حاصل ہو شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ تم لوگوں میں شراب اور جوئے کے ذریعہ سے دشمنی اور بغض ڈال دے اور تم کو خدا کی یاد اور نماز سے روک دے تو لو تو تم باز آتے ہو۔

تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا اللہ ہم اس شراب سے باز آئے اور تیرے حکم کو تسلیم کیا؏ پھر اس کے بعد اگر کسی نے شراب پی تو آنحضرت صلعم نے چالیس چھڑیاں

اور عقل بھی جاتی رہتی ہے تو یہ آیت اتری قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس۔ اس کے بعد لا تقربوا الصلوٰة و انتم سکاریٰ کی آیت اتری پھر اس کے بعد اور آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر صفحہ ۱۳۶)

؏ ترجمہ تفسیر کبیر صفحہ ۱۳۶

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

یا جوتیاں اس کے لگوائیں۔

شراب کے حرام ہونے کے بعد ہی میسر (جوا) اور انصاب اور ازلام بھی حرام کئے گئے۔ انصاب نصب کی جمع ہے۔ یہ کعبہ کے ارد گرد کے پتھر تھے جہاں غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرکے چڑھائے جاتے تھے۔ ازلام فال کے تیر کو کہتے ہیں۔ عرب میں دستور تھا کہ کسی کام کے متعلق فال کھولتے وقت تین تیر منتخب کرتے تھے ایک تیر پر کام کرنا۔ دوسرے پر نہ کرنا اور تیسرے پر غافل ہو جانا لکھا ہوتا ان کے چلانے پر جو حکم آتا تھا اس کے مطابق کام کرتے تھے۔ اسلام نے یہ تینوں فعل قرآن مجید کے ذریعہ سے حرام کر دیئے۔

عبداللہ بن حذافہ صحابی کو کچھ لوگوں کا سردار کرکے نجد کی طرف چھوٹی سی مہم پر روانہ کیا۔ راہ میں عبداللہ بن حذافہ کو اپنے ہمراہیوں سے کچھ رنج پہنچا اس پر اپنے ساتھیوں سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ نے تم لوگوں کو میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے ان لوگوں نے کہا ہاں دیا ہے اس پر عبداللہ موصوف نے جنگل سے لکڑیاں جمع کرا کے ان لکڑیوں میں آگ لگوا دی اور اپنے سب آدمیوں سے کہا تم لوگ اس آگ میں کود پڑو۔ اب عبداللہ بن حذافہ کے ساتھیوں کے دو گروہ ہو گئے کچھ لوگ آگ میں کود پڑنے پر راضی ہو گئے اور کچھ لوگوں نے کہا کہ آگ سے بچنے کے لئے تو ہم آنحضرت صلعم پر ایمان لائے ہیں بغیر اجازت آنحضرت صلعم ہم ہرگز یہ فعل نہیں کریں گے۔

آخر یہ قصہ آنحضرت تک آیا آپ نے فرمایا کہ جس امر کی شریعت اجازت دے حاکم کی اطاعت ایسے امر میں ہے تم اگر آگ میں کود پڑتے تو ہمیشہ آگ میں رہتے۔ اس قصہ سے متعلق یہ آیت ذیل کہی جاتی ہے (واللہ اعلم بالصواب)۔

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا	اے ایمان والو تم اللہ کا کہا مانو اور
اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا	رسول کا کہنا مانو اور تم میں عامل
الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ	حکومت ہیں ان کا بھی پھر اگر کسی
فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ	امر میں تم اختلاف کرنے لگو تو اس
فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ	امر کو اللہ اور رسول کے حوالہ
اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ	کر دیا کرو۔ اگر تم اللہ پر اور یوم
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ	قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ امور
خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔	سب بہتر ہیں اور ان کا انجام خوشتر
(نساء)	ہے۔

یہود مدینہ نے بھی یہ طریقہ مشرکین مکہ کی طرح اختیار کر رکھا تھا کہ اپنے جلسوں میں قرآن کے متعلق کفریہ کلمات بکتے اور اس کا مذاق اڑاتے مکہ میں اس رویہ پر وہاں جانے کے متعلق یہ حکم ہو چکا تھا۔

وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ	جب تم دیکھو کہ وہ ہماری آیات میں
فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ حَتّٰی	کلام کر رہے ہیں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ
یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ۔	تاکہ وہ دوسری باتوں میں مشغول ہو جائیں۔

(انعام آیت ۶۸)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مدینہ میں جب مسلمان آئے تو ان میں کے منافق یہود کی خوشامد کے لئے یہودیوں کے شریک حال ہوتے اس پر خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا۔

اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس یہ فرمان بھیج چکا ہے کہ جب احکام الٰہی کے ساتھ استہزاء اور کفر ہوتا ہو اس وقت ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ وہ کوئی اور بات نہ شروع کریں کہ اس حالت میں تم بھی ان ہی جیسے ہو جاؤ گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔

بیر معونہ ماہ صفر ۴ھ میں ملاعب الاسنہ ابو براء آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس کو دعوت اسلام دی ابوالبراء نہ تو مسلمان ہی ہوا اور نہ اس نے اسلام کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھا تھوڑی دیر کے بعد اس نے یہ عرض کیا کہ اے محمد صلعم اگر تم اپنے چند اصحاب کو اہل نجد کی طرف لغرض دعوت اسلام روانہ کر دو تو مجکو اس کی امید ہے کہ وہ قبول کرلیں گے آپ نے

فرمایا مجھے ان لوگوں سے اطمینان نہیں ہے ابوالبراء نے کہا کہ میں تمہارے اصحاب کا ہمدرد ہوں۔ آنحضرت نے اس کے اطمینان پر منذر کو چالیس صحابیوں کے ہمراہ روانہ کیا انہیں لوگوں میں حرث و حرام و نافع بھی تھے جس وقت یہ لوگ بیر معونہ پر پہنچے اور انہوں نے آنحضرت صلعم کا فرمان حرام بن ملحان کی معرفت عامر کے پاس روانہ کیا عامر نے اس فرمان کو دیکھا تک نہیں اور ان کو شہید کر کے بنو عامر کو بقیہ اصحاب کے قتل پر ابھارا جب انہوں نے ان کی امداد سے انکار کیا تو اس نے بنو سلیم سے کہا چنانچہ ان میں سے عصبہ و رعل و ذکوان اٹھ کھڑے ہوئے اور ان چالیس آدمیوں کو بلا جرم و قصور شہید کر ڈالا۔ انہیں لوگوں کے پیچھے منذر بن رضیہ اور عمرو آرہے تھے دور سے لشکر اسلام پر پرندوں کو اڑتے ہوئے دیکھکر گھبرا گئے جب قریب آئے تو ان کو بستر شہادت پر سوتا ہوا پایا۔ منذر بن الحتہ تو لڑ کر اسی جگہ شہید ہو گئے اور عمرو بن امیہ کو دشمنان خدا گرفتار کر کے لے گئے عامر نے ان کو مضر کا سمجھ کر اور ڈاڑھی تراش کر چھوڑ دیا یہ مدینہ واپس آرہے تھے کہ اثنار راہ میں ان کو دو شخص ملے جو بنو کلاب کے تھے یہ دونوں آدمی عمرو کے ساتھ ایک باغ میں ٹھہرے جب یہ سو گئے تو عمرو نے ان کو بنو عامر کا سمجھ کر قتل کر ڈالا اور مدینہ حاضر ہوئے آنحضرت صلعم کو کل واقعات سے مطلع کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسے دو شخصوں کو قتل کیا ہے جن کا خوں بہا دینا ضروری

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

ہے عل۔ کیونکہ بنو نضیر وغیرہ سے معاہدہ ہو چکا تھا ان یہودیوں میں سے بنی قینقاع نے بدر کے موقع پر عہد شکنی کی تھی ع۲ اس کے بعد بنو نضیر نے اپنے معاہدہ کو توڑا ع۳ یہ یہود مسلمانوں کو چپکے چپکے بہکایا بھی کرتے تھے چنانچہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہود نے معاذ اور حذیفہ اور عمار بن یاسر وغیرہ صحابہ کو بہکانا چاہا کہ وہ یہودی ہو جاویں تب یہ آیت اتری:

وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (آل عمران)

کتاب والوں کا ایک گروہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو گمراہ کر دیں وہ اپنے تئیں آپ گمراہ (خراب) کرتے ہیں مگر سمجھتے نہیں:

غزوہ بنو نضیر

مدینہ کے اردگرد یہودیوں نے اقتدار قائم کر رکھا تھا جب وہ رومیوں کے ہاتھوں دوسری صدی میں شام و فلسطین سے تباہ ہو کر حدود شام سے قلب حجاز میں جان بچا کر آ بسے تھے یہیں انہوں نے اپنے قلعے تعمیر کر لئے تھے اور تجارتی منڈیاں قائم کر لی تھیں۔

قریظہ۔ نضیر۔ قینقاع۔ خیبر۔ فدک۔ تیما وادی القریٰ وغیرہ ان

عل ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۳۶ و ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ ع۲ ابن ہشام صفحہ ۵۴۵
ع۳ ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۴۰

یہود کی بڑی بڑی جنگی چھاؤنیاں تھیں قرآن مجید نے ان ہی کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ (الحشر ۲۴)

وہ قلعہ بند آبادیوں یا دمدموں کے نیچے چھپے بغیر یوں مل کر مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (حشر)

ان متذکرہ یہودی قبائل میں بنو نضیر سربرآوردہ اور دولت مند قبیلہ تھا ان کا رئیس حیی ابن اخطب تھا یہ مثل اور یہودیوں کے مضبوط گڑھیوں اور قلعوں میں رہتے تھے۔

مَا ظَنَنتُمْ أَن يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم (الحشر ۱۴)

اور وہ گمان کر بیٹھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ (کی سزا) سے بچا لیں گے۔

رسول اللہ صلعم اور بنی نضیر میں معاہدہ ہو چکا تھا کہ ہم ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے اور دوست قبیلوں کے خوں بہا میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے چنانچہ بیر معونہ کے بعد آنحضرت صلعم لبغرض ادائے دیت (خوں بہا) بنو کلاب بدست عمرو بن امیہ بنو نضیر کے پاس گئے آپ کے ہمراہ حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و علیؓ وغیرہ صحابہ تھے بنو نضیر نے خوں بہا بہ ظاہر خوشی سے قبول کیا اور آنحضرت ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے لیکن در پردہ انہوں نے آپ کی اور آپ کے اصحاب کی قتل کی پوری تدبیر کر لی اور ایک شخص عمرو

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

بن محاس کو دیوار پر چڑھا کر کہدیا کہ وہ اوپر سے پتھر گرادے جس سے یہ لوگ دب کر مرجائیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو ان کے ارادے سے آگاہ فرمایا آپ اس مقام سے اٹھ کر مدینہ واپس آگئے اور بنو نضیر کی گو شمالی کا ارادہ کر لیا ان لوگوں کے پاس محمد ابن سلمہ صحابی کو بھیجا کہ تم کو دس روز کی مہلت ہے کہ تم شہر خالی کر دو کیونکہ تمہاری یہ سازشیں تمہارے لئے مصیبت کا باعث ہوئی ہیں۔ بنی نضیر اپنی قوت میں کمی محسوس کرتے ہوئے مدینہ سے نکل جانے پر مشورہ کرنے لگے اور منافقین مدینہ سے بھی مشورہ کیا تو سرگروہ منافقین عبداللہ ابن ابی بن سلول نے بنی نضیر کو اپنے گروہ کی طرف سے اطمینان دلایا اور کہلا بھیجا کہ جلاوطنی پر تم لوگ ہرگز آمادہ مت ہو اپنے قلعوں میں محصور ہو جاؤ۔ اور میں دو ہزار آدمی سے تمہاری مدد کروں گا اور بنی قریظہ اور بنی غطفان جو تمہارے اتحادی ہیں وہ تمہاری مدد کریں گے قرآن مجید کا ارشاد ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ

کیا تو نے منافقوں کو نہیں دیکھا وہ اپنے کافر اہل کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تمہیں نکالا گیا تو تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور ہم تمہارے معاملہ میں کسی ایک کی بھی تابعداری نہیں کرینگے

وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ

اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔

حی بن اخطب نے منافقین کی معاونت کے بھروسہ پر حضور سے کہلا بھیجا کہ ہم ہرگز جلاوطنی اختیار نہیں کر سکتے ہم جنگ کے لئے تیار ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول سنہ ۴ھ کو ابن ام مکتومؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کرکے اور صحابہ کا لشکر لے کر بنو نضیر کے مقابلہ میں روانہ ہوئے علم حضرت علیؓ کے سپرد تھا۔ ظہر کی نماز بنو نضیر کے میدان میں ادا فرمائی یہودیوں نے مسلمانوں کا لشکر دیکھ کر قلعہ کے پھاٹک بند کرلئے اور مسلمانوں پر تیر برسانے لگے۔ ایک غزور نامی یہودی تیر اندازی کرتا ہوا رسول اللہ کی قیام گاہ تک پہنچ گیا آگے بڑھکر حضرت علیؓ نے روکا آخرش وہ کام آیا اور اس کے ساتھیوں کو قلعہ کے دروازہ پر جالیا اور ان کے سر کاٹ کر بنی خطمہ کے دروازوں پر لٹکا آئے۔

بنو نضیر کے قلعوں کے چاروں طرف کھجور کے درختوں کے جھنڈ کے جھنڈ تھے جس سے دشمن آڑ کا کام لیتا تھا اور محاصرہ میں خواہ مخواہ طوالت ہوتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بویرہ کے مقام کے نخلستان کی لینیہ نام کھجور کے درخت کاٹ ڈالے جائیں یہ کھجور کھانے کے کم کام آتی تھی ان درختوں کے کاٹے جانے سے مقصد یہ تھا کہ دشمن کو کمین گاہ بنانے کا موقعہ نہ ملے چنانچہ یہ درخت

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کاٹ ڈالے گئے اور جلا دیئے گئے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ الْفٰسِقِيْنَ (الحشر ۱۴)

تم نے لینہ (کھجور) کے درخت کٹوا دیئے اور جو قائم رہنے دیئے ان کی جڑوں پر یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا تاکہ فاسق لوگ رسوا ہوں۔

بنی نضیر کے محصور ہو جانے پر منافقوں کے وعدے وعید کچھ بھی کام نہ آئے آخرش بنی نضیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصالحت کا پیغام بھیجا آپ نے اس شرط کے ساتھ مصالحت منظور فرمائی کہ بنی نضیر مدینہ سے چلے جائیں اور جس قدر اسباب وغیرہ اپنے لے جاسکیں اس قدر ہمراہ لے جائیں اب بنی نضیر مجبوراً اس فیصلہ پر راضی ہو گئے اور انہوں نے اپنے مکانات برباد کر کے اُن کی اینٹیں وغیرہ بھی اپنے اسباب میں رکھ لیں اس کی بابت قرآن شریف کا ارشاد ہے۔

يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِى الْمُؤْمِنِيْنَ ق فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِى الْاَبْصَارِ (الحشر ۱۴)

وہ لوگ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے خراب کرتے ہیں اور مومنوں کے ہاتھ سے بھی۔ پھر اے دیکھنے والو اس سے عبرت حاصل کرو (حشر)

بنو نضیر اپنا مال و اسباب اپنے جانوروں پر لاد کر مدینہ سے چل دیئے۔

شام کے ملک اریحا گئے اور کچھ خیبر میں آباد ہوئے اور ایک گھرانا حیرہ کو چلا گیا۔ بنی نضیر کی جلا وطنی کے بعد جو ان کی املاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں آئی اس میں تین سو تلواریں پچاس زرہ اور پچاس خود مسلمانوں کو تقسیم کر دیئے گئے اور ایک حصہ مہاجرین کو دیدیا گیا جن میں زیادہ تر غریب اور ضرورتمند تھے سوائے تین حاجتمند انصار ابو دجانہ سہل ابن حنیف اور حرث ابن عمہ کے باقی متمول انصار کو کچھ بھی نہیں ملا اس مال میں سے ایک خاص حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اور اپنے قرابت داروں کی پرورش کے لئے محفوظ کر لیا جس کی آمدنی سے آپ گھر کا سال بھر کا خرچ لے لیا کرتے تھے باقی جہاد کے انتظام میں صرف ہو جاتا تھا جس کا ذکر قرآن شریف کی سورہ حشر میں ان الفاظ سے ہے:

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً ۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ (الحشر ۱۴)

جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے دلایا پھر وہ اللہ کے واسطے ہے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ تم میں سے (یہ مال) دولت مندوں ہی کے اندر نہ پھرتا رہے۔ (حشر)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

غزوۂ دومتہ الجندل

چونکہ ربیع الاول ۵ھ کو معلوم ہوا کہ دومتہ الجندل میں مسلمانوں کے مقابلے کے لئے دشمنان دین جمع ہو رہے ہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ سے نقل و حرکت کی ضرورت ہوئی اس مرتبہ آپؐ سباع بن عرفطہ کو اپنا نائب مقرر کرکے مخالفین کے مقابلے کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے آپ کے پہنچنے سے پہلے مخالفین کا گروہ منتشر ہو چکا تھا لہٰذا بلا جنگ مدینہ کو واپسی فرمائی۔

بنی مصطلق کی سرکوبی

مہم دومتہ الجندل سے چند ماہ بعد خبر ملی کہ مدینہ پر یورش کرنے کی غرض سے بنو مصطلق بہت سی افواج جمع کر رہے ہیں ان کی تدابیر کو نامراد کرنے کی غرض سے نبی صلعم کچھ فوج کے ساتھ آٹھ منزلوں پر چاہات مرایسع پر پہنچے اور وہاں خیمہ زن ہو گئے یہ خبر سن کر دیگر اقوام جو بنو مصطلق کے ساتھ حملہ کرنے کے لئے شامل ہو رہی تھیں فرار ہو گئیں بنو مصطلق کے ساتھ جنگ ہوئی اور ان کے دس آدمی مارے گئے اور دو سو آدمی اور دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بھیڑ بکری اور متفرق سامان مسلمانوں کے ہاتھ آیا اس لڑائی سے واپسی کے وقت جب کہ چاہ اجیر پر عمر ابن الخطاب اور سنان ابن واقد میں کسی بات پر نا اتفاقی ہو گئی تو عبد اللہ بن ابی بن سلول سردار منافقین نے کہا اگر ہم بخیر و عافیت

مدینہ پہنچ گئے تو جو ہم میں زیادہ عزت والے ہیں وہ زیادہ بے عزت والوں کو مدینہ سے نکال دیں گے حضرت زید ابن ارقم نے سن لیا اور مدینہ پہنچکر یہ بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضورؐ نے تصدیق کرنے کے لئے صحابہ سے ذکر فرمایا اور صحابہ کو لے کر ابن اُبی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے کہا کہ تو نے یہ الفاظ کہے تھے اس نے کہا کہ میں تو قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ لفظ نہیں کہے زید نے حضورؐ کے سامنے جھوٹ عرض کیا ابن اُبی کی قسم کھانے پر زید رضی اللہ عنہ کو سخت صدمہ ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○	ان لوگوں نے اپنی قسموں کو اپنی جان و مال بچانے کے لئے سپر بنا رکھا ہے پھر یہ لوگ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں بیشک ان کے یہ اعمال بہت برے ہیں۔

(المنفقون ١٤)

اسی موقعہ پر سورۂ منافقین نازل ہوئی عبد اللہ بن اُبی کے لڑکے عبد اللہ نے اپنے باپ سے بیزاری ظاہر کی اور حضرت سے یہ گذارش کی کہ واللہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ عزت دار ہیں اور بے شک وہی ذلیل و خوار ہیں اگر آپ فرمائیں تو میں

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

خود اس کو نکال دوں پھر جب مدینہ میں پہنچے تو عبداللہ بن عبداللہ بن سلول نے اپنے باپ ابن سلول سے تعرض کیا گھر میں نہ داخل ہونے دیا اور علانیہ کہدیا کہ تجکو ہیں مکان میں قدم نہ رکھنے دونگا جب تک آنحضرت صلعم اجازت نہ دیں گے پس یہ آنحضرت صلعم کی اجازت سے مکان میں داخل ہوا۔

حضرت طلحہؓ کے متعلق آیت

حضرت طلحہؓ خوف الٰہی اور محبت رسول اللہ میں اس قدر سرشار تھے کہ معرکہ اُحد اور دوسرے غزوات میں جوش وفداکاری کے ساتھ پیش پیش رہے اسی جذبہ کا اثر تھا کہ راہ خدا میں جان و مال قربان کرنے سے دریغ نہ کرتے تھے چنانچہ انہوں نے نذر مانی تھی کہ غزوات کے مصارف کے لئے اپنا مال راہ خدا میں دیا کرینگے اس نذر کو انہوں نے اس پابندی کے ساتھ پوری کرنے کی کوشش کی کہ خاص قرآن پاک میں ان کی مدح میں یہ آیت اتری؛

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ (احزاب ع ۳)	یعنی کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے خدا سے جو کچھ عہد کیا اس کو سچا کر دکھایا چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کی؛ (احزاب)

حضرت زیدؓ اور حقیقت تبنّٰی

زید بن حارث حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے جن کو آپؐ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا تھا سرور عالمؐ نے حضرت زید بن حارث کو آزاد کر کے اپنا متبنّٰی بنالیا تھا اور اولاد کی طرح پرورش فرمائی جب وہ سن بلوغ کو پہنچے تو ان کی شادی اپنی حقیقی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ بنت امیہ بنت عبدالمطلب سے کرنا چاہی۔

علامہ زمخشری کشاف میں لکھتے ہیں کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی کی بیٹی زینب بنت جحش کو اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کے واسطے پیام دیا (زینب) نے اور ان کے بھائی عبداللہ نے انکار کر دیا جس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (احزاب)	جب کہ اللہ اور اس کا رسول حکم دے تو کسی مومن مرد یا عورت کو اس سے سرتابی کا اختیار نہیں ہے۔

اس کے بعد ہی گھر والے مجبور ہوگئے اور نکاح ہوگیا مگر ایک سال بھی نباہ نہ ہوسکا باہمی شکر رنجی رہنے لگی حضرت زید طلاق دینے پر آمادہ ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار سمجھایا اس

پر یہ آیت نازل ہوئی:

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْکَ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ ۔ (احزاب)

اور جب کہ تم اس شخص (زیدؓ) سے جس پر خدا نے اور تم نے احسان کیا تھا یہ کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو نکاح میں لئے رہو اور خدا سے خوف کرو۔

مگر کسی صورت سے مصالحت نہ ہو سکی آخر ش جناب زیدؓ نے طلاق دیدی حضرت زینبؓ رسول اللہ کی تربیت میں پلی تھیں اور یہ رشتہ حضور کے حکم پر منظور کیا گیا تھا آپؐ نے ان کی دلجوئی کی وجہ سے خود نکاح سے مشرف کرنا چاہا لیکن عرب میں اس وقت تک متبنّٰی اصل بیٹے کے برابر سمجھا جاتا تھا اس لئے عام افراد کے خیال سے تامل فرماتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ

اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپاتے ہو جس کو خدا ظاہر کر دینے والا ہے اور تم لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ ڈرنا خدا سے چاہیئے۔

(احزاب)

فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا لِکَیْ

پھر جب زید نے اس سے قطع تعلق کر لیا تو ہم نے اس کو تیرے

لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ (احزاب)

نکاح میں دے دیا تاکہ مومنوں پر منہ بولے بیٹوں کی بی بیوں سے قطع تعلق کر لینے کے بعد کوئی روک نہ رہے۔

عقد حضرت زینبؓ

طلاق کی عدت گزر جانے کے بعد رسول اللہ صلعم نے زید ابن حارث کے ذریعہ سے حضرت زینب کے پاس اپنے نکاح کا پیام بھیجدیا تاکہ یہ بھی معلوم ہو جائے کہ زید کے دل میں محبت ہے پیام کو سن کر حضرت زینب نے منظور کر لیا اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر کے دعا فرمائی کہ اے اللہ اگر میں تیرے حبیبؐ کی خدمت کے لائق ہوں تو مجھے پہنچا۔ چنانچہ اس کے بعد نکاح ہو گیا۔ دعوت ولیمہ میں تین سو کے قریب آدمی تھے گھر مختصر تھا گروہ در گروہ آتے اور چلے جاتے ایک طرف حضرت زینبؓ اسی مکان میں سکڑی بیٹھی تھیں مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ ایک عرصہ تک رہا۔ حضور صلعم دیگر ازواج کے یہاں تشریف لے گئے اور ختم دعوت کا انتظار فرمانے لگے۔ کھانا ختم ہونے کی اطلاع کی گئی آپ تشریف لائے تو اس وقت بھی وہاں تین آدمی بیٹھے باتیں کر رہے تھے حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اسی وقت آیت حجاب نازل ہوئی اور رسول اللہ صلعم نے آیت پڑھتے وقت حضرت انس اور حضرت زینبؓ کے درمیان پردہ حائل کر دیا یہ ذلقیعدہ ۵ھ کا واقعہ ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو
لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ	نبی کے گھر میں مت داخل ہو سوائے
اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ	اس کے کہ تم کو کھانے کے واسطے
اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ	بلایا جائے کہ اس کے پکنے کا انتظار
وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْ	نہ کرنا پڑے لیکن جب تم کو بلایا
خُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَا	جائے تو اندر چلے جایا کرو اور
نْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ	جب کھا چکو تو متفرق ہو جایا
لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ	کرو اور باتوں میں نہ لگ جایا
كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ	کرو اس سے نبی کو ایذا پہنچتی ہے
فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ	اور وہ تم سے شرماتے ہیں اور
لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ	اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا
وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ	اور جب تم ان مقدس بیبیوں
مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ	سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے
مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ	پیچھے سے مانگا کرو یہ تمہارے
ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ	دلوں کے لئے اور ان کے دلوں
وَقُلُوْبِهِنَّ (احزاب)	کے لئے زیادہ پاک ہے۔

پردہ کے احکام کے سلسلہ میں رسول اللہ صلعم کی بیبیوں کو مخاطب کیا گیا:۔

اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم

تقویٰ اختیار کرو تو نرم آواز میں بات مت کرو جس سے دل کی کھوٹ والا للچا جائے اور بات کرو تو ظاہر بات کرو اور اپنے گھروں میں وقار سے رہو اور پہلی جاہلیت کے مطابق بناؤ سنگھار مت دکھاتی پھرو اور نماز قائم کرو زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اہلبیت سوا اس کے نہیں ہے کہ اللہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کر دے اور تم کو بالکل پاک و صاف کر دے (احزاب)

آیت حجاب

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جب حجاب کی آیت نازل ہو چکی تو حضرت سودہؓ کسی ضرورت سے گھر سے نکلیں وہ بھاری جسم کی بی بی تھیں جو ان کو جانتا ہوا اس سے وہ چھپ نہیں سکتی تھیں ان کو عمر ابن خطابؓ نے دیکھ لیا اور کہا کہ سودہؓ واللہ تم ہم سے چھپ نہیں سکتیں۔ پھر وہ واپس لوٹا دی گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں بیٹھے اور شام کا کھانا نوش فرما رہے تھے اور آپؐ کے ہاتھ میں ہڈی تھی (سودہؓ) نے کہا یا رسول اللہ صلعم میں اک ضرورت سے نکلی تھی پھر عمرؓ نے مجھ سے یہ یہ کہا (عائشہؓ) کہتی ہیں پھر اللہ نے آپؐ پر وحی نازل فرمائی اور تحقیق ہڈی آپؐ کے ہاتھ میں سے گری بھی نہ تھی آپؐ نے فرمایا حقیقت میں اجازت دی گئی ہے باہر نکلنے کی لیکن ضرورت کے وقت۔

یا ایھا النبی قل لا	اے نبی اپنی بیبیوں اور بیٹیوں

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَ
نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ
ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ
فَلَا يُؤْذَيْنَ۔ (احزاب)

اور مومن عورتوں سے کہہ دو
کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر
اوڑھ لیا کریں یہ زیادہ مناسب
ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں پھر
انہیں ایذا نہ پہنچے۔

حضرت زینبؓ کے نکاح کے ولیمہ کی دعوت پر آیت حجاب نازل ہوئی اس میں مرد مخاطب تھے کہ بغیر اجازت رسول اللہ صلعم کے گھر میں نہ داخل ہوں اسی طرح سورہ نور کے تیسرے رکوع میں جس میں عام مسلمات کے حجاب کے احکام ہیں اس میں اول مردوں کو ایک دوسرے کے گھروں میں بغیر اجازت جانے کی ممانعت کی گئی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ
حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا
عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ
لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا
فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى
يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ
لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا

اے ایمان والو اپنے گھروں کے
سوا اور گھروں میں مت داخل
ہو یہاں تک کہ تم کو اجازت
دی جائے اور تم اس گھر کے
رہنے والوں پر سلام بھیج لو یہ تمہارے
واسطے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو
پھر اگر تم کسی کو گھر میں نہ پاؤ تو
اس میں مت داخل ہو جب تک
کہ تم کو اجازت دی جائے اگر تم کو

هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
عَلِيْمٌ۔ (نور)

کہا جائے کہ تم واپس چلے جاؤ تو تم
کو واپس چلا جانا چاہئے یہ تمہارے
واسطے پاکیزہ تر ہے۔

اسی سورہ نور میں مردوں کے لئے یہ حکم ہے:۔

(اے محمد صلعم) مسلمان مردوں سے کہدو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو یہ ان کے لئے پاکیزہ تر ہے حقیقت میں اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔"

عورتوں کے لئے یہ حکم ہے:۔

اور (محمد صلعم) مسلمان عورتوں سے کہدیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنے سنگار کو ظاہر نہ کریں سوا اس کے کہ جو ظاہر ہے اور اپنی اوڑھنی کو اپنے گریبانوں پر ڈال لیں اور اپنے سنگار کو ظاہر نہ کریں مگر واسطے اپنے خاوندوں کے یا واسطے اپنے باپوں کے یا اپنے خاوندوں کے باپوں کے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے یا بھائیوں کے یا بھتیجوں کے یا بھانجوں کے یا عورتوں کے یا ان کے واسطے جو ان کی ملکیت ہے یا ان مرد کام کرنے والوں کے واسطے جو کچھ غرض نہیں رکھتے یا ایسے بچے کے واسطے جس نے نسائیت کی شناخت نہیں کی اور نہ ماریں پاؤں اس طرح کہ ان کی چھپی ہوئی زینت پہچان

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

لی جائے۔

جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص کسی کو متبنّیٰ کر لیتا تو وہ اس کا وارث ہوتا آنحضرتؐ نے بھی زید بن حارثہ کو بیٹا بنایا تو لوگ زید بن محمدؐ کہا کرتے تھے جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلعم نے زید سے فرمایا تو حارثہ کا بیٹا ہے۔

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۞ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞

(احزاب ۱ع)

اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا یہ باتیں تم اپنے منہ سے بکتے ہو[1] اور اللہ سچ فرماتا ہے اور سیدھی راہ بتلاتا ہے۔ لے پالکوں کو ان کے اصل باپ کے نام سے پکارو اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ بات زیادہ انصاف کی ہے پھر اگر تم کو ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں اور وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں اور بھول چوک اگر تم سے ہو جائے تو تم پر کچھ گناہ نہیں البتہ اگر قصداً ایسا کرو گے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ع۱ نوٹ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجیے۔

وضو و تیمم آنحضرت صلعم غزوہ بنی مصطلق سے (۵ھ) کو واپس آ رہے تھے ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ ساتھ تھیں مدینہ کے قریب جب قافلہ پہنچا تو اتفاقاً ام المومنین کا ہار کہیں گر گیا سارا قافلہ وہیں اتر پڑا نماز کا وقت آیا تو پانی نہ ملا صحابہ پریشان خاطر تھے۔ آنحضرت صلعم کو خبر ہوئی اتنے میں آیت تیمم نازل ہوئی اس کے ساتھ وضو کی فرضیت بھی ہوئی گو یہ عمل ہجرت سے پہلے تھا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم نماز کو پس دھوؤ مونہوں اپنوں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا اور دھوؤ اپنے پاؤں دونوں ٹخنوں تک اور اگر تم ناپاک ہو پس نہا لو اگر تم مریض

ع۱ (پچھلے صفحہ کا نوٹ) حضرت زیدؓ نے جب جناب زینبؓ کو طلاق دیدی اور اس کے بعد سرکار دوعالمؐ نے دلدہی کی خاطر ان سے نکاح کر لیا تو منافقین نے شور مچانا شروع کیا کہ حضور صلعم نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا حالانکہ دوسروں کو اس سے منع کرتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری اور اللہ تعالیٰ نے متبنّیٰ کے سلسلہ کو لغو قرار دیا (تبویب القرآن صفحہ ۳۹۴)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ -

ہو (اور پانی اس مرض کو مضر ہو) یا سفر میں ہو (وہاں سے پانی دور ہو) یا تم میں سے کوئی حاجت رفع کرکے آئے یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کرلو[1] تاکہ اللہ پاک کرے تم کو اور پوری کرے نعمت اپنی تم پر تاکہ تم شکر کرو۔

قذف حضرت عائشہ صدیقہؓ

مرایسیع سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں ایک اتفاق ایسا ہوا جس پر منافقین نے بہتان باندھا۔ حضرت عائشہؓ خود اس واقعہ کو یوں فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلعم جب باہر جاتے تو جس بیوی کا نام قرعہ میں نکلتا تھا اس کو ساتھ لے جاتے تھے چنانچہ ایک بار ایک جہاد (یعنی سرکوبی بنی مصطلق) میں چلے اور میرا قرعہ میں نام نکلا تو مجھے ساتھ لے گئے۔ آیت حجاب نازل ہو چکی تھی میں اونٹ پر ہودہ میں پردہ میں چلتی تھی جب اس سفر سے واپس آئے شب کو مدینہ

---

[1] بخاری کتاب تفسیر الفرقان۔

کے قریب قیام ہوا رات سے کوچ پکارا گیا میں اس عرصہ میں قضاء حاجت کو گئی لوٹ کر آئی تو گلے کا ہار نہ پایا اس کو لینے گئی اتنے میں لوگوں نے میرا ہودہ اسی طرح سے اونٹ پر کس دیا اور بوجھ کا کچھ خیال نہ کیا کیونکہ اس زمانہ میں کم کھانا پینا تھا عورتیں ہلکی پھلکی تھیں وہ سمجھے کہ میں ہودہ میں ہوں قافلہ چلا گیا میں لوٹ کر آئی تو کسی کو نہ پایا یہ سمجھ کر کہ آخر میری تلاش کرتے ہوئے لوگ اسی جگہ آئیں گے میں اسی جگہ بیٹھ گئی اتنے میں نیند آگئی صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے اس لئے چھوڑا گیا تھا کہ گری پڑی چیز یا بھولے بھٹکے آدمی کا خیال رکھے۔ جب وہ قریب آیا صبح ہو گئی تھی اس نے مجھے پہچان کر انا للہ کہا اس کی آواز سے میں بیدار ہو گئی اس نے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر مجھے اپنے اونٹ پر چڑھا لیا۔ میں نے اس سے بات نہ کی اور نہ اس نے مجھ سے بات کی دوپہر کے قریب تک وہ مجھے فرودگاہ لشکر میں لے آیا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جو بظاہر مسلمان تھا یہ طوفان اٹھایا اور مجھ پر تہمت لگائی۔ اور حسان بن ثابت اور مسطح۔ حمنہ بنت جحش اس کی ہاں میں ہاں ملانے والے اور اس بات کو مشہور کرنے والے ہو گئے۔ جب یہ خبر مسطح کی والدہ کے ذریعہ سے مجھے پہنچی تو میری آنکھوں سے آنسو نہ تھمتے تھے ایک ماہ تک یہی حال رہا۔ آنحضرت صلعم اس التفات سابقہ سے پیش نہ آتے تھے آخرکار میری برأت میں آیات ذیل نازل ہوئیں۔ مجھے اپنے اللہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

پر بھروسہ تھا کہ وہ ضرور میرے معاملہ میں کچھ نازل فرما کر مجھے سچا کرے گا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ
عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ
شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ط
لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ
الْاِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لَوْلَآ اِذْ
سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّ
قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ لَوْلَا
جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ
فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ
الْكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ
اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝
اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ

جن لوگوں نے تہمت لگائی وہ تم میں سے ہی ایک گروہ ہے اس کو اپنے واسطے برا مت سمجھو بلکہ اچھا سمجھو (کہ منافقین کی چھانٹ ہو گئی) ان میں سے ہر اک مرد کے واسطے جو گناہ اس نے کمایا اور جس نے اس طوفان میں بڑا حصہ لیا، اس کے واسطے عذاب عظیم ہے کیوں ایسا نہ ہوا کہ جب تم نے اس کو سنا تو جو مومن مرد اور مومنہ عورتیں تھیں اپنے نفسوں میں اچھا گمان نہ کیا اور یہ نہ کہا کہ یہ تو صاف بہتان ہے کیونکہ وہ اس پر چار گواہ نہیں لائے پس جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں اور اگر دنیا و آخرت میں تم پر اللہ کا

تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ
لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا
وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ وَ
لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ
لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ
هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ يَعِظُكُمُ
اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ
تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
(اَلنُّوْر)

فضل اور رحمت نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے تھے اس کے سبب سے تم پر بڑا عذاب آتا جب تم اپنی زبانوں سے اسکو نقل در نقل چلاتے اور جس بات کا تم کو علم نہ تھا وہ منہ سے نکالتے تھے اس کی ہلکی بات سمجھتے تھے مگر وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات تھی جب تم نے اسکو سنا تو کیوں نہ کہا کہ ہمیں شایان نہیں کہ ایسی بات کہیں. تو پاک ہے یہ تو بڑا بہتان ہے اللہ تم کو سمجھاتا ہے کہ پھر کبھی تم ایسا نہ کرنا جبکہ تم مومن ہو اللہ تمہارے واسطے آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں کے بارے میں بد باتیں شائع کریں ان کے واسطے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے ہاں اللہ جانتا ہے پر تم نہیں جانتے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

تہمت اور زنا کی سزا

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی برءیت کے ساتھ ہی تہمت اور زنا کی سزا کے لئے احکام نازل ہوئے۔

زنا

زانی مرد اور زانیہ عورت ہر ایک کو ان میں سے سو دُرّے لگاؤ اور ان دونوں پر اللہ کے دین میں ترس نہ کھاؤ اگر تم اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتے ہو اور چاہئے کہ مومنوں کا ایک گروہ ان کے عذاب کو دیکھے زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ یا مشرک عورت سے اور زانیہ عورت نکاح نہ کرے مگر زناکار مرد یا مشرک مرد سے یہ مومنوں پر حرام کیا گیا۔

تہمت

جو پاک دامنوں پر (زنا) کی تہمت لگاویں پھر چار شاہد پیش نہ کر سکیں تو ان کے اسّی دُرّے لگاؤ اور پھر ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو یہی وہ لوگ ہیں جو فاسق ہیں مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ کریں اور اصلاح کر لیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگادیں اور سوائے ان کے نفسوں کے ان کے اور شاہد نہ ہوں تو ان میں سے ایک کی شہادت یہ ہے کہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر شہادت ادا کرے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار (کہے) کہ اس پر اللہ کی لعنت اگر وہ جھوٹا ہو اور اس عورت سے عذاب ٹل سکتا ہے اگر وہ چار بار اللہ کی

قسم کھا کر شہادت دے کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں بار (کہے) کہ اس پر اللہ کا غضب اگر وہ سچا ہو۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی (تو کیا ٹھکانا تھا) اور تحقیق اللہ رجوع کرنے والا حکمت والا ہے" ۲۴/۲-۱۰ ـ نور

غزوۂ خندق ۵ھ

یہ غزوہ احزاب شوال ۵ھ میں ہوا تھا اس کا باعث یہ ہوا کہ جب بنو نضیر جلا وطن ہو کر خیبر کی طرف چلے گئے تو ان میں سے چند آدمی مکہ کو گئے اور ان کو آنحضرت صلعم کی مخالفت اور لڑائی پر ابھارا جو لوگ قابل جنگ نہ تھے ان سے مالی امداد حاصل کی بعد ازاں بنو غطفان میں پہنچے انہیں بھی آمادہ کیا۔ دس ہزار آدمیوں کا لشکر ابوسفیان کی سرداری میں مدینہ روانہ ہوا۔ رسول اللہ صلعم نے اس لشکر کا حال سنکر صحابہ سے مشورہ کیا حضرت سلمان فارسیؓ نے یہ رائے دی کہ شہر کے گرد خندق کھدوا کر اطمینان سے مقابلہ کیا جائے رسول اللہ صلعم نے ان کی رائے پسند فرمائی سب صحابہ نے ملکر خندق کھودنا شروع کی رسول اللہ صلعم بھی اس کام میں صحابہ کے شریک تھے آپؐ نے کئی وقت سے کھانا نہیں کھایا اور بھوک کی وجہ سے پیٹ سے پتھر باندھ لیا تھا اس حالت میں بھی آپ کدال لے کر مٹی کھودتے تھے آخر چھ دن میں خندق تیار ہوگئی دشمن کے لشکر نے شہر کا محاصرہ کر لیا اس موقعہ پر بنی قریظہ جن سے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

معاہدہ تھا مسلمانوں کو دغا دے کر دشمن سے جاملے۔ رسول اللہ نے آدمی بھیجکر ان کو معاہدہ یاد دلایا لیکن انہوں نے نہ مانا آخر صرف مسلمانوں نے جن کی کل تعداد تین ہزار تھی دس ہزار کا مقابلہ کیا۔ منافقین نے مسلمانوں کو بہکانا چاہا مگر وہ انکے پھندے میں نہ پھنسے بلکہ جی توڑ کر مقابلہ کیا۔ ابوسفیان نے کئی مرتبہ کوشش کی کہ خندق کے پار ہو جاؤں لیکن مسلمانوں نے اس کو ہر مرتبہ پیچھے ہٹا دیا۔ عمرو بن عبدود پہلوان جو تنہا ہزار آدمی کے برابر سمجھا جاتا تھا قریش کے سرداروں کو لے کر خندق کے پار آگیا اس کے مقابلے کو حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلعم سے اجازت مانگی آپؐ نے اجازت دیدی اور ایک تلوار عنایت فرمائی حضرت علیؓ شیر کی طرح میدان میں آئے اور ذراسی دیر میں عمرو بن عبدود کا سر الگ کردیا اس کے بعد پھر خندق کے پار اترنے کی کسی کو ہمت نہ ہوئی اسی طرح دو ہفتے گزر گئے لیکن لڑائی کا کوئی فیصلہ نہ ہوا مسلمان تنگ آگئے تھے کہ دشمنوں میں پھوٹ پڑ گئی اور رات کو ہوا کا ایسا طوفان آیا کہ دشمن کے خیمے جڑ سے اکھڑ کر گر گئے صبح ہوتے ہی قریش مکہ کو بھاگے اور دوسرے قبیلے اپنے اپنے گھروں کو چلتے ہوئے۔ قرآن میں غزوہ احزاب کے متعلق یہ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

اے مومنو! اللہ کی نعمتیں جو تم پر ہیں ان کو یاد کرو جب

إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ○ إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ○ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ○ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ○ وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ

لشکر تم پر آپہنچے ہم نے ان پر ایک ہوا بھیجی اور ایسے لشکر جن کو تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھنے والا ہے۔

جب وہ تم پر تمہارے اوپر کی طرف اور تمہارے نیچے کی طرف سے آپڑے اور جب آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں اور دل بالکلیجہ منہ تک پہنچے تو تم اللہ پر طرح طرح کے طعن کرنے لگے اس جگہ مومن آزمائے گئے اور ایک سخت زلزلہ کے ساتھ ہلا دیئے گئے اور جب منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی ظاہر کرنے لگے کہ اللہ اور رسول کا وعدہ تو بس دھوکہ ہی دھوکہ ہے اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے اہل یثرب (مدینہ) تمہارے واسطے کوئی ٹھکانہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا.

(الاحزاب ۲)

نہیں بس واپس ہو جاؤ اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے یہ کہہ کر اجازت مانگتا تھا کہ ہماری گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے ان کا ارادہ محض بھاگ جانا تھا اور اگر مدینہ میں اس کے اطراف سے ان پر کوئی آپڑے پھر ان سے فساد کی درخواست کی جائے تو یہ اس کو منظور کریں اور ان گھروں میں بہت ہی کم ٹھہریں حالانکہ یہی لوگ پہلے خدا سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کی باز پرس ہوگی"

اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو وہ بولے کہ یہ وہی ہے کہ جو اللہ نے اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ نے اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ

تا

وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا

قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا لِّيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا

اس سے ان کے ایمان اور فرمانبرداری میں ترقی ہوئی۔

ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے پھر بعض تو ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعضے ان میں مشتاق ہیں اور انہوں نے ذرا تغیر و تبدل نہیں کیا یہ واقعہ اس لئے ہوا تاکہ سچے مسلمانوں کو ان کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں کو چاہے سزا دے یا چاہے ان کو توبہ کی توفیق دے بیشک اللہ غفور الرحیم ہے اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کی کچھ بھی مراد پوری نہ ہوئی اور جنگ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے آپ ہی کافی ہوگیا اور اللہ تعالیٰ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

(سورۃ الاحزاب) بڑی قوت والا بڑا زبردست ہے

غزوہ خندق کے بعد غزوہ بنی قریظہ پیش آیا اس میں یہود کے جوان قتل کئے گئے اسی سنہ میں حضرت زینب سے نکاح ہوا سریہ ابو عبیدہ بن الجراح الحمری کا واقعہ پیش آیا۔

سنہ استیناس و ۶ھ سریہ محمد بن مسلمہ غزوہ بنی لحیان غزوہ ذی قرد پیش آئے۔

صلح حدیبیہ و بیعت رضوان ۶ھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ شریف آئے چار پانچ برس گزر چکے تھے اتنی مدت میں مسلمانوں کو حج نصیب نہ ہوا ذی قعدہ ۶ھ کو چودہ سو[1] صحابہ کے ساتھ عمرہ ادا کرنے مکہ شریف کے چلے اور قربانی کے لئے ستر اونٹ آگے روانہ کر دیئے۔

جب آپ غدیر الاشطاط پہونچے تو وہاں آپ کے مقابل قریش بہت سی جماعت سے ذی طویٰ میں مقیم تھے اور قریش نے یہ عہد کیا تھا کہ سرور کائناتؐ کو مکے نہ آنے دیں گے۔ خالد بن ولید ایک دستہ سواروں کے ساتھ کراع الغمیم کی طرف بڑھے یہ خبر آپ کو اس وقت پہنچی جب آپ عسفان پہنچ گئے تھے آپ نے اسی مقام سے معمولی راستہ چھوڑ کر ثنیتہ المراہ کا راستہ اختیار کیا رفتہ رفتہ حدیبیہ (مکہ معظمہ سے ایک[2] منزل پر چاہ حدیبیہ ہے) میں آئے یہاں آپ کا ناقہ آگے بڑھنے سے رک گیا آپ وہیں ٹھہرے اور

[1] التنبیہ والاشراف اور بعض دوسری تاریخ کتب میں صحابہ کی تعداد ۱۲۰۰ بتائی گئی ہے۔
[2] التنبیہ والاشراف میں مکہ سے حدیبیہ کا فاصلہ ۲۹ میل درج ہے۔

نامہ و پیام ہونے لگے خراش بن امیہ قریش کے پاس گئے ان کی سواری میں خاص اونٹ رسول اللہ صلعم کا تھا اس کو مار ڈالا یہ کسی طرح جان بچا کر واپس آئے اور ادھر قریش نے ایک دستہ مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کو بھیجا مگر وہ آتے ہی گرفتار کر لیا گیا اس کے بعد ان کو چھوڑ بھی دیا گیا۔ قرآن مجید میں اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔

ھوالذی کف ایدیھم	وہ وہی خدا ہے جس نے مکہ میں
عنکم وایدیکم عنھم	ان لوگوں کا ہاتھ تم سے اور
ببطن مکۃ من بعد	تمہارا ہاتھ ان سے روک دیا
ان اظفرکم علیھم۔	بعد اس کے تم کو ان پر قابو دیدیا تھا۔

بالآخر پھر آپ نے گفتگو کے لئے حضرت عمرؓ کو منتخب کیا مگر آپ نہیں گئے حضرت عثمان اپنے عزیز ابان بن سعید کی حمایت میں مکہ گئے اور آنحضرت صلعم کا پیغام (صلح) سنایا قریش نے ان کو نظر بند کر دیا عام طور پر خبر مشہور ہو گئی کہ وہ قتل کر ڈالے گئے آپ کو خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ عثمان کے خون کا قصاص لینا فرض ہے یہ کہہ کر ایک ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے صحابہ سے جان نثاری کی بیعت لی زن و مرد صحابہ و صحابیات نے ولولہ انگیز جوش کے ساتھ دست مبارک پر جان نثاری کا عہد کیا سورہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

ذیل میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۔

خدا مسلمانوں سے راضی ہوا جبکہ وہ تیرے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے سو خدا نے جان لیا جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں تھا تو خدا نے ان پر تسلی نازل کی اور عاجلانہ فتح دی۔

قریش کو جب بیعت کی خبر لگی تو انہوں نے صلح کا پیغام دیکر سُہیل بن عمرو کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمایا اور تھوڑی گفتگو کے بعد ان شرطوں پر صلح ہو گئی کہ دس سال تک لڑائی موقوف رہے گی مشرکوں کا کوئی فرد مسلمانوں کے پاس چلا جائے گا تو واپس کر دیا جائے گا اور کوئی مسلمان مشرکوں کے پاس آجائے گا تو واپس نہ کیا جائے گا۔ اس میں عورتیں داخل نہ تھیں عورتوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ

مسلمانو جب تمہارے پاس عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو ان کو اچھی طرح جانچ لو خدا ان کے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے۔

فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ ۔

اب اگر تم کو معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہیں تو ان کو کافروں کے ہاں واپس نہ بھیجو نہ وہ عورتیں کافروں کے قابل ہیں اور نہ کافران عورتوں کے قابل ہیں اور ان عورتوں پر ان لوگوں نے جو خرچ کیا وہ تم ان کو دیدو اور تم ان سے شادی کر سکتے ہو بشرطیکہ ان کے مہر ادا کر دو اور کافرہ عورتوں کو اپنے نکاح میں مت لو۔

اور ہر شخص کو اختیار ہے چاہے اس صلح (حدیبیہ) میں مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو یا مشرکوں کے ساتھ اور اس سال مسلمان واپس جائیں دوسرے سال قریش تین روز تک باہر چلے جائیں اور مسلمان آکر حج کر لیں تین روز سے زیادہ نہ رہیں بعض مسلمانوں کو اس طرح دب کر صلح کرنا ناگوار ہوا لیکن خدا اور خدا کا رسول خوب مصلحت سمجھتا تھا۔ یہ معاہدہ لکھا ہی جا رہا تھا کہ سہیل کے بیٹے ابوجندل بیڑیاں پہنے ہوئے آئے سہیل نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کہا اے "محمد" اس کے آنے سے پہلے صلح کی شرطیں طے ہو چکی ہیں۔"

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

رسول اللہ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور حضرت ابوجندل کو لوٹانے کا حکم دیا۔ ابوجندل نے کہا یہ مشرک مجھے ایذا دیں گے رسول اللہ صلعم نے فرمایا صبر کرو ہم نے جو عہد کر لیا ہے اسے نہ توڑیں گے جب عہد نامہ لکھا جاچکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو واپس تشریف لے آئے۔

دعوت و تبلیغ ۶ھ

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔

(اعراف)

کہہ دیجئے اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اس پر اور اس کے اس نبی امی پر ایمان لاؤ جو خود اللہ اور اس کے احکام پر ایمان لایا اور اس کا اتباع کرو تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ۔

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔

اپنے رب کی راہ دکھاؤ دانائی اور عمدہ نصائح کے ساتھ مکالمہ کرو اچھے طریق پر۔

ذی الحجہ ۶ھ کی آخری تاریخوں میں صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے آپ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا:

خدا تعالیٰ نے مجھکو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور میں کل دنیا کے لئے پیغمبر بنکر آیا ہوں اس لئے میرا ارادہ ہے کہ خدا کا پیغام تمام امراء و سلاطین عالم تک پہنچا دوں تاکہ خدا کی حجت تمام ہو اور دعوت ربانی سے دنیا کی کوئی جماعت محروم نہ رہ سکے۔

فرامین بنام سلاطین عالم

صحابہ اور بالخصوص سلمان فارسیؓ نے عرض کیا کہ دعوت اسلام کے فرامین پر اسم مبارک بطور مہر کے ثبت کیا جائے کیونکہ شاہان عجم میں یہی دستور ہے بلا مہر شدہ تحریر مستند نہیں مانتے اور نہ اس کو پڑھتے ہیں۔" آپ نے چاندی کی انگشتری بنوائی اور اس کے نگینہ پر اسم مبارک محمد رسول اللہ نقش کرایا یہی مہر نبوت کہلائی

شروع ماہ محرم ۷ھ کو نامہ ہائے مبارک سفراء اسلام کے سپرد کئے گئے اور یہ لوگ سلاطین عالم کے پاس روانہ ہوئے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

سفراء اسلام و شاہان و امرائے معاصرین

	نام شاہان	نام سفراء اسلام
(۱)	اصحمہ بن ابحرہ نجاشی بادشاہ حبشہ	جناب عمرو بن امیہ ضمری رض
(۲)	ہرقل اعظم قیصر روم و حاکم رومہ	جناب وحیہ کلبی رض
(۳)	شاہ خسرو پرویز شہنشاہ ایران / ہرمزان ایران	جناب عبداللہ بن خذافہ سہمی رض
(۴)	مقوقس عزیز مصر	جناب حاطب بن ابی بلتعہ رض
(۵)	امیر حارث غسانی گورنر حدود شام	جناب شجاع بن وہب الاسدی رض
(۶)	ہوذہ بن علی	سلیط بن عمرو عبد سلمی رض
(۷)	منذر بن ساوی حاکم بحرین	علاء بن الحضرمی

ترجمہ نامہ مبارک بنام اصحمہ نجاشی

یہ خط ہے اللہ کے رسول محمد (صلعم) کی جانب سے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام تجھ پر سلامتی ہو میں تجکو اس خدا کی حمد سناتا ہوں جو معبودیت میں یکتا ہے کل جہان کا مالک ہے برگزیدہ ہے نگہبان ہے اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰ ابن مریم اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں جس کو اس نے مریم بتول طیبہ پاک دامن میں القا کیا کہ

وہ خدا کے نبی حضرت عیسیٰ کی والدہ ہیں پس اللہ نے ہی اس کو اپنی روح سے پیدا کیا اور اس کو حضرت مریم میں پھونک دیا جیسا کہ اس نے حضرت آدم کو اپنی یدقدرت سے بنایا اب میں تجکو خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ اور اس کی اطاعت و مودّت و محبت کی دعوت دیتا ہوں اور یہ کہ تو میری پیروی کر اور جو خدا کا پیغام میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لا۔

میں تجکو اور تیرے لشکر کو اللہ عزّوجل کی طرف بلاتا ہوں پس میں نے تبلیغ و نصیحت کی تجکو چاہئے کہ اس کو قبول کرے اور سلام اس پر جو ہدایت کا پیرو ہو۔"

شاہ نجاشی نامہ مبارک کو سن کر بڑا متاثر ہوا اور فرط شوق میں نامہ مبارک کو بوسہ دیکر سر پر رکھ لیا اور حضرت جعفر طیارؓ کو دربار میں بلا کر اسلام کے متعلق گفتگو کی اور اس کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت اسلام کی۔

جواب اصحمہ نجاشی

اصحمہ نجاشی کی جانب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سلامتی ہو آپ پر اللہ کی رحمت اے خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے نبی وہ خدا جس کے سوا کوئی معبود

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

نہیں۔ وہی ہے جس نے پھر اسلام کا راستہ دکھایا اور میری رہنمائی کی۔

امابعد! اے خدا کے نبی آپ کے مکتوب گرامی کی زیارت کا مجکو شرف حاصل ہوا آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا میں رب السماء والارض کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے زیادہ کچھ نہیں ہیں ہم نے ان تمام باتوں کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے جو آپ نے ہم تک پہنچائیں آپ کے چچا کے بیٹے اور ان کے رفقا ہمارے مقرب ہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے سچے رسول ہیں میں آپ کے سلسلہ بیعت میں شامل ہوگیا اور آپ کے چچیرے بھائی کے ہاتھ پر اللہ رب العالمین کے لئے بیعت کرلی اور مسلمان ہوگیا اور یا نبی اللہ میں آپ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو بھیجتا ہوں اگر آپ کا حکم ہوگا تو میں خود بھی حاضر ہوجاؤں گا۔ السلام علیک ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔"

اصحمہ نے اپنے بیٹے روحا کو بھی معہ ساٹھ ہمراہیوں کے حضرت عمرو بن امیہ ضمری کے ساتھ روانہ کیا لیکن بدقسمتی سے وہ تمام کی تمام کشتیاں جن میں روحا اور ان کے ہمراہی سوار تھے دریا کی طغیانی سے غرق ہوگئیں اور ان میں سے ایک متنفس بھی نہ بچ سکا

عمرو بن امیہ جس کشتی میں سوار تھے وہ صحیح سلامت رہی اور وہ تنہا دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور نامہ اصحمہ پیش کیا۔

روم اس وقت بڑی حکومت تھی شمال مشرق میں ترکستان اور سلطنت روسیہ جنوب میں شام واسکندریہ مغرب میں بحیرۂ روم۔ رومیوں کو عرب بنی الاصفر کہا کرتے تھے[1]۔ یہاں کا تاجدار ہرقل اعظم (قیصر روم) تھا جس طرح حکومت وسطوت میں ممتاز تھا ایسے ہی مذہبی علوم کا ماہر مانا جاتا تھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی کو ہرقل کے پاس روانہ کیا تو حکم دیا تھا کہ اس خط کو حاکم بُصریٰ کے پاس لے جانا اور اس کے ذریعہ قیصر روم تک پہنچا دینا چنانچہ جناب دحیہ کلبی بُصریٰ آئے معلوم ہوا کہ حاکم حمص میں مقیم ہے[2] قیصر روم زیارت بیت اللہ کو آ رہا ہے اس کے انتظام کے لئے مامور ہے غرضکہ آپ حمص روانہ ہوگئے۔ ان کے عقب سے بحکم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عدی بن حاتم (یہ نصرانی تھے اور شاہی درباروں کے آداب وطریق سے واقف تھے) بغرض امداد واعانت روانہ ہوئے۔ ہرقل بیت المقدس میں مقیم تھا جناب دحیہ کلبی حمص پہنچے اور حارث غسانی (حاکم بُصریٰ) کو نامہ مبارک سپرد کیا اس نے معہ جناب دحیہ کے قیصر روم کے دربار میں بیت المقدس بھیجدیا آپ نے قیصر کو نامہ دیا اس نے نامہ

---

[1] معجم البلدان۔ [2] طبری

پڑھکر کہا کہ کسی عرب کو لاؤ غزہ مقام میں قریش کا تجارتی قافلہ مقیم تھا اور امیر قافلہ ابو سفیان تھے (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) قیصر کے قاصد غزہ پہنچے اور قافلہ والوں کو جا کے لے آئے۔"

دربار میں ابو سفیان معہ دیگر تاجران مکہ پیش ہوئے قیصر نے تاجروں سے کہا کہ میں ابو سفیان سے سوال کروں گا اگر یہ غلط بیان کرے تو تم آگاہ کر دینا ابو سفیان ان دنوں حضور صلعم کے جانی دشمن تھے۔

ان کا بیان ہے کہ اگر مجھے رفقار کے جھٹلانے اور سزا ملنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں بہت باتیں بنانا مگر وہاں سچ سچ کہنا پڑا۔

ہرقل قیصر نے تاجر عرب ابو سفیان سے دریافت کیا محمد صلعم کا خاندان اور نسب کیسا ہے۔ انہوں نے کہا شریف اور عظیم ابو سفیان کا جواب سنکر ہرقل نے کہا بیشک انبیاء شریف گھرانے سے ہی ہوتے ہیں تاکہ ان کی اطاعت میں کسی کو عار نہ ہو۔

قیصر نے ابو سفیان سے پوچھا کیا اس شخص کے خاندان میں کوئی بادشاہ گزرا ہے ابو سفیان نے کہا نہیں پھر پوچھا کبھی اس شخص نے دنیاوی معاملات میں جھوٹ بولا ہے کہا نہیں قیصر نے کہا خدا کی قسم ہے کہ جو شخص دنیا کے لئے جھوٹ نہ بولے وہ خدا کے اوپر جھوٹ نہ باندھے گا۔ پھر قیصر نے پوچھا کہ اس پر ایمان غریب لوگ لاتے ہیں یا امیر کہا غریب قیصر نے کہا پیغمبروں کا ہمیشہ سے یہی حال رہا ہے پھر قیصر نے کہا کہ جس قدر اس شخص کے پیرو کار زیادہ ہوتے جاتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو بڑھاتا جاتا ہے کہا نہیں بلکہ فقیرانہ وضع کو پسند کرتا ہے پھر قیصر نے پوچھا کہ تم میں اور اس میں لڑائی کا کیا رنگ رہتا ہے کہا کہ کبھی ہم غالب ہوتے ہیں اور کبھی وہ غالب ہوتے ہیں۔ پھر پوچھا کہ وہ بدعہدی بھی کرتا ہے کہا کہ اب تک تو اس نے کوئی بدعہدی نہیں کی مگر ہمارے آنے کے بعد کی ہو تو معلوم نہیں (ابو سفیان کہتے ہیں کہ اس جھوٹی بات کے سوا اور میں کوئی بات نہ کہہ سکا۔ پھر پوچھا کہ اس کے پیرو کار کبھی اس کے مذہب سے پھر جاتے ہیں کہا نہیں پھر پوچھا کہ اس کے پیرو کار بڑھتے جاتے ہیں کہا روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہیں تب قیصر نے کہا خدا کی قسم ہے کہ اس شخص کا مذہب یہاں تک پہنچیگا جہاں ہم موجود ہیں۔ جب ابو سفیان قیصر کے دربار سے باہر نکلے تو آنحضرت (صلعم) کی شان میں اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھو کہ اس بد دین کا اثر یہاں تک بھی پہنچیگا اور قیصر کو ابو سفیان کے جواب سے پوری تشفی ہوگئی۔ آپ کے حالات سنکر آپ کی نبوت کی تصدیق کی اور جلسہ میں نصاریٰ کو جمع کر کے اس امر کو پیش کیا سب نے باتفاق انکار کیا جلسہ درہم برہم ہو چلا قیصر نے مجلس کا رنگ دیکھکر لوگوں کو نرمی سے بلایا ابن اسحاق سے روایت کی جاتی ہے کہ اس مجمع کے منتشر ہونے کے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کے بعد قیصر نے ارکین دولت کو طلب کر کے آنحضرت صلعم کو جزیہ دینا منظور کرنے کی بابت گفتگو کی سب نے اس سے انکار کیا پھر اس نے کہا بہتر ہوگا کہ ارض سوریہ دے کر صلح کر لی جائے ارکین دولت نے اس سے بھی اختلاف کیا۔ نامہ نامی کو سن کر وحیہ کلبی کو رخصت کر دیا۔

(۱) اصحمہ نجاشی بادشاہ حبش مسلمان ہوگیا۔

(۲) ہرقل بھی مائل تھا مگر قوم سے مجبور رہا۔

(۳) خسرو پرویز (کسرائے ایران) نے نامہ مبارک کو چاک کر دیا جس پر اس کی حکومت تباہ و برباد ہوگئی اور اس نے باذان گورنر یمن کو لکھا کہ اس شخص (مقدس) کو قید کر کے یہاں بھیج دو۔ گورنر نے آنحضرت صلعم کے متعلق تحقیقات کی اور مع دربار و ملک کے مسلمان ہوگیا۔

(۴) مقوقس شاہ اسکندریہ عیسائی تھا اسلام پر غور کرنے کی مہلت کی درخواست کی تحفہ و ہدایا ارسال خدمت کیے۔

(۵) حارث غسانی پہلے سفیر کے ساتھ بگڑا پھر اعزاز کیا مگر مسلمان نہ ہوا۔

(۶) ہوذہ حاکم یمامہ نے اسلام میں اپنے لئے اختیارات حاصل ہونے کی شرط پر مسلمان ہونے کا ارادہ ظاہر کیا۔

(۷) منذر حاکم بحرین خود مع اکثر حصہ رعایا کے مسلمان ہوگیا۔

(۸) جیفر شاہ عمان مع اپنے بھائی کے مسلمان ہوا۔

مندرجہ بالا بادشاہوں کے نام فرامین گئے تھے ان کے علاوہ اور حکمران والیان ملک ذاتی تحقیقات سے مسلمان ہوئے۔

۱۔ ثمامہ والی نجد ۶ھ

۲۔ جبلہ حکمران غسان ۸ھ۔

۳۔ فروہ بن عمرو خزاعی گورنر قیصر ۸ھ۔ قیصر نے فروہ کو ترک اسلام کا حکم دیا اس نے نہ مانا تو قیصر نے پہلے تو قید کیا پھر قتل کرا دیا۔

۴ خالد بن ولید عثمان بن ابی طلحہ عمر بن عاص ۸ھ۔

۵ اکیدا حکمران دومتہ الجندل ۹ھ۔

۶۔ ذی الکلاع الحمیری اس کی حکومت حمیر و طائف و یمن کے اضلاع پر تھی یہ خدا کہلایا کرتا تھا مسلمان ہو کر ایک دن میں ۱۸ ہزار غلام آزاد کیے۔

وفود جو قبول اسلام کی غرض سے ۹ھ اور ۱۰ھ میں یمن اور حضرموت سے مہرہ عمان اور بحرین سے جنوب میں واقع ہیں شام و فارس کی سرحد سے مختلف قبائل آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ذیل میں ان مشہور و معروف وفدوں اور سفارتوں کی فہرست مع ان نامی گرامی اسلام لانے والے اشخاص کے درج کی جاتی ہے جو ان دو سالوں کے اندر آنحضرت صلعم کی خدمت حاضر ہوئے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

۱۔ وفد بنی عامر یہ بنی ہوازن کی ایک شاخ اور قبیلہ ثقیف کے ہم جد تھے صوبہ نجد میں رہتے تھے مشہور شاعر لبید جو سبعہ معلقہ میں سے ایک قصیدہ کا مصنف ہے اسی قبیلہ میں سے تھا۔[1]

۲۔ بنی عبدالقیس ایک سعدی قبیلہ تھا جو ربیع کی اولاد سے تھا یہ عیسائی تھے۔ بحرین میں (جو خلیج فارس پر واقع ہے) آباد تھے۔

۳۔ بنی احمس یہ لوگ انمار کی اولاد میں تھے جو یمن کی قحطانی نسل سے تھا۔

۴۔ بنی عنزہ بنی اسد کی ایک شاخ تھی۔

۵۔ بنی اسد بنی خزیمہ یہ ایک طاقتور قبیلہ تھا جو نجد میں قطن نام ایک پہاڑی کے قریب رہتا تھا یہ قبیلہ معد سے تھے ان کے سردار طلیحہ و سلمہ نے ۴ھ میں مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے سواروں اور تیز رفتار شتر بانوں کی ایک فوج جمع کی تھی جس کو مسلمانوں نے پراگندہ کر دیا۔[2] جس وقت قحط پڑا تو یہ لوگ معہ اہل و عیال کے مدینہ آگئے تھے شہر کی گلیوں کو یہ لوگ گندا کرتے تھے اور بازار کا نرخ ان کی وجہ سے گراں ہو گیا تھا یہ لوگ

---

[1] تذکرہ لبید از کتاب الاغانی۔ [2] طبقات ابن سعد جلد ۱ ص ۳۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان رکھتے تھے کہ بغیر لڑے ہم ایمان لائے چنانچہ قرآن پاک میں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے احسان جتانے کو ظاہر فرمایا ہے:

یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ	اے محمدؐ! تجھ پر یہ لوگ اپنے
اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا	اسلام کا احسان جتلاتے ہیں (تو
عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ بَلِ	ان سے کہہ دے) کہ اپنے اسلام کا
اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ	احسان مجھ پر نہ جتاؤ بلکہ اللہ
اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ	تم پر احسان رکھتا ہے کہ تم کو
اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ	ایمان کی طرف اس نے ہدایت
	کی بشرطیکہ تم دعویٰ اسلام میں
	سچے ہو۔

۶۔ بنی ازد یمن کے رہنے والے نسل قحطانی سے تھے یمن سے جانب شمال کوچ کرنے کے دوران وہ عرصہ تک حجاز میں بمقام بطن مر جو مکہ کے قریب ہے سکونت پذیر رہے جب وہ ملک شام کے شمال کی طرف اور آگے بڑھے تو انہوں نے اپنا نام قضاعہ کو چھوڑ کر غسان رکھ لیا۔ غسانی چشمہ کے پاس مقیم رہنے سے یہ نام مشہور ہوا بعد ازاں اوس و خزرج دونوں قبیلے ان غسانیوں سے علیحدہ ہو کر یثرب میں جا بسے ازد کی سفارت جو یمن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

آئی اس کے سردار صرو بن عبداللہ ازدی تھے۔

۷ - بنی ازد عمانی۔

۸ - بنی باہلہ۔

۹ - بنی بہر

۱۰ - بنی بجلہ خشعم کے ہم جد اور انمار بن فزار کی اولاد میں تھے جو قحطانی نسل سے تھا مسکن یمن تھا ان لوگوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد مشہور بت "خلصہ" کو توڑ دیا تھا۔

۱۱ - بنی بکار، ساکن وسط عرب۔

۱۲ - بنی بکر بن وائل۔

۱۳ - بنی بلی۔

۱۴ - بنی بارق۔

۱۵ - بنی داری۔

۱۶ - فروہ بن عمرو الجذامی قبیلہ بنی جذام کا فرد تھا غسانی علاقہ معان پر رومی سلطنت کی طرف سے عامل تھا ۸ھ میں وفد کے ذریعہ اسلام کا اظہار کیا۔[1]

۱۷ - بنی فزارہ

۱۸ - بنی تنافق۔

---

[1] ابن ہشام صفحہ ۹۵۸۔

۱۹ - بنی غانم۔

۲۰ - بنی غسان۔

۲۱ - بنی ہمدان۔

۲۲ - بنی حنیفہ۔

۲۳ - بنی حارث سکنہ نجران

۲۴ - بنی بلال بن عامر بن صعصعہ۔

۲۵ - بنی حمیر یمن رویان معاصر ہمدان اور یزن کے حمیری شہزادوں نے جو سب یمن کے باشندے اور عیسائی تھے اسلام قبول کیا اور اپنے اسلام لانے کا اعلان خطوط کے ذریعہ کیا۔

۲۶ - بنی جعد۔

۲۷ - بنی جعفر بن کلاب بن ربیعہ۔

۲۸ - جیفر بن الجندی۔

۲۹ - بنی جہنیہ۔

۳۰ - بنی جعفی۔

۳۱ - بنی کلب۔

۳۲ - بنی خثعم بن انمار۔

۳۳ - بنی خولان۔

۳۴ - بنی کلاب

۳۵ - بنی کنانہ۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

۳۶۔ بنی کندہ۔

۳۷۔ بنی مہرہ۔

۳۸۔ بنی محارب۔

۳۹۔ بنی منتفق۔

۴۰۔ بنی مراد۔

۴۱۔ بنی نخع۔

۴۲۔ بنی نہد۔

۴۳۔ بنی عذرہ۔

۴۴۔ بنی رہی۔

۴۵۔ بنی رواس۔

۴۶۔ بنی سعد ندیم۔

۴۷۔ بنی صدف۔

۴۸۔ بنی سدوس۔

۴۹۔ بنی سہیم۔

۵۰۔ بنی ثقیف معدی نسل کے مضر کی ایک شاخ تھے مسکن طائف تھا لات یا طاغیہ بت کی پوجا کرتے تھے یہاں کے ایک سردار عروہ بن مسعود اسلام لائے اور وطن جاکر اشاعت اسلام کی جس پر اہل طائف نے ان کو شہید کیا مگر وہ اپنا اثر چھوڑ گئے ایک وفد چھ سرداروں اور ان کے پندرہ بیس ہمراہیوں کا جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے خوشی سے ان کا خیر مقدم کیا اور اپنی مسجد کے صحن میں ان کے آرام کے لئے ایک خیمہ نصب کیا ہر روز شام کو کھانا کھانے کے بعد آنحضرت صلعم وہیں ان سے ملاقات کرتے اور دین اسلام کی تعلیم دیتے تھے (ابن ہشام)

بنی سلامان۔ بنی شیبان۔ بنی صدا۔ بنی تغلب۔ بنی تجیب بنی تمیم۔ بنی طے قحطانی یمنی یہ مشہور قبیلہ تھا اور شمال کی طرف حرکت کرکے کود آیا اور کوہ سلمے ہیں جو نجد اور حجاز کے شمال کی طرف واقع ہیں اور قصبہ تیما میں جا بسے انہوں نے دین مسیحی اختیار کیا تھا مگر کل کا کل قبیلہ مسلمان ہو گیا۔[1]

وفد نجران نجران یمن کا علاقہ ہے وہاں عیسائی آباد تھے اور ان کا عظیم ترین کلیسا وہاں تھا بڑے بڑے مذہبی پیشوا وہاں رہتے تھے یہ کلیسا تین سو کھالوں سے گنبد کی شکل کا بنایا گیا تھا اس کے حدود میں جو آجاتا تھا وہ مامون ہو جاتا اس کے وقف کی آمدنی دو لاکھ سالانہ تھی" کلیسائے نجران کے محافظ اور ائمہ مذہب کے پاس بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کا خط لکھا تو ان میں کے سات آدمی ۹ھ میں مدینہ حاضر ہوئے اس وفد نجران کو مسجد میں اتارا گیا تھوڑی دیر کے بعد

۱؎ مقدمہ تحقیق الجہاد ص ۶۶

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

نماز کا وقت آیا تو ان لوگوں نے نماز پڑھنی چاہی صحابہ نے روکنا چاہا آپ نے فرمایا پڑھنے دو چنانچہ ان لوگوں نے مشرق کی طرف منہ کرکے نماز ادا کی ابو حارثہ جو لارڈ بشپ تھا وہ قیصر روم کی طرف سے اس منصب پر فائز تھا۔[1] اس وفد کے لوگوں نے آپ سے مختلف مسائل دریافت کئے اسی وقت سورہ آل عمران کی ایسی آیات اتریں جن میں ان کے سوالات کے جواب تھے۔

قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (آل عمران)

کہدے اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کو مان لیں جو ہم تم دونوں میں مشترک ہے وہ یہ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو خدا کا شریک نہ بنائیں اور ہم میں کوئی کسی کو خدا کے سوا رب نہ قرار دے پھر اگر یہ لوگ نہ مانیں تو کہدو کہ تم گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

آنحضرت صلعم نے جب ان کو اسلام کی دعوت دی تو یہ کہنے لگے ہم تو پہلے سے مسلمان ہیں آپ نے فرمایا تم صلیب کو پوجتے ہو

[1] زاد المعاد ابن القیم۔

عیسٰی کو خدا کا بیٹا مانتے ہو کیونکر مسلمان ہو سکتے ہو۔ جب یہ لوگ اس پر راضی نہ ہوئے تو حسب وحی الٰہی ان سے مباہلہ کے لئے کہا۔

فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْہِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ (آل عمران)

تو جو شخص تم سے علم آئے پیچھے جھگڑا کرتا ہے اس سے کہدو کہ اپنی اولاد اور اپنی عورتوں کو اور خود اپنے آپ کو بلائیں اور مباہلہ کریں اور خدا سے دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

جب آنحضرت صلعم حضرت فاطمہؓ وامام حسنؓ وامام حسینؓ کو لیکر نکلے تو خود ان کی جماعت میں سے ایک شخص نے رائے دی کہ مباہلہ نہیں کرنا چاہئے اگر یہ شخص واقعی پیغمبر ہے تو ہم لوگ ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جائیں گے غرضکہ ان لوگوں نے کچھ سالانہ خراج قبول کرکے صلح کرلی اور واپس نجران چلے گئے۔

دعاۃ اور معلمین

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ

وہ لوگ جن کو ہم زمین میں اگر طاقت دیں تو قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور اچھی باتوں کا حکم دیں

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

المنکر۔ (حج) اور بری باتوں سے روکیں۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ ہر جماعت و قبیلہ میں کچھ لوگ ایسے رہیں گے جو تعلیم و ارشاد خداوندی کا فرض انجام دیں آگے بیان ہوتا ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ (توبۃ)

اور سب کے سب مسلمان تو سفر کرکے (مدینہ) آ نہیں سکتے اس لئے ہر قبیلہ سے ایک گروہ کو آنا چاہئے تاکہ وہ شریعت اور دین میں تفقہ حاصل کریں تاکہ واپس جاکر اپنی قوم کو ڈرائیں شاید لوگ بری باتوں سے بچیں۔

یہود خیبر کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ (توبۃ)

اہل کتاب (یہود خیبر) میں سے جو لوگ نہ خدا کو مانتے ہیں اور نہ روز آخرت کو اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جن کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ دین حق کو تسلیم کرتے ہیں ان لوگوں سے لڑو یہاں تک کہ وہ ذلیل ہوکر

اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔

بنی نضیر اور بنی قریظہ اسلامی جمہوریت کے برخلاف سازش کرنے کی پاداش میں مدینہ سے جلا وطن ہوکر اہل خیبر سے جاملے تھے اسی وقت سے اُن کی یہ کوشش رہی کہ قرب و جوار مدینہ کے قبائل کو مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے برانگیختہ کرنا شروع کردیا بنی غطفان کے ساتھ ربط و اتحاد پیدا کیا انہوں نے احزاب میں قبائل عرب کے اس جتھے کے ساتھ شامل ہوکر جنگ میں نمایاں حصہ لیا تھا جس نے مشترکہ قوت سے مدینہ پر حملہ کرنے کی غرض سے جنگ خندق میں مدینہ کا محاصرہ کرلیا تھا ان لوگوں نے اور بالخصوص سلام بن ابوالحقیق نضری نے جو بنی نضیر کا سردار تھا بنی فزارہ اور دیگر بدوی قبائل کو مدینہ پر چڑھائی کرنے کے لئے بھڑکایا تھا۔

اُسیر بن زارم نے جو بنی نضیر خیبر کا سردار تھا مدینہ پر مشترکہ قوت سے حملہ کرنے کے لئے بنی غطفان کے ساتھ اسی قسم کے تعلقات قائم کئے جیسے کہ ان کے پہلے سردار نے قائم کئے تھے۔ بنی غطفان مع بنی فزارہ اور بنی مرہ کے فدک کے قریب شرارت کرنے کے منصوبے باندھتے رہتے تھے اور عرصہ سے اہل مدینہ کو دھمکیاں دے رہے تھے اور اپنے حملوں کا خوف دلا رہے تھے۔

خیبر خیبر مدینہ منورہ سے آٹھ منزل پر ہے یہ یہود کا سیاسی مستقر تھا بنو نضیر جلا وطن ہوکر یہیں آباد ہوئے خیبر

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

میں چھ قلعے تھے سلالم قموص۔ نطاۃ۔ قصارۃ۔ شق۔ مرلطہ بقول یعقوبی کے ان میں بیس ہزار سپاہ تھی۔ ان قلعوں میں قموص بڑا قلعہ اور ایک ناقابل رہ گذر پہاڑی پر واقع تھا۔ بنی نضیر اور بنی قریظہ جو یہاں مدینہ سے آکر آباد ہوئے وہاں کے باشندوں کو اسلام کے خلاف ابھارتے تھے۔ یہ لوگ اسلام کا استیصال کرنے کے ہر وقت درپے رہتے اہل مدینہ کے لئے ان کی ریشہ دوانیاں وبال جان اور ناقابل برداشت تھیں۔ محرم ۷ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو اصحاب کو لے کر خیبر والوں کی سرکوبی کیلئے روانہ ہوئے تمام قلعہ جات آسانی سے مسلمانوں کے قبضہ و تصرف میں آئے مگر قموص باقی رہ گیا۔ قموص پر یہود نے اپنی تمام طاقت کو بنی کنانہ کے ماتحت جمع کر لیا مسلمان حملہ آور ہوئے مگر ناکام رہے آخرش حضور نے فرمایا کہ علی الصباح میں اسلامی علم ایسے شخص کو دوں گا جو خدا اور رسول سے محبت کرتا ہے اور ان کا محبوب ہے وہ فتح حاصل کرے گا (بخاری و مسلم)۔

مذکور ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ میں سے ہر ایک اس ربانی عزت کا آرزو مند تھا اگلی صبح کو علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ میں دیا گیا آپ اسلامی فوج کے ہمراہ لڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تھا کہ پہلے ان پر صاف الفاظ میں اسلامی حقائق کی تبلیغ کرنا اور اسلام کی دعوت دینا اگر وہ حق قبول کر لیں تو بہتر

---

[1] مورخین نے خیبر کے قلعوں کی تعداد گیارہ تک بتائی ہے۔

ہے ورنہ جنگ کرنا حضرت علیؓ نے اس ارشاد کی تعمیل کی مگر وہ لوگ راہ راست پر نہ آئے آخرش جنگ شروع ہو گئی پہلے ایک قوی ہیکل مہیب صورت بلند قامت پہلوان مرحب نامی زرہ بکتر اور اسلحہ سے آراستہ میدان میں آیا اس طرف سے ایک مسلمان لڑے مگر وہ زخمی ہو گئے پھر حضرت علیؓ آگے بڑھے اس یہودی نے آپ پر سہ شاخہ بھالے سے وار کیا آپ نے ڈھال پر روک کر ذوالفقار کی ایسی ضرب لگائی کہ اس کے کاسہ سر میں سما گئی اور وہ مردہ ہو کر گرا یہود یہ حال دیکھ کر الٹے پیروں بھاگے اور قلعہ بند ہو گئے مگر حضرت علیؓ کے حملہ کی تاب نہ لا سکے وہاں سے بھی شکست کھا کر بھاگے قلعہ فتح ہو گیا اس جنگ میں ۱۹ مسلمان شہید ہوئے اور یہود کے ۹۳ آدمی مارے گئے یہود مال و اسباب لیکر خیبر سے رخصت ہوئے کنانہ کو حضور نے معافی دیدی یہود نے باقیماندہ قلعہ وطیح، سلالم..... خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیئے اور خود معافی کے خواستگار ہوئے آپ نے نہایت فیاضی سے معاف کیا ان کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں کوئی دست درازی نہیں کی گئی ان کو پوری مذہبی آزادی دی گئی اور زمین کی نصف پیداوار پر ان کی حفاظت کا ذمہ لیا گیا واپسی پر وادی القریٰ کے رہنے والوں نے بھی اطاعت قبول کر لی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اور (اے پیغمبر) اگر وہ صلح کی طرف
جھکیں تو تم بھی اس کی طرف جھکو
اور اللہ پر بھروسہ رکھو کیونکہ
وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے (الانفال)

عمرۃ القضاء ۷ھ ۷ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ہزار صحابہ کو ساتھ لے کر عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے مکہ کے باشندہ معاہدہ کے مطابق شہر خالی کرکے پہاڑوں پر چلے گئے تین دن مسلمان مکہ میں رہے اور عمرہ کے تمام ارکان ادا کرکے خاموشی سے چلے آئے اور مکہ کے باشندوں کے دلوں میں جو پہاڑ پر سے دیکھ رہے تھے اپنی شان اور دبدبہ کا نقش قائم کر آئے۔ اسی ۷ھ میں حضورؐ نے حضرت صفیہ سے نکاح کیا اور فدک قبضہ میں آیا آنحضورؐ نے ثانیاً اور حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا۔

غزوہ موتہ ۸ھ سرحدی اقوام کے مسلسل فسادات اور ذات الطلاح اور موتہ کے خاص واقعات کی وجہ سے ضروری ہوا کہ یہ غزوہ پیش آئے۔ امیر بصریٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو قتل کرا دیا تھا اس وجہ سے تین ہزار صحابہ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم امیر بصریٰ کی گوشمالی کے لئے نکلے۔ پہلے مسلمان مغلوب ہوتے ہوئے نظر آئے مگر خالد بن ولید

کی شجاعت و بہادری نے وہ کرشمے دکھائے کہ مسلمان غالب ہوئے اور بہت مال ملا۔ وطن کو لوٹ آئے۔

سریہ ذات السلاسل کا واقعہ اسی سنہ میں پیش آیا۔

فتح مکہ ۸ھ مقام حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و قریش میں مصالحت ہوئی تھی اور عہد نامہ لکھا گیا تھا اس وقت قبیلہ خزاعہ خواہ مومن ہوں یا کافر آنحضرت صلعم کی پناہ میں داخل ہوگئے اور قریش کی پناہ میں بنو بکر شامل ہوئے تھے مگر زمانہ جاہلیت سے ان دونوں قبیلوں خزاعہ و بنو بکر میں ان بن چلی آتی تھی اس وجہ سے کہ مالک بن عباد بنو حضرمی حلیف اسود بن رزن الویلی البکری کچھ مال تجارت کا لے کر خزاعہ کے ملک میں گیا تھا۔ خزاعہ نے اس کو قتل کرکے اس کا مال و اسباب لوٹ لیا بنو بکر نے اس کے معاوضہ میں موقع پاکر خزاعہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا خزاعہ نے اس واقعہ سے برہم ہوکر سلمیٰ و کلثوم و ذویب شرفاء بنو بکر کو قبل اسلام مقام عرفہ میں قتل کیا تھا خزاعہ و بنو بکر میں باہم یہ چوٹیں چل رہی تھیں کہ اسلام کا زمانہ آگیا اور ان دونوں قبیلوں نے اسلام کے معاملات میں پڑ کر اپنی قدیمی عداوت کو بھلا دیا تھا پھر جب مقام حدیبیہ میں ایک میعادی صلح ہوگئی اور مومنین و کافرین ایک دوسرے سے بے خوف ہوگئے اس وقت بنو بکر سے نوفل بن معاویہ نے خزاعہ سے بدلہ لینے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کا موقعہ مناسب سمجھکر خزاعہ پر حملہ کر دیا نوفل بن معاویہ کے ساتھ اس واقعہ میں کل بنو بکر شامل نہ تھے بلکہ ستر فیصدی ان کے ہمراہ نکلے اور باقی نے خروج سے انکار کیا قریش نے خلاف معاہدہ پوشیدہ طور پر ان کی مدد کی نوفل بن معاویہ معہ اپنے ہمراہیوں کے خزاعہ پر چڑھ گیا خزاعہ مقابلہ سے مجبور ہو کر حرم میں آچھپے لیکن نوفل کے جوش انتقام نے ان کو حرم میں بھی پناہ نہ لینے دی چند آدمی ان کے حرم میں مارے گئے بدیل بن ورقہ خزاعی کے گھر میں گھس گئے اسی واقعہ نے صلح حدیبیہ کو فسخ کر دیا اور یہی واقعہ فتح مکہ کا باعث ہوا اس واقعہ کے بعد بدیل بن ورقا و عمرو بن سالم اپنی قوم کے چند آدمیوں کو لے کر آنحضرت صلعم کی خدمت میں پہنچے بنو بکر و قریش کی عہد شکنی و ظلم کی شکایت کر کے امداد کے خواستگار ہوئے آپ نے ان سے امداد کا وعدہ فرمایا جس وقت یہ لوگ واپس ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ ابوسفیان مکہ سے مدت صلح کو بڑھانے اور عہد مضبوط کرنے آرہا ہے لیکن بے نیل و مرام واپس ہوگا اور یہی واقعہ فتح مکہ کا باعث ہوگا قریش خود کردہ پشیمان ہوگئے چنانچہ ابوسفیان کی بدیل بن ورقا سے مقام عسفان میں ملاقات ہوئی ابوسفیان نے کہا بدیل تو کہاں سے آرہا ہے بدیل نے جواب دیا اسی وادی سے بدیل یہ کہکر آگے بڑھ گیا اور ابوسفیان رفتہ رفتہ مدینہ میں پہنچکر اپنی صاحبزادی ام المومنین

ام حبیبہؓ کے پاس گیا۔ ام حبیبہؓ نے باپ کو دیکھ کر بستر لپیٹ دیا اور اُنسے کہا کہ "یہ آنحضرت صلعم کا بچھونا ہے اس پر مشرک نہیں بیٹھ سکتا۔" ابوسفیان نے جھلا کر کہا "اے لڑکی تو میرے بعد شر میں مبتلا ہوگئی" اُم حبیبہؓ نے جواب دیا "نہیں! بلکہ نور اسلام سے منور ہوگئی" اس کے بعد ابوسفیان اٹھکر مسجد میں آیا اور آنحضرت صلعم سے کچھ باتیں کیں لیکن آپ نے جب کچھ جواب نہ دیا تو وہاں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گیا اور ان سے سفارش کرنے کو کہا انہوں نے انکار کیا تب حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس حاضر ہوا آپ نے اس کی صورت دیکھتے ہی کہا "واللہ اگر مجکو یہ معلوم ہوگیا ہوتا کہ آنحضرت صلعم کا کیا قصد ہے تو میں تجھ سے آج نپٹ لیتا۔" ابوسفیان مکہ کو ناکام واپس ہوا۔ ابوسفیان کی روانگی کے بعد آنحضرت صلعم نے مکہ کی طرف چلنے کا حکم دیا۔ صحابہ سامان سفر و آلات حرب درست کرنے لگے اس اثنا میں حاطب بن بلتعہ نے ایک خط میں یہ حالات لکھ کر ایک عورت مزنیہ کنود نامی کے ہاتھ اہل مکہ کی طرف روانہ کیا۔ نبی صلعم نے علیؓ و زبیرؓ کو اس عورت کی گرفتاری کو روانہ کیا انہوں نے اس کو جا لیا اور اس کے پاس خط تلاش کیا تو سر کے بالوں میں سے برآمد ہوا[1]۔ وہ عورت گرفتار ہو کر آئی اور حاطب بلائے گئے ان کے

---

[1] بخاری و مسلم

سامنے خط پڑھا گیا ان کا سر ندامت سے جھک گیا آنحضرت صلعم نے حاطب سے فرمایا کہ "تم نے یہ کیا کیا" انہوں نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ میں قریش نہیں ہوں تاہم ایام جاہلیت سے تعلقات ہیں چونکہ تمام مہاجرین اپنے مکہ کے عزیز و اقارب کی حمایت و مساعدت کرتے رہتے ہیں اس لئے میں نے بھی چاہا کہ اگر نسبی تعلق نہیں ہے تو کم از کم احسان کا معاوضہ ادا کر دوں جو قریش مرے رشتہ داروں کے ساتھ مرعی رکھتے ہیں میں نے یہ کام مذہب سے مرتد ہو کر یا کفر کو اسلام پر ترجیح دے کر نہیں کیا" رسول اللہ صلعم نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "جو کچھ سچی بات تھی حاطب نے ظاہر کر دی اس لئے کوئی اس کو برا نہ کہے۔ عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں آنحضرت صلعم نے فرمایا عمر تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اہل بدر کی شان میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ (آل عمران) اس کے بعد اعدائے اسلام سے الفت و مودت کی ممانعت کی گئی۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۤءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَاۤءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ (الممتحنة)

اے وہ لوگو جو کہ ایمان لائے ہو مرے دشمنوں اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان کی طرف محبت سے پیش آتے ہو حالانکہ تمہارے

پاس جو حق آیا ہے اس کا انہوں نے انکار کیا ہے۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبة آيت ۵)

پھر جب اس کے مہینے (شوال ذیقعد ذوالحجہ۔ محرم) گزر جائیں تو ان مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان کو گرفتار کرو اور ان کا محاصرہ کرو اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پس اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو کیونکہ اللہ بخشنے والا اور رحیم ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ (توبہ)

اور اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو یہاں تک کہ وہ خدا کا کلام سنے پھر اس کو اس کی امن کی جگہ پہنچا دو یہ بات اس وجہ سے ہے کہ یہ لوگ اسلام کی حقیقت کو نہیں جانتے ہیں۔

جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ قریش نے عہدنامہ حدیبیہ کو توڑ ڈالا بنی خزاعہ کے متعدد آدمی دغا بازی سے قتل کئے مظلوم ستم رسیدہ بنی خزاعہ کی حمایت میں اور عہدنامہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے قریش کو تنبیہ کرنے کی غرض سے مکہ روانہ ہونے کے انتظام کئے گئے کہ بنی خزاعہ کی امداد اور ظالموں کو سزا دی جائے[1] ذیل کی آیات میں اس طرف اشارہ ہے۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۔
(سورہ بقرہ ۱۸۶)

اور جو لوگ تم سے لڑیں تم اللہ کی راہ (یعنی دین کی حمایت) میں ان سے لڑو اور زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ

(اور ان کو جو تم سے لڑتے ہیں) جہاں پاؤ قتل کر دو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکہ سے) تم بھی ان کو وہاں سے نکال دو اور فتنہ و فساد خونریزی سے بھی زیادہ سخت ہے اور جب تک حرمت

[1] یعقوبی جلد دوم صفحہ ۵۸۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ
(بقرہ ۱۸۷)

والی مسجد (خانہ کعبہ) کے پاس وہ خود تم سے نہ لڑیں تم بھی اس جگہ ان سے نہ لڑو پس اگر وہ تم سے لڑیں تو تم بھی ان کو قتل کر دو ایسے کافروں کی یہی سزا ہے۔

فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (بقرہ ۱۸۸)

پھر اگر وہ باز آئیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۔
(سورۃ التوبۃ)

اللہ کے نزدیک اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکین کا عہد کیونکر معتبر ہو سکتا ہے مگر جن لوگوں کے ساتھ مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے نزدیک تم نے (صلح حدیبیہ میں) عہد و پیمان کیا تھا تو جب تک وہ لوگ تم سے سیدھے رہیں (عہد پر قائم رہیں) تم بھی ان سے سیدھے رہو اللہ ان لوگوں کو جو (بدعہدی سے) بچتے ہیں (یعنی بنی کنانہ اور بنی حمزہ نے صلح حدیبیہ کو نہیں توڑا تھا) دوست رکھتا ہے (مگر قریش

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اور نبی بکر نے عہد توڑ دیا تھا)

أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

(توبۃ آیت ١٣)

تم ان لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑا اور رسول کے نکال دینے کا ارادہ کیا اور تم سے (جنگ کی) ابتداء انہوں نے ہی کی کیا تم ان سے ڈرتے ہو پس اگر تم ایمان رکھتے ہو تو خدا زیادہ تر حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

براءۃ من اللہ ورسولہ الی الذین عاھدتم من المشرکین ۝

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان (مشرکین) کے معاملہ میں براءت ہے جن سے تم نے بلا تعین مدت عہد کر رکھا تھا۔

(التوبہ) ٩

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

مگر مشرکین میں سے جن لوگوں کے ساتھ تم نے عہد و پیمان کر رکھا تھا پھر انہوں نے (ایفائے عہد میں) تمہارے ساتھ کچھ کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی (وہ مستثنیٰ ہیں) پس ان کے ساتھ

إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ

(توبۃ)

جو عہد ہے اسے مدت معینہ تک پورا کرو اللہ ان کو دوست رکھتا ہے جو (بدعہدی سے بچتے ہیں)۔

دسویں رمضان ۸ھ کو دس ہزار کی جمیعت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے بقصد فتح مکہ روانہ ہوئے اس گروہ میں ایک ہزار مرد بنو سلیم کے اور ایک ہزار مزنیہ کے اور غفار کے چار سو اسلم کے چار سو اور باقی قریش و اسد و تمیم اور مہاجرین انصار کے مع الیک دکتاب تھے۔ مدینہ میں کلثوم بن حصین بن عتبہ غفاری آپ کے قائم مقام ہوئے آپ جس وقت ذوالحلیفہ اور بعض کہتے ہیں کہ جحفہ میں پہنچے عباس بن عبد المطلب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے ہوئے تھے آنحضرت صلعم کے کہنے سے عباسؓ نے اپنا اسباب مدینہ کو بھیجدیا تھا اور خود آپ کے ہمراہ بقصد جہاد لشکر اسلام کے ہمراہ مکہ کو واپس ہوئے راہ میں ابو سفیان حضرت عباسؓ کے پاس آئے اور گھبرا کر کہنے لگے اب کیا کیا جائے حضرت عباسؓ نے کہا کہ تم رسول اللہ کی خدمت میں چلو میں تمہیں امان دلا دونگا پھر ابو سفیان کو حضرت عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے آپ نے ابو سفیان سے فرمایا "کیا تو ابھی تک نہیں سمجھا کہ سوائے ایک خدا کے دوسرا خدا نہیں ہے"۔ ابو سفیان نے کہا سمجھتا ہوں اگر دوسرا خدا ہوتا تو ہمارے کام آتا" رسول اللہ صلعم نے فرمایا.

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

بڑے شرم کی بات ہے کہ اب تک تونے یہ نہ جانا کہ میں اسی خدا کا رسول ہوں۔" ابوسفیان نے کہا "ہاں اس کی نسبت میرے دل میں ایک بات ہے۔" پھر کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگئے رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تیرے مکان میں یا کعبہ میں پناہ لے گا اور جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا یا ہتھیار نہ باندھے گا اسے امان دی جائے گی۔ جناب ابوسفیانؓ نے کعبہ میں کھڑے ہوکر بلند آواز سے یہ اعلان کر دیا اس کے بعد مسلمانوں کا لشکر چاروں طرف سے مکہ میں داخل ہوا۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے ایک بڑی جماعت جمع کرکے مسلمانوں کو روکنا چاہا اور ان پر تیر برسائے حضرت خالدؓ تلوار کھینچکر گھس گئے اور کئی مشرکوں کو موت کے گھاٹ اتارا باقی بھاگ کھڑے ہوئے صرف تین مسلمان شہید ہوئے جس وقت رسول اللہ صلعم مکہ میں داخل ہوئے تو مشرک عورتیں بال کھول کر راستہ میں کھڑی ہوگئیں اور اپنی چادریں گھوڑوں کے منہ پر مارنے لگیں آپؐ ان عورتوں کی یہ حرکت دیکھتے تھے اور مسکراتے تھے۔ آپؐ کعبہ کے دروازہ پر جاکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا:۔

سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں آگاہ ہوجاؤ کہ وہ طریقہ یا مال یا خون جس کا جاہلیت میں دعویٰ کیا جاتا تھا مرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے لیکن کعبہ کی مجاوری اور حاجیوں کو پانی پلانے کا

انتظام مستثنیٰ ہے۔ مفصل خطبہ آگے آئے گا۔

مکے کے قریش مغلوب ہوکر سامنے موجود تھے اب وقت تھا کہ جنہوں نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ ظالمانہ سلوک کئے تھے اور غریب مسلمانوں کو تکالیف دی تھیں ان سے ان کا بدلہ لیاجائے گا۔ مگر رسول اللہ صلعم تو خطائیں معاف کرنے والے اور قصوروں سے درگذر کرنے والے تھے۔ قریش سب گردن جھکائے اس انتظار میں کھڑے تھے کہ دیکھیے ہمارے حق میں کیا فیصلہ ہوتاہے لیکن ان کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا رسول اللہ صلعم نے مخاطب ہوکر فرمایا:۔

"کہ اے گروہ قریش تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے انہوں نے کہا کہ تم سوائے بھلائی کے کچھ نہ کروگے۔ تم خود مہربان اور مہربان باپ کے بیٹے ہو۔

آپؐ نے آبدیدہ ہوکر فرمایا:۔

آج تم پر کوئی الزام نہیں خدا تم کو معاف کرے وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے جاؤ تم سب چھوڑ دیئے گئے۔

اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا کعبہ کے اندر تشریف لے جاکر نماز پڑھی وہاں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ چھڑی سے ان کو کچوکے دیتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ — حق آیا اور باطل بھاگا بے شک
إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا — باطل بھاگنے ہی والا ہے۔

اس کے بعد سب بت باہر پھینک دیئے گئے پھر رسول اللہ صلعم یہاں سے صفا (پہاڑی) پر گئے وہاں سب مرد اور عورتیں مسلمان ہونے کو آئے سب نے آپؐ نے بیعت لی جب عورتوں کی بیعت کی باری آئی تو آپؐ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ تم بیعت لو سب عورتوں نے حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی ان عورتوں میں حضرت ابوسفیانؓ کی بیوی ہندہ بنت عتبہ (جس نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبایا تھا) بھی تھی رسول اللہ صلعم نے اس سے فرمایا کہ اس بات کا اقرار کرو کہ شرک نہ کروگی۔" ہندہ نے کہا "آپ تو ہم سے وہ اقرار لیتے ہیں جو مردوں سے نہیں لیتے۔ اچھا ہم اقرار کرتے ہیں۔

رسول اللہؐ کا پورا خطبہ مکہ

• جاہلیت کا ہر ایک خون و مال و غرور و بزرگی میرے ان دونوں قدموں کے نیچے دب گیا بجز مکہ کی سدانت (خدمت) اور سقایت کے (حاجیوں کو پانی پلانے کے) کہ یہ دونوں کام جن کے تھے انہی کو واپس ہیں آگاہ ہو کہ اللہ کی حرمت سے مکہ حرم ہے نہ مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا صرف ایک ساعت کے لئے مجھے

حلال ہوا تھا پھر بند ہوگیا اب یہ تا بروز قیامت حرام ہے نہ یہاں کی کاہ وگیاہ پر تصرف جائز ہے نہ اس کے درخت کاٹے جا سکتے ہیں نہ اس کے شکار ڈرا کے بھگائے جا سکتے ہیں نہ کوئی گری پڑی چیز کسی کو حلال ہے بجز اس کے کہ جو اس کا طالب ہو آگاہ ہو کہ اس قتل میں جو قتل عمد کے مشابہ ہو بھاری دیت ہے اور وہ قتل ہے لڑکا اس کا ہے جس کے بطن سے پیدا ہوا ہو زناکار سنگسار کیا جائے۔

طلحہ سے فرمایا خانہ کعبہ میں مینڈھے کے دو سینگ دیکھے ہیں ان کو چھپا دو" لوگوں نے کعبہ کی دیوار کے اندر کر دیئے بعد میں جتنا مال تھا وہ مسلمانوں پر تقسیم کر دیا آپ نے منادی کرائی کہ جس کے گھر میں بت ہوں وہ انہیں توڑ ڈالے چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی

فتح مکہ کے دن (مسلمانوں کے پاس) چار سو گھوڑے تھے۔

فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلعم پر اذا جاء نصر اللہ والفتح کی سورت نازل ہوئی[1] حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے انتقال کی مجھکو خبر دی گئی ہے

مکہ ہی سے آپ نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ میں عامر کے یہاں بھیجا جو غمیصا میں تھے بنی جذیمہ نے عہد جاہلیت میں بنی مغیرہ کو قتل کیا تھا عبدالرحمن بن عوف کے والد عوف کو قتل کر ڈالا تھا۔ خالد بن ولید کے ہمراہ عبدالرحمن بن عوف ہوگئے۔ بنی سلیم کے کچھ لوگ

---

[1] اسباب النزول سیوطی و اسباب النزول واحدی۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

بھی ہمراہ تھے عہد جاہلیت میں ان لوگوں نے ربیعہ بن سلام کو قتل کر ڈالا تھا۔ جذل طعان نے ربیعہ کے خون کے بدلے بنی سلیم میں سے مالک بن شرید کو مار ڈالا تھا جذیمہ کو خبر ملی کہ خالد آئے ہیں اور بنی سلیم ساتھ ہیں خالد نے ان کو پیغام دیا کہ ہتیار رکھ دو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں اگر زکوٰۃ لینا چاہو تو شتر اور گوسفند حاضر ہیں مگر ان کو خالد نے قتل کرا دیا اور ان کے متعلقین کو گرفتار کر لیا آنحضرت صلعم کو خبر ملی تو مناجات کی کہ

یا اللہ خالد نے جو کیا تیری جناب میں میں اس سے برأت کرتا ہوں۔

اور حضرت علیؓ کو بھیجا ان سے جو کچھ لیا گیا تھا وہ سب انکو دیدیا گیا اور جو مال یمن سے آیا تھا وہ مقتولوں کی دیت میں بھجوا دیا۔[1]

فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلعم نے عثمان بن طلحہ جو کلید بردار تھے ان سے کعبہ کی کنجی لے کر کعبہ کو کھولا اور کعبہ کے دروازہ پر خطبہ پڑھا اور لوگوں کو طرح طرح کی نصیحتیں کیں اسی موقع پر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلعم سے درخواست کی کہ کعبہ کی کنجی ان دونوں میں سے کسی ایک کو مل جائے تاکہ کعبہ کی دربانی آئندہ ان کے گھرانے میں رہے (ورنہ ابتک عثمان بن طلحہ

---

[1] تاریخ اسلام طبری صفحہ ۱،

کے خاندان میں یہ خدمت تھی) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

بے شک تم کو اللہ تعالےٰ اس	إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ
بات کا حکم دیتا ہے کہ اہل حقوق	أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ
کو ان کے حقوق پہنچا دیا کرو اور	إِلٰى أَهْلِهَا وَإِذَا
یہ کہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو	حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
تو انصاف سے کیا کرو بے شک	أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ
اللہ تعالیٰ جس بات کی تم کو نصیحت	إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا
کرتے ہیں وہ بات بہت اچھی ہے	يَعِظُكُمْ بِهٖ إِنَّ
بلاشک اللہ تعالیٰ خوب سنتے	اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا
ہیں اور خوب دیکھتے ہیں۔	بَصِيْرًا (النساء ۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی کنجی بطور امانت کے لی تھی اس آیت کے موافق اس کو کنجی واپس کر دی اور عثمان بن طلحہ سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے یہ کنجی تم کو واپس دلوائی ہے۔

غزوہ حنین ۸ھ

مکہ میں قیام تھا کہ واقعہ حنین پیش آیا حنین مکہ معظمہ کے قریب ایک آبادی تھی اسی سال شوال کے مہینے میں بنی ہوازن اور ثقیف مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے مالک بن عوف نصری سردار تھا رسول کریم صلعم کو اطلاع ملی تو آپ حنین کی طرف تشریف لے گئے بارہ ہزار مجاہدین اسلام آپ کے ہمرکاب تھے حنین پہنچے ہی تھے کہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

دشمن کی فوج نے مسلمانوں پر گھاٹی میں سے اچانک حملہ کر دیا مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے رسول اللہ صلعم نے حضرت عباسؓ سے کہا آواز دو حضرت عباسؓ نے پکارا اے گروہ انصار اور بیعت رضوان والو یہ آواز سن کر مسلمان لوٹ پڑے اور کئی سو آدمی رسول اللہ صلعم کے پاس جمع ہو گئے آپ سب کو لے کر دشمن کی طرف بڑھے پھر خوب لڑائی ہونے لگی آپ نے فرمایا:۔

انا النبی لا کذب	میں نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں
انا ابن عبد المطلب	میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں
الآن حمی الوطیس	تیار ہو جاؤ کہ اب میدان گرم ہو گیا"

آخر مسلمانوں کی بہادری کے آگے دشمنوں کی کچھ نہ چلی اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے ان کے بیوی بچے ساتھ تھے انہیں بھی چھوڑا۔ مسلمانوں نے سب کو حراست میں لیا اور بہت سا مال و اسباب غنیمت ہاتھ آیا دشمن کے بھاگ جانے کے بعد رسول اللہ صلعم کا ایک عورت کی لاش پر گذر ہوا آپ نے دریافت فرمایا اسے کس نے قتل کیا لوگوں نے کہا خالد نے آپ نے فرمایا:۔

ان سے جا کر کہدو کہ رسول اللہ (صلعم) نے عورتوں بچوں اور مزدوروں کے قتل سے منع کیا ہے۔"

مکہ سے روانہ ہوتے وقت مسلمانوں کو اپنی زیادہ تعداد دیکھ

کر غرور ہوا تھا اس پر خدا نے فرمایا:۔

وَیَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔	اور حنین کی لڑائی کے دن جبکہ تم نے اپنی کثرت پہ غرور کیا تو وہ زیادتی تمہارے کچھ کام نہ آئی اور میدان باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گیا۔

فتح حنین کے بعد رسول اللہ صلعم مقام جعرانہ میں تشریف لائے یہیں مال غنیمت جمع کیا گیا۔ رسول اللہ نے حکم دیا جس کے پاس جو چیز ہو وہ لا کر جمع کر دے مسلمان ایسے ایماندار تھے کہ ذرا ذرا سی چیز لے کر حاضر ہو گئے حضرت عقیل نے ایک سوئی اپنی بیوی کو دیدی تھی وہ بھی واپس لے آئے۔ بعض دیہاتی عرب تقسیم مال کے لئے جلدی کر رہے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ صلعم اونٹ پر سوار تھے لوگ یکبارگی دوڑ پڑے آپ کو ایک درخت کی آڑ میں پناہ لینی پڑی لوگوں نے آپ کی چادر کھینچ لی رسول اللہ نے فرمایا میری چادر مجھے دیدو میرے رب کی قسم اگر اونٹ اور بھیڑ اس قدر ہوں جس قدر تہامہ کے جنگل میں درخت ہیں تو بھی میں تم ہی کو دوں گا۔ تم نے مجھے بخیل اور جھوٹا نہ پایا ہوگا۔

پھر آپ نے اونٹ کے کوہان سے بال اکھاڑ کر فرمایا "میں سوائے اپنے پانچویں حصہ کے اور کچھ نہ لوں گا پھر اسے بھی تہیں

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

لوگوں پر تقسیم کر دوں گا یہ سنکر سب لوگ واپس چلے گئے اس کے بعد رسول اللہ نے سب مال تقسیم کر دیا اور جو لوگ نئے مسلمان ہوئے تھے انہیں اپنے حق میں سے دلدہی کے خیال سے زیادہ دیا۔

اس پر بعض نوجوان انصار کہنے لگے دیکھو محمد صلعم نے اپنے عزیزوں اور وطن والوں کا ساتھ دیا۔ رسول اللہ نے یہ بات سنی تو انصار کو ایک جگہ جمع کیا اور خدا کی تعریف کے بعد فرمایا:۔

اے گروہ انصار مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مجھ سے اس وجہ سے ناراض ہو کہ میں نے مکہ کے سرداروں کو زیادہ حصہ دیا اور تمہیں ان کے مقابلے میں گویا کچھ نہ دیا لیکن یہ بتاؤ کہ جب میں تمہارے یہاں آیا تو تم گمراہ تھے خدا نے تمہیں ہدایت دی تم محتاج تھے خدا نے تمہیں غنی کر دیا تم آپس میں دشمن تھے خدا نے تمہارے دل میں محبت پیدا کر دی۔

اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے اور انصار سے کہا "جواب دو" پھر آپؑ نے یہی فرمایا "جواب دو" انہوں نے کہا "یہ سب اللہ اور اس کے رسول کا فضل ہے" آپ نے فرمایا:۔

خدا کی قسم اگر تم چاہتے تو یہ کہہ سکتے تھے کہ جب سب نے تیرا انکار کیا تو ہم نے تیری سچائی پر یقین کیا تو پناہ ڈھونڈتا تھا تو ہم نے تجھے پناہ دی تیرا گھر بار نہ تھا تو ہم نے بھائی

چارہ کیا تو مفلس تھا تو ہم تیرے کفیل ہوئے تو یہ بالکل صحیح تھا" اے گروہ انصار کیا تمہارا خیال مردار دنیا کی طرف گیا میں نے تو ان لوگوں کی دلدہی کے خیال سے ان کے ساتھ احسان کیا تاکہ وہ پکے مسلمان ہو جائیں مجھے تمہارے اسلام پر بھروسہ تھا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اور لوگ اونٹ بکریاں لے کر گھر جائیں اور تم خدا کے رسول کو لے کر جاؤ قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہیں کسی حالت میں اپنے سے جدا نہیں کر سکتا اگر انصار ایک راستہ پر چلیں اور تمام دنیا دوسرے راستہ پر جا رہی ہو تو میں وہی راستہ اختیار کروں گا جو انصار نے کیا ہے۔ اے اللہ تو انصار پر اور ان کی اولاد پر اور ان کی اولاد کی اولاد پر رحم کر۔

اس تقریر کے اثر سے انصار اس قدر روئے کہ ان کی ڈاڑھیاں تر ہو گئیں پھر سب کہنے لگے کہ "یا رسول اللہ جو کچھ آپ نے تقسیم کیا ہم اس پر راضی ہیں" مال کی تقسیم کے بعد جس قدر آدمی اس لڑائی میں قید کئے گئے تھے وہ سب بلا معاوضہ چھوڑ دیئے گئے۔ قیدیوں میں رسول اللہ صلعم کی دودھ شریک بہن شیما بھی تھیں جب یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپؐ نے اپنی

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

چادران کے لئے بچھادی پھر بہت کچھ سامان دے کران کے قبیلے میں بھیجدیا۔

حنین کی فتح کے بعد رسول اللہ صلعم طائف تشریف لے گئے کیونکہ بنی ہوازن نے یہیں پناہ لی تھی ایک مہینہ تک آپ نے شہر کا محاصرہ کیا لیکن بغیر فتح کے واپس آئے اور دو مہینے سولہ دن کے بعد آخری ذی قعدہ میں مدینے پہنچ گئے مدینہ پہنچکر ہر قبیلہ میں ایک ایک معلم اور صدقہ وزکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ایک ایک عامل مقرر فرمایا۔

سود ۸ھ

سود خواری کا رواج عرب میں عام ہو چکا تھا یہود اس میں بڑھے ہوئے تھے حضور صلعم جب مدینہ تشریف لائے تو یہودی تاجروں کے سبب یہاں مختلف قسم کے سود کا رواج دیکھا سب سے پہلے آپ نے چاندی سونے کی اُدھار خرید و فروخت کو سود قرار دیا پھر دو گنے اور چوگنے سود لینے کی ممانعت آئی اور یہ آیت اتری :۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَوٰا	مسلمانوں دوگنا اور چوگنا سود
أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ	نہ کھایا کرو اور خدا سے ڈرا کرو
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آل عمران)	تاکہ فلاح پاؤ۔

اس کے بعد سود کی حرمت کے متعلق تفصیلی احکام ۸ھ میں نازل ہوئے۔

الذین یاکلون الربٰو !	جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس
لا یقومون الا کما یقوم	طرح کھڑے ہوں گے جس طرح
الذی یتخبطہ الشیطان	شیطان کسی کو چھو کر مخبوط بنا
من المس ذلک بانہم	دیتا ہے اس لئے کہ وہ یہ کہتے ہیں
قالوا انما البیع مثل الربٰوا	کہ بیع اور سود کا معاملہ ایک
واحل اللہ البیع وحرم	ہی ہے خدا نے بیع کو تو حلال
الربٰوا فمن جاءہ	کیا اور سود کو حرام کردیا پس
موعظۃٌ من ربہٖ	جس کے پاس خدا کی طرف سے
فانتہٰی فلہٗ ما	نصیحت کی بات پہنچی اور وہ باز
سلفؕ .	آگیا تو اس کو وہی لینا چاہیے
(سورۃ البقرۃ)	جو پہلے دیا۔

بنی عمرو بن عمیر ایک قبیلہ تھا اسلام سے پیشتر اس قبیلہ اور ایک دوسرے قبیلہ بنی مغیرہ میں سود کا لین دین تھا سود کے حرام ہو جانے کے بعد بنی عمیر بن عوف نے اپنی باقی رقم کے سود کا تقاضا بنی مغیرہ سے کیا انہوں نے کہا اسلام کے بعد سود کی رقم ہم نہیں دیں گے یہ جھگڑا مکہ کے عامل عتاب بن اُسیدؓ کے روبرو پیش ہوا انہوں نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں اس قصہ کی اطلاع لکھکر بھیجی اس پر اللہ نے یہ آیت مدینہ منورہ میں نازل فرمائی :۔

یاایہا الذین امنوا	مسلمانو اللہ سے ڈرو اور جو

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اِتَّقُوا اللّٰہَ وَ ذَرُوْا	سود (لوگوں کے ذمہ رہ گیا ہے
مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا	اس کو چھوڑ دو (اب نہ لو) اگر
اِن کُنتُم مُّؤمِنِیْنَ ۰	تم ایمان رکھتے ہو۔"

پھر اگر ایسا نہیں کرتے (یعنی سود نہیں چھوڑتے) تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے ہوشیار رہو جاؤ اور جو (سود کھانے سے) توبہ کرتے ہو تو اپنا اصل روپیہ لے لو نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے۔[1] ۹ھ میں ہی ہوازن سے مقابلہ ہوا اور آنحضرت صلعم کو کامیابی ہوئی۔

واقعہ ۹ھ کے واقعات میں سے ہے کہ حضور اقدسؐ نے حضرت علیؓ کو مع پندرہ سواروں کے فلس نامی بت کی شکست کے لئے بھیجا۔ پجاریوں نے مقابلہ کیا۔ حضرت علیؓ کامیاب ہوئے اور بت کو جلا ڈالا۔ بھیڑ بکریاں غنیمت میں آئیں اور حاتم طائی کی بیٹی سفانہ قیدیوں میں آئی حضور اقدسؐ نے اس کو رہا کر دیا۔ سفانہ نے اپنے بھائی عدی کو جو شام کی طرف بھاگ گیا تھا حضور اقدسؐ کے حسن اخلاق کی خبر دی عدی حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور داخل اسلام ہوگئے۔

---

[1] مسند ابو یعلی موصلی اور ابن مندہ تفسیر ابن جریج تفسیر مقاتل اور تفسیر سدی میں کلبی نے ابو صالح کی سند سے حضرت عبداللہ کی یہ روایت بیان کی ہے۔"

آنحضرت صلعم نے اپنی زوجہ حضرت زینبؓ کے پاس شہد پیا حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے صلاح کی کہ جب آنحضرت ہمارے پاس آئیں تو ہم یہ کہیں گے کہ آپ کے منہ سے گوند کی بو آتی ہے اور آنحضرت صلعم کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے بدن یا لباس سے کوئی بری بو آئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو دونوں نے مل کر یہی کہا آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تو زینبؓ کے پاس شہد پیا تھا اب سے شہد کبھی نہ پیوں گا اس وقت یہ آیت اتری:۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا	اے پیغمبر اللہ تعالیٰ نے جو چیز تجھ
اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ	پر حلال کی تو اس کو (اپنے اوپر)
تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ	حرام کیوں کرتا ہے تو اپنی بیویوں
اَزْوَاجِکَ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ	کی خوشی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بخشنے
رَّحِیْمٌ۔ (تحریم)	والا مہربان ہے۔

۹ھ میں جناب رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا۔

غزوہ تبوک ۹ھ اسی سال رجب کے مہینے میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ ہرقل بادشاہ روم عیسائی عرب قبائل کو جمع کرکے مدینہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ و فساد دفع کرنے کے واسطے مسلمانوں کو تیاری کا حکم

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

دیا۔ گرمی کا موسم تھا مسلمانوں کے پاس کچھ سامان بھی نہ تھا آخر سب سے چندہ لیا گیا۔ مسلمان مزدوروں نے بڑی دریا دلی سے جو کچھ ان کے پاس تھا لاکر حاضر کیا حضرت عثمانؓ نے نوسو اونٹ سو گھوڑے اور ایک ہزار دینار پیش کئے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے چالیس ہزار دینار حضرت عمرؓ نے اپنی کل جائداد کا نصف حصہ اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنی کل جائداد و سرمایہ لاکر آپ کی حضوری میں پیش کیا یہاں تک کہ قمیص کے بٹن تک بھی گھر میں نہ چھوڑے بٹنوں کی جگہ ببول کے کانٹے لگالئے رسول اللہ صلعم نے ان سے دریافت کیا تم نے بیوی بچوں کے لئے کیا چھوڑا حضرت ابوبکرؓ نے کہا "بس خدا اور رسول میرا ذخیرہ ہے۔" حضرت ابوعقیل ایک مفلس مزدور تھے دو سیر کھجوریں ہی لاکر پیش کردیں اور حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے رات بھر پانی بھرا ہے اس کی مزدوری میں مجھے چار سیر کھجوریں ملی تھیں دو سیر تو اپنے بچوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں اور دو سیر یہ حاضر ہیں" رسول اللہ نے فرمایا یہ کھجوریں سب صدقوں کے برابر ہیں"۔ ایک طرف مخلص مومنین کا یہ حال تھا دوسری طرف منافقین اور ضعیف الایمان اس غزوہ تبوک میں شریک ہونا موت کے منہ میں جانا سمجھ رہے تھے اور طرح طرح کے عذر تراشتے تھے اس پر خدا نے فرمایا۔

(۳۸ آیت سورہ توبہ) مسلمانو تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلو تو تم زمین پر گرے

جاتے ہو (اور گھر سے قدم نہیں نکالتے) کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دنیا کی زندگانی پر خوش ہو بیٹھے ہو دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابلہ میں بہت تھوڑے ہیں (گویا کچھ بھی نہیں) اگر تم جہاد کے لئے نہ نکلوگے تو خدا تم کو بڑی تکلیف کا عذاب دیگا اور تمہارے بدلے اور لوگ پیدا کر دے گا جو خدا کے (پورے فرمانبردار ہوں گے) اور تم خدا کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکوگے۔ خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(آیت ۳۹)

اگر تم پیغمبر خدا کی مدد نہ کروگے تو ان کو خدا مدد دیتا ہے (وہ وقت تم کو معلوم ہے) جب ان کو کافروں نے گھر سے نکال دیا (تو اس وقت) دو ہی شخص تھے جن میں ایک ابوبکرؓ تھے دوسرے (خود پیغمبر خدا) وہ دونوں غار ثور میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق غار (یعنی ابوبکر) کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے تو خدا نے ان پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تمہیں نظر نہ آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کردیا اور بات تو خدا ہی کی بلند ہے اور خدا زبردست اور حکمت والا ہے۔

(آیت ۴۰) تم سبکبار ہو یا گراں بار (یعنی مال و اسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت (گھروں سے) نکل آؤ اور خدا کے رستے میں مال

اور جان سے لڑو اگر تم سمجھو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے" (توبہ)
اس سال قحط سخت اور گرمی کا موسم تھا سفر دور دراز کا کھجوروں
کا وقت تھا اور مسلمانوں کی تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ دس کے پاس ایک
سواری تھی۔ سڑی ہوئی چربی کے سوا کھانے کو کچھ نہ تھا۔ منزلوں
پانی نہ تھا۔ ضعیف الایمان اور منافق گھبرا رہے تھے اور عذرات بہانے
کر رہے تھے مگر مومنین جانبازانہ طور پر تیار تھے تیس ہزار کی جمعیت
سرفروشی کے لئے سرکار دو عالم صلعم کے پیچھے پیچھے جارہی تھی راہ میں
سے جو ضعیف الایمان تھے وہ لوٹ آئے باقی مومن ہشاش بشاش
اپنا اپنا سامان لے کر علم نبوی کے گرد جمع ہوگئے دس ہزار سردار
تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو شہر مدینہ کی نگرانی
کے لئے اور حضرت علیؓ کو خانگی انتظام کے لئے مدینہ میں چھوڑا۔
رائت اسلام حضرت صدیق اکبرؓ کو عطا کیا گیا ایک نشان
حضرت زبیرؓ بن عوام کو مرحمت ہوا اور ہر قبیلہ کا ایک نشان مقرر
فرمایا ہرقل روم نے زبردست تیاریاں کی تھیں بے شمار فوجیں
بلقعہ تک آگئی تھیں۔ بنی عاملہ بنی لخم۔ بنی جذام۔ بنی غسان وغیرہ
اقوام اور شامی لوگ افواج روم کے ساتھ شریک ہونے کے لئے
آمادہ تھے اسلامی فوج سرحد عرب پر پہنچکر مقام تبوک پر ایک
ماہ انتظار کرتی رہی مگر قدرت الٰہی سے سلطنت روم میں کچھ ایسے
اندرونی فسادات برپا ہوئے کہ ہرقل نے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ

ملتوی کر دیا کمپ تبوک سے آنحضرت صلعم نے حضرت خالدؓ کو ایک
دستہ فوج کے ساتھ بمقام دومہ روانہ کیا راہ میں ۴۲۰
سواروں کے ساتھ حاکم دومہ اکیدر نامی شکار کھیلتا ہوا ملا حضرت
خالد اس کو گرفتار کرکے اپنے ہمراہ مدینہ لے آئے جہاں وہ مسلمان
ہوگیا۔ ادہر ایلہ کے حاکم اور نیزان یہودیوں اور عیسائیوں نے
جو خلیج **نطک** کے کنارے پر آباد تھے آنحضرت صلعم کی اطاعت
اختیار کرلی اور جزیہ دینا قبول کیا ان کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا
ہر طرح کی مذہبی آزادی عطا کی گئی"
ایک مہینہ تبوک میں منتظر رہنے کے بعد سرکار دو عالم صلعم مدینہ
واپس ہوئے جب مدینہ میں حضور کی واپسی کی خبر پہنچی تو منافق
گھبرائے اور فکر میں مبتلا ہوئے اور عذرات سوچنے لگے اللہ تعالے نے
ان کی نسبت یہ ارشاد فرمایا:۔
(آیت ۴۲ تا ۴۴، سورہ توبہ)
اگر قریب کی غنیمت ہوتی اور آسان سفر جس کا ہر کوئی ارادہ
کر سکے تو ضرور تیری پیروی کرتے ان پر (غزوہ تبوک میں) جانے کی
مسافت شاقہ اور دراز معلوم ہوئی (جب تم واپس آؤ گے وہ ضرور
ضرور اللہ کی قسمیں کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم
ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ اپنے نفسوں کو ہلاک کرتے
ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اللہ تجھکو

معاف کیا کہ کیوں ان کو پیچھے رہنے کی اجازت دی جب
تک سچوں کا حال تجھ پر نہ کھلتا اور جھوٹوں کو تو نہ پہچان
لے گا جو اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتے ہیں وہ تجھ سے
اجازت نہ طلب کریں گے کہ اپنے مالوں اور جانوں سے
جہاد نہ کریں اور اللہ متقیوں کو جاننے والا ہے (پیچھے رہنے کی)
اجازت تو وہی مانگا کرتے ہیں جو اللہ کو اور یوم آخرت کو
نہیں مانتے اور ان کے دل شکوک میں پڑے ہیں پس وہ
اپنے شکوک میں حیران ہیں اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس
کے لئے ضرور سامان کرتے مگر اللہ نے ان کا نکالنا پسند نہ کیا
پس ان کو بوجھل کر دیا اور حکم دیا کہ کنبے والوں کے ساتھ
بیٹھے رہو۔ اور اگر تم میں شامل ہو کر وہ نکلتے بھی تو بھی
تمہارا نقصان زیادہ کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ
کے ارادہ سے دوڑتے پھرتے اور تم میں ان کی باتیں سننے
والے بھی ہیں اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے۔ (آیت ۴۲ تا ۴۷ توبہ)

آیت ۴۸ :۔

وہ یعنی منافق تو پہلے ہی سے فتنہ کی تلاش کرتے اور تیرے
کام الٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ حق آگیا اور اللہ کا امر ظاہر
ہوا اور وہ ناپسند ہی کرتے ہیں۔

آیت ۴۹ :۔

اور ان میں سے وہ شخص ہے (یعنی جند بن قیس) جو کہتا ہے
کہ مجھے (غزوہ تبوک سے) رخصت دے (دیجئے) اور
مجھے فتنہ (جنگ) میں نہ ڈالئے۔ سنتا ہے وہ آپ ہی فتنہ
میں پڑے ہوئے ہیں اور دوزخ کافروں کو گھیر رہا ہے۔

منافقین کی حقیقت سورہ توبہ آیت ۵۲ تا ۵۵۔

ترجمہ :۔ ان سے پوچھ کیا تم ہم سے یہی امید کرتے ہو کہ
ہم کو دو بھلائیوں میں سے ایک ملے گی اور ہم تمہاری
نسبت یہ انتظار کرتے ہیں کہ اللہ تم کو اپنے پاس سے یا
ہمارے ہاتھوں سے عذاب پہنچا دے پس تم انتظار
کرو میں تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں
ان سے کہہ دو خوشی سے خرچ کر دیا تنگدلی سے تم سے ہرگز
قبول نہ کیا جائے گا کیونکہ تم بدعہد لوگ ہو اور ان کے لئے
کچھ نافع نہ ہوا کہ ان کی خیرات صدقات قبول کی جائیں
مگر یہ کہ انہوں نے اللہ سے اور رسول سے کفر کیا اور وہ نماز
کی طرف نہیں آتے مگر مارے باندھے اور خرچ نہیں کرتے
مگر دل تنگ پس تجھ کو ان کے مال اور اولاد تعجب میں نہ
ڈالیں اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ ان کی وجہ سے ان پر دنیا
میں عذاب نازل کرے اور ان کی جانیں کفر کی حالت میں ہلاک
ہو جاویں (توبہ)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

واقعہ عبداللہ ابن سلول بیمار ہوا تو اس نے حضور صلعم کے پاس آدمی بھیجا آپ تشریف لائے اور فرمایا تجکو یہود کی محبت نے ہلاک کر دیا اس نے کہا کہ میں نے آپ کو تکلیف دینے کے لئے نہیں بلایا میں نے اس لئے بلایا تھا کہ آپ میرے لئے استغفار کریں اور مرے جنازہ کی نماز پڑھائیں اور اپنا کرتہ میرے کفن کے واسطے دیدیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا[1]

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ	اور ان میں کوئی مر جائے تو اس
مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا	(کے جنازہ) پر کبھی نماز نہ پڑھیے
وَّلَا تَقُمْ عَلٰی	اور نہ دفن کے لئے اس کی قبر پر
قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا	کھڑے ہوجیے (کیونکہ) انہوں نے
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا	اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ
وَهُمْ فٰسِقُوْنَ	کفر کیا اور حالت کفر ہی میں مرے۔

مسجد ضرار تعمیر مسجد قبا کے بعد رؤسا منافقین نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے ایک دوسری مسجد کی بناء ڈالی اور اپنی علیحدہ جماعت قائم کر دی اس وسیلہ سے نفاق کا محرک ابو عامر راہب مدنی تھا منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس مسجد میں چلنے اور نماز پڑھنے کی خواہش کی اس پر اللہ تعالیٰ نے

[1] معالم التنزیل و اسد الغابہ۔

ارشاد فرمایا :-

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا	اور ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ جنہوں
ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًۢا	نے ایک مسجد ضرر دینے کے لئے اور
بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا	کفر کرنے کے لئے اور مسلمانوں میں
لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	پھوٹ ڈالنے کے لئے اور اس کو پناہ
مِنْ قَبْلُ ۔	دینے کے لئے کہ جو اللہ اور اس کے
(توبۃ ع ۱۳)	رسول سے لڑ چکا ہے تیار کی ہے۔

اس پر آنحضرت صلعم تشریف نہیں لے گئے اور یہ منافقین کی مسجد مسجد ضرار کے لقب سے مشہور ہوئی[1] آخر ش یہ مسجد منہدم کر دی گئی۔

بنو اسد ۹ھ قبیلہ بنو اسد قریش کا دست و بازو تھا ۹ھ میں یہ لوگ بھی ایمان لائے اور سفارت بھیجی لیکن اب تک ان کے دماغوں میں فخر کا نشہ باقی تھا سفراء دربار رسالت میں آئے تو احسان کے لہجہ میں کہا کہ آپ نے ہمارے پاس کوئی مہم نہیں بھیجی بلکہ ہم نے خود آکر اسلام قبول کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا	یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں
قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ	کہ ہم اسلام لائے کہدو کہ مجھ پر

[1] اسباب النزول از امام ابوالحسن واحدی صفحہ ۱۹۵ و جغرافیہ قرآن صفحہ ۷۴

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰكُمْ لِلْإِيْمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو بلکہ خدا تم پر احسان رکھتا ہے کہ تم کو ایمان لانے کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

حج

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ (آل عمران)

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ (آل عمران)

سب سے پہلا خدا کا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو بکہ (مکہ) میں ہے۔ (آل عمران)

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا۔

اور ہم نے ابراہیم کے لئے اس گھر کی جگہ کو ٹھکانہ بنایا ہے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا (حج)

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ۝ وَعَهِدْنَا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ

اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کا مرجع اور امن بنایا اور (کہا کہ) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ بناؤ اور ابراہیمؑ اسمٰعیل سے عہد لیا کہ تم دونوں میرے گھر کا طواف اور قیام اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کرو اور یاد کرو جب ابراہیمؑ

أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ ... وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (سورۃ البقرۃ)

نے کہا کہ مرے پروردگار اس کو امن والا شہر بنا اور اس کے بسنے والوں کو کچھ پھلوں کی روزی دے جو ان میں سے خدا اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔ خدا نے کہا اور جس نے انکار کیا اس کو تھوڑا فائدہ پہنچاؤں گا پھر اس کو دوزخ کے عذاب کے حوالے کروں گا اور وہ کتنی بری بازگشت ہے۔ (بقرہ)

قریش قربانی کرتے تھے تو اس کے خون کو کعبہ کی دیواروں پر لگاتے تھے کہ خدا سے تقرب حاصل ہو جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

خدا کے پاس قربانیوں کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا اس کے پاس صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ (حج)

اہل یمن کا دستور تھا کہ جب حج کی غرض سے سفر کرتے تھے تو زاد راہ لے کر نہیں چلتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم متوکل علی اللہ ہیں نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ جب مکہ میں پہنچتے تھے تو بھیک مانگنے کی نوبت آتی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

"زاد راہ ساتھ لے کر چلو کیونکہ بہترین زاد راہ پرہیزگاری ہے۔"

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

ہر اسلامی عبادت کی اصلی غرض ذکر الٰہی طلب مغفرت اور اعلائے کلمتہ اللہ ہے لیکن اہل عرب نے حج کو ذاتی و خاندانی نمود کا ذریعہ بنالیا تھا۔ چنانچہ جب تمام مناسک حج سے فارغ ہوتے تو سارے قبائل منیٰ میں آکر قیام کرتے تھے اور مفاخرت عرب کا ایک قومی خاصہ تھا اور اس مجمع عام سے بڑھکر اس کے لئے کوئی موقع نہیں مل سکتا تھا اس بنا پر ہر قبیلہ ذکر الٰہی کی جگہ اپنے اپنے آباواجداد کے کارنامے اور محاسن بیان کرتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

فَاذْكُرُوا اللهَ	جس طرح اپنے باپ دادوں کا
كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ	ذکر کرتے ہو اسی طرح بلکہ اس
أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا	سے بھی زیادہ بلند آہنگی کے ساتھ
(سورۃ البقرۃ)	خدا کی یاد کرو[1]۔ (بقرہ)

قریش کے سوا تمام قبائل برہنہ ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے ان لوگوں کی ستر پوشی صرف قریش کی فیاضی پر منحصر تھی وہ حسبتہً للہ کپڑا مستعار دیدیا کرتے تھے جو لوگ اس فیاضی سے محروم رہ جاتے وہ برہنہ ہی طواف کرتے اسلام نے اس بے حیائی کے کام کو قطعی موقوف کیا اور یہ آیت نازل ہوئی:۔

ہر عبادت کے وقت اپنے کپڑے پہنو

(اعراف)

---

[1] سیرت النبی جلد پنجم صفحہ ۲۶۲

حدود حرم حدود حرم ہر جانب مختلف ہیں شمال و مغرب میں ساڑھے تین کوس کے فاصلے پر تنعیم مقام ہے اور یہیں اس سمت کی حد حرم ہے جدہ کی راہ میں حدیبیہ مکہ سے سات کوس کے فاصلہ پر واقع ہے جنوب کی طرف مکہ سے ساڑھے دس کوس پر موضع حسینہ ہے مشرق کی جانب عرفات کے متصل مسجد نمرہ جو مکہ سے ساڑھے دس کوس کے فاصلہ پر ہے۔

مکہ کے رہنے والے حج اور عمرہ دونوں کا اور آفاقی (جو لوگ باہر سے آتے ہیں) صرف عمرے کا احرام ان ہی مقامات سے باندھتے ہیں مواقیت[2] مدینہ اور اطراف مدینہ کے لوگوں کے لئے ذوالحلیفہ ہے[1] جو مدینہ سے صرف چھ میل ہے یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔

جحفہ شام و مصر اور ان کے مضافات سے آنے والوں کا میقات ہے۔

یلملم ہندوستان اور یمن والوں کے لئے میقات ہے۔

قرن اہل نجد یہاں احرام باندھتے ہیں۔

ذات عرق عراق والوں کے لئے میقات ہے[2]۔

حدود حرم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کہ وہاں کشت وخون نہ کیا جائے درخت نہ کاٹا جائے شکار

---

[2] مواقیت میقات کی جمع ہے۔ میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے حج کی نیت کی جاتی ہے اور احرام باندھا جاتا ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کا تعاقب نہ کیا جائے۔ بے ضرورت ہتھیار نہ اٹھائے جائیں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے۔ سنہ ۵ھ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

چاہئے کہ تمہارے لونڈی غلام
اور وہ بچے تمہارے جو بالغ ہوئے
ہوں (تمہارے پاس آنے کے
لئے) تین وقتوں میں تم سے اجازت
طلب کریں (جب تم اجازت دو
تو آئیں)۔ النور ۸۶

ابو محمد اشعث بن قیس سنہ ۱۰ھ میں قبیلہ کندہ کے وفد کے ہمراہ آئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسلام لائے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ انہوں نے ایک کنوئیں کی بابت ایک شخص سے جھگڑا کیا تھا جس پر اللہ نے فرمایا (بیشک وہ لوگ جو خدا کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑے دام لیتے ہیں)۔ اسد الغابہ حصہ اول صفحہ ۱۴۰

مسجد عائشہ صدیقہ طاہرہ رض مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے ہوئے تین کوس کے فاصلے پر یہ مسجد ہے یہیں عمرہ کا احرام باندھتے ہیں اور جملہ ارکان عمرہ یہیں سے شروع ہوتے ہیں وہاں ایک تالاب ہے ایک مسجد ہے احرام مسجد میں باندھ کر نماز پڑھتے ہیں اور پھر لبیک پکارتے ہیں۔ اسی حالت میں کعبہ معظمہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں طواف بیت اللہ کرتے ہیں عمرہ کا ثواب نصف حج کے برابر ہے۔

تنعیم مدینہ منورہ کی راہ میں مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے یہاں حضرت عائشہ صدیقہ رض نے احرام باندھا تھا اسی جگہ مسجد عائشہ رض ہے۔

مسجد الرملہ مکہ میں جبیر بن مطعم کے کوئیں کے پاس یہ مسجد ہے یہیں آنحضرت صلعم نے فتح مکہ کے روز نیزہ نصب کیا تھا۔

احرام احرام باندھنے کے بعد قرآن میں اس کی ہدایت ہے۔

مائدہ ۳۶
احرام کی حالت میں جانور شکار
کرنا حرام ہے اور نہ ہی ان لوگوں
کو حلال سمجھو (لوٹو) جو اس ادب
کے گھر کا قصد کر کے اپنے پروردگار
کی مہربانی اور خوشنودی تلاش کرنے نکلے ہیں

آداب حج حج کے وقت میں ان باتوں کی ممانعت قرآن مجید میں وارد ہے۔

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ	تو جو ان مہینوں میں اپنے اوپر حج
الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا	فرض کرے تو حج میں نہ عورت
فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ	کے ساتھ بے پردہ ہو اور نہ
فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا	اور گناہ کرے اور نہ جھگڑا کرے
مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ	جو بھی نیک کام کرو اللہ اس کو
(سورۃ البقرۃ)	جانتا ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

صفا و مروہ صفا و مروہ کے بارے میں ارشاد ہے کہ

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ — صفا و مروہ خدا کا شعار ہے۔

جو اللہ کے شعائر کا ادب کرے تو
یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

کفارہ قتل بہائم احرام کی حالت میں شکار کے متعلق قرآن میں منع کیا گیا ہے اور اس حالت میں شکار کرے تو اس کا بدلہ اس طریقہ سے کرنا چاہئے جیسا کہ آیت ذیل سے واضح ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ
وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ
مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا
عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا
بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ
طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ
عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا
لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ
(سورہ المائدہ ۱۳)

اے ایمان والو جب تم احرام میں ہو تو شکار مت مارو اور تم میں جو جان کر شکار مارے گا تو اس مارے ہوئے کے برابر بدلہ ہے مویشی میں سے اس کا فیصلہ تم میں سے دو بہتر آدمی کریں اور مویشی کو کعبہ تک پہنچا کر قربانی کی جائے یا اس کے گناہ کا بدلہ کچھ محتاجوں کو کھانا کھلانا یا اسی کے برابر روزے رکھنا تاکہ وہ مجرم بھی جرم کی سزا چکھے۔

حج میں اگر کسی عذر یا بیماری کے سبب سے احرام سے پہلے سر منڈانا پڑے تو اس کا بدلہ قرآن شریف میں مذکور ہے۔

مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ
اَوْ نُسُكٍ (بقرہ ۲۴)

روزہ یا خیرات یا قربانی فدیہ دے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران)

جس کو (زادراہ اور چلنے) کی استطاعت ہو اسی پر حج فرض ہے۔

عرفات کعبہ سے جانب شرق آٹھ کوس کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے اور یہ مسجد الکبش متذکرہ سے ۶ کوس ہے یہاں بروز عرفہ ہزارہا خیمے نصب ہوتے ہیں اور تمام دن حجاج لبیک پکارتے ہیں اور دعائیں پڑھتے ہیں گریہ وزاری توبہ و استغفار کرتے ہیں جبل عرفات کے دامن میں یہ میدان ہے قاضی اونٹ پر سوار ہوکے کسی قدر بلندی پر چڑھکر خطبہ پڑھتا ہے یہ بلند جگہ جبل رحمت کہلاتی ہے۔

قیام مزدلفہ عرب مغرب کے بعد عرفات سے روانہ ہوتے تھے اسی حالت میں اگر منٰی کو چلے جاتے تو راستہ کی خستگی سے چور ہو جاتے اس لئے انہوں نے ذرا سا سکون اور آرام اٹھانے کے لئے مزدلفہ کو ایک بیچ کی منزل قرار دے لیا تھا اسلام نے اس کو سلسلہ باقی رکھا کہ یہیں وہ مسجد واقع ہے جس کو مشعر حرام کہتے ہیں اور یہ عبادت کا خاص مقام تھا اس لئے عرفات سے شام کو لوٹ کر رات بھر یہاں قیام کرنا اور طلوع فجر کے بعد تھوڑی دیر عبادت کرنا ضروری قرار دیا جس کی بابت قرآن مجید کی آیت ذیل میں ذکر ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰکُمْ وَاِنْ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ۝ (بقرۃ)

تو جب عرفات سے چلو تو مشعر حرام کے پاس خدا کو یاد کرو اور اس کو یاد کرو جس طرح اس نے تم کو بتایا اور تم اس سے پہلے حق کی راہ کو بھولے ہوئے تھے۔

مشعر الحرام مزدلفہ عرفات اور منیٰ کے درمیان مکہ سے چھ کوس پر ہے۔ ارکان عرفات ادا کرکے حجاج مزدلفہ کو روانہ ہوتے ہیں مزدلفہ میں ایک سرائے ہے علی الصباح چھوٹی چھوٹی سات کنکریاں لے کر منیٰ میں آتے ہیں اور جمرات پر مارتے ہیں پھر احرام کھولکر قربانی کی جاتی ہے ۱۲ر ذی الحجہ کو پھر کعبہ شریف آتے ہیں اور طواف الزیارۃ اور سعی صفا و مروہ کرکے ارکان حج سے فارغ ہوتے ہیں۔

منیٰ مکہ سے تین کوس پر منیٰ ہے یہاں مسجد خیف ہے جس میں ستر نبیوں نے نماز پڑھی ہے بعد حج اور عرفات کے یہاں آکر تین روز حجاج قیام کرتے ہیں اسی مقام پر غار مرسلات ہے جہاں سورہ مرسلات نازل ہوئی تھی۔ زیر کوہ مسجد الکبش ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل کو بحکم خدا ذبح کرنے کے لئے لے گئے تھے منیٰ ہی میں غار ابراہیم علیہ السلام اور مسجد کوثر ہے۔

قربانی قربانی کے لئے قرآن شریف میں ہدایت ہے۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی (حج)

اللہ کے پاس قربانی کے جانور کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔

اور قربانی کے جانوروں کو خدا کی نشانیاں بنایا ہے تمہارے لئے ان میں بہت فائدہ ہیں ان کو قطار میں کھڑا کرکے تم ان پر خدا کا نام لو تو جب وہ پہلو کے بل جھکیں (یعنی ذبح ہو چکیں) تو ان میں سے کچھ خود کھاؤ اور باقی قناعت پسند فقیروں اور محتاجوں کو کھلا دو اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے کام میں لگایا ہے کہ خدا کا شکر ادا کرو۔

حلق راس منیٰ میں قربانی کے بعد حاجی سر کے بال منڈاتے یا ترشواتے ہیں جس کی بابت قرآن شریف میں ذکر ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ (سورۃ البقرۃ)	اور اپنے سروں کو اس وقت تک نہ منڈواؤ اور بال نہ ترشواؤ جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے۔

جمرۃ العقبہ جمرۃ العقبہ مکہ سے عرفات جاتے وقت منیٰ کی آبادی کے آغاز میں بائیں جانب اور دوسرے دونوں جمرے جمرۃ الثانیہ جمرۃ الثالثہ اس سے ذرا آگے دائیں جانب ہیں انہیں جمروں پر حجاج کنکریاں پھینکتے ہیں یہ بالکل راستہ پر واقع ہیں۔

حُنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے یہ وادی عرب کے مشہور بازار ذوالمجاز اور عرفات سے ۳ میل کے فاصلہ پر اس پہاڑ کے دامن میں واقع ہے جس کو اوطاس کہتے ہیں یہیں جنگ حنین ہوئی کلام مجید میں جس کی طرف اشارہ ہے وَيَوْمَ حُنَيْنٍ

سب ارکان حج پورے ہونے کے بعد حکم ہے۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا (سورۃ البقرۃ)	کہ جب سب ارکان ادا کر چکو تو اپنے باپ دادوں کو جیسے یاد کرتے ہو ویسے ہی خدا کو بھی یاد کرو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

دوسری جگہ سورہ حج میں ارشاد ہوتا ہے۔

اور جو اللہ کی محترم چیزوں کا ادب کرے تو وہ اس کے پروردگار کے پاس بہتر ہے۔

قسم کا کفارہ اگر کوئی بالارادہ قسم کھا کر توڑ دے تو اس پر دس مسکینوں کا کھانا کھلانا فرض ہے یا ایک غلام کا آزاد کرنا اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے رکھے۔ سورہ مائدہ

تشبیہ محرمات پر اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو محرمات سے تشبیہ دے کر اس کو اپنے اوپر حرام کرے اور پھر اس کی طرف رغبت کرے تو اس پر ایک غلام کا آزاد کرنا لازم ہے لیکن اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو دو مہینے کے متواتر روزے رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے (سورہ مجادلہ)

مسیح عبد اللہ نصاریٰ نجران نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں آکر عرض کی کہ آپ ہمارے عیسیٰ پر عیب لگاتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے کیا عیب لگایا وہ کہنے لگے کہ مسیح خدا کے بیٹے تھے اور آپ ان کو خدا کا بندہ اور رسول بتلاتے ہیں اس لئے ان کی توہین اور کسر شان ہوتی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا کے بندہ بننے سے تو کسی کو بھی عار نہیں اور نہ کسی کو اس سے انکار ہو سکتا ہے اسی وقت آنحضرت صلعم کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی:۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ	مسیح ہرگز خدا کے بندے بننے سے عار نہیں کریں گے اور نہ مقرب فرشتے اور جو شخص خدا

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۔ (نساء ع ۲۳)

تعالیٰ کی بندگی سے عار کرے گا تو خدا تعالیٰ سب لوگوں کو اپنے پاس جمع کریں گے۔

اعلان سورۂ براۃ یعنی توبہ

۹ھ میں ایام حج پر حضرت ابوبکرؓ کو تین سو ہمراہیوں کے ساتھ حج کے لئے روانہ کیا اس کے بعد سورۂ براۃ نازل ہوئی تو حضرت علیؓ کو اپنے ناقہ پر حضور نے روانہ کیا تاکہ حج کے موقعہ پر یہ سورہ سنا دیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تو مسلمانوں کو رسومات حج تعلیم کئے اور حضرت علیؓ نے احکامات قرآنی کا اعلان کیا:۔

مشرکوں میں سے جن کے ساتھ تم نے عہد کیا تھا اب ان کو اللہ اور رسول کی طرف سے جواب ہے پس چار مہینے زمین میں پھر دا اور جانے رہو کہ تم اللہ کو ہرانے والے نہیں۔ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے لوگوں کو حج اکبر کے دن سنایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں۔ پس اگر تم باز آجاؤ تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر پھر جاؤ تو جانے رہو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو اور کافروں کو دردناک عذاب کی بشارت سنادو۔ مگر جن مشرکوں کے ساتھ تم نے عہد کیا پھر انہوں نے تم سے عہد شکنی نہیں کی

اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی پس ان کی طرف ان کی مدت تک عہد پورا کرو۔ تحقیق اللہ پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے پس جب حرمت والے مہینے گذر جائیں تو مشرکوں کو جہاں کہیں پاؤ قتل کرو ان کو پکڑو اور ان کو گھیرو اور ان کے واسطے ہر ایک گھات کی جگہ پر بیٹھو پس اگر وہ باز آجائیں اور نمازوں پر مداومت کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کے راستے خالی کردو۔ تحقیق اللہ بخشنے والا رحم والا ہے۔ اور اگر کوئی مشرکوں میں سے تجھ سے پناہ چاہے تو اس کو پناہ دے یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اس کو امن کی جگہ پہنچا دے یہ سلوک اس واسطے چاہئے کہ وہ لوگ اسلام کو نہیں جانتے۔ مشرکوں کے واسطے اللہ اور رسول کے نزدیک عہد کیسے ہے (جبکہ وہ بار بار بدعہدیاں کر چکے) ہاں جن لوگوں نے تم سے مسجد حرام کے پاس عہد کیا پس جب تک وہ تمہارے ساتھ عہد قائم رکھیں تم بھی ان کے ساتھ عہد قائم رکھو تحقیق اللہ پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے (اور ان کے ساتھ عہد کی پابندی) کیسے ہو کیونکہ ان کا یہ حال ہے کہ اگر تم پر غلبہ پا دیں تو تمہارے بارے میں نہ تو قرابت کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا۔ تم کو اپنے مونہوں سے خوش کرتے ہیں۔ مگر ان کے

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

دل سرکش ہیں اور اکثر ان میں بد عہد ہیں اللہ کی آیتوں کے عوض انہوں نے تھوڑے دام لئے پھر اللہ کے راستہ میں ہارج ہوئے بیشک یہ برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ مومنوں کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں نہ عہد کا اور یہی لوگ حد سے گزر جانے والے ہیں پس اگر وہ باز آئیں اور نمازیں قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم ان لوگوں کے واسطے اپنی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جو علم والے ہیں اور اگر انہوں نے اپنے عہد کے بعد قسموں کو توڑا اور تمہارے دین میں طعنہ زن ہوئے۔ پس کفر کے اماموں (سرداران کفار) سے لڑو ان کا تو یہ حال ہے کہ ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں کیا تم ان لوگوں سے نہ لڑو گے جنہوں نے اپنے عہدوں کو توڑ دیا اور رسول کے نکال دینے کا ارادہ کیا اور جنگ کی بھی انہوں نے ہی پہلی بار ابتدا کی تھی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرو اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو ان سے تم لڑو اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور ان کو رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر غالب کرے گا اور مومنوں کے دلوں کو ٹھنڈا کریگا اور ان کے دلوں کے غصے کو نکال دیگا اور اللہ جس پر چاہتا

ہے رحم کرتا ہے اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے (سورۃ براۃ)

سورۂ براۃ کا ابتدائی حصہ حضرت علیؓ نے مقام منیٰ میں سنایا مشرکین بھی شریک حج تھے انہوں نے بھی سنا ۳۳ آیات سنائی گئیں۔

۹ھ کے موقعہ حج پر آنحضرت صلعم نے حضرت ابوبکرؓ کو اس اعلان کے لئے روانہ کیا کہ آئندہ کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے۔ قریش کی ایک امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ اور تمام قبائل عرفات میں قیام کرتے تھے لیکن وہ خود حرم کے اندر سے باہر نکلنا اپنے مذہبی منصب کے خلاف سمجھتے تھے اس لئے مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اسلام نے قریش کے اس امتیاز کا خاتمہ کر دیا چنانچہ یہ آیت اتری (بخاری)۔

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ (بقرہ ۲۵)	کوچ وہیں سے کرو جہاں سے تمام لوگ کرتے ہیں۔ (بقرہ)

جاہلیت کے زمانہ میں حج کی مذہبی حیثیت صرف میلہ کی سی رہ گئی تھی ہر قماش کے لوگ جمع ہو کر ہر قسم کی رنگ رلیاں منایا کرتے غرضکہ فسق و فجور کی گرم بازاری رہتی اسلام نے یک لخت ان باتوں کو بند کر دیا اور حج کو تقدس۔ تورع۔ نیکی اور ذکر الٰہی کا سرتاپا مرقع بنا دیا۔ حکم آیا۔

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (سورۃ البقرۃ)	تو پھر جس نے ان مہینوں میں حج کی نیت کی تو پھر حج میں عورت سے چھیڑ چھاڑ ہے نہ فحاشی ہے نہ لڑائی دنگا ہے اور تم جو نیکی کرو گے اللہ کو معلوم ہوگی۔

اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَةِ الْاَنْعَامِ فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ۔ حج

اور لوگوں میں حج کا اعلان کرے وہ تیرے پاس پیادہ اور (دور کے سفر سے تھکی ماندی) دبلی سواریوں پر دور دراز راستوں سے آئیں گے تاکہ وہ اپنے نفع کی جگہوں پر حاضر ہوں اور ہم نے ان کو جو چوپائے جانور دیئے ہیں ان پر ان کی قربانی پر چند جانے ہوئے دنوں میں خدا کا نام لیں تو ان میں سے کچھ تم کھاؤ اور بدحال فقیروں کو کھلاؤ اس کے بعد اپنا میل کچیل دور کریں اور اس قدیم گھر کا چکر لگائیں یہ سن چکے اور جو کوئی اللہ کے آداب کی بڑائی رکھے تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے پاس بہتر ہے۔

اور خدا کا لوگوں پر اس گھر
کا قصد کرنا فرض ہے جس کو اس
کے راستہ (سفر) کی طاقت ہو اور

جو (اس قدرت کے باوجود) اس
سے باز رہے تو خدا دنیا والوں سے
بے نیاز ہے۔ ال عمران ۱۰

مناسک حج کے بعد جو لوگ واپس آنا چاہتے تھے ان میں دو گروہ ہو گئے تھے ایک کہتا تھا کہ جو لوگ ایام تشریق میں ہی واپس آتے ہیں وہ گنہگار ہیں دوسرا ان لوگوں کو الزام لگاتا تھا جو دیر میں واپس ہوتے تھے چونکہ ان میں درحقیقت کوئی گروہ گنہگار نہ تھا اس لئے قرآن مجید نے دونوں کو جائز رکھا۔

جو شخص عجلت کرکے ایام تشریق
کے دو ہی دنوں میں واپس آیا اس
پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے بشرطیکہ
اس نے تقویٰ اختیار کیا۔ بقرہ ۲۵

انصار حج کرکے واپس آتے تو دروازے کی راہ سے گھر میں نہیں داخل ہوتے تھے بلکہ پیچھے سے کود کر آتے تھے اور اس کو کار ثواب سمجھتے تھے چنانچہ ایک شخص حج کرکے آیا اور دستور کے خلاف دروازے سے گھر میں گھس آیا تو لوگوں نے اس کو بڑی لعنت و ملامت کی اس پر قرآن مجید میں یہ آیت نازل ہوئی:۔

گھر کے پیچھے سے آنا کوئی نیکی نہیں
ہے نیکی صرف اس کی ہے جس نے

تقویٰ حاصل کیا اور گھروں میں
دروازے کی راہ سے آیا۔ بقرہ ۲۴

جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ کچھ لوگ حج کی نیت کرتے تھے وہ ان دنوں تجارت نہیں کرتے تھے اور جو صرف تجارت اور بیوپار کے لئے آتے تھے وہ حج میں شریک نہیں ہوتے تھے اسلام نے اس طریقہ کو مٹا دیا اور کہہ دیا کہ تجارت اور بیوپار حج کے تقدس و حرمت کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ دونو فریضے ایک ساتھ ادا ہو سکتے ہیں چنانچہ قرآن میں یہ آیت نازل ہوئی :۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ	تمہارے لئے یہ گناہ نہیں کہ
اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا	(حج کے زمانے میں) فضل الٰہی
مِّنْ رَّبِّكُمْ ۰ (بقر)	(تجارت) کی تلاش کرو۔

حوالہ جات از صفحہ ۳۳۷ تا ۳۵۲

۱ عن ابن سیرین ۲ ۲ بخاری و مسلم عن ابن عباس

مواہب زرقانی جلد ۲ صفحہ ۱۰ ، الفسیر فتح البیان جلد ۴ ص ۱۹۹ اور بیضاوی صفحہ ۳۲۶

سیرت النبی حصہ پنجم صفحہ ۲۷۶

البوداؤد عن عائشہ ۲ مسلم (عن جابر) ۳ مسلم (عن سعد)

سرور کائنات ؐ کا حجۃ الوداع

سرور کائنات ؐ نے سنہ ۱۰ھ میں ۱۵ ذی قعدہ کو حج کا عزم کیا تو عام اعلان کیا گیا۔ روانگی کے روز خطبہ دیا اور احرام اور اس کے احکام مفصل بیان فرمائے۔ ظہر کی نماز اپنی مسجد میں جماعت سے پڑھی پھر دولت کدہ میں تشریف لے گئے۔ سر میں تیل ڈالا کنگھی کی۔ تہبند باندھا چادر اوڑھی اور ۲۶ ذی قعدہ کو عصر سے پہلے مدینہ سے روانہ ہو گئے۔ پہلی منزل مقام بطحا ذوالحلیفہ تھی نماز عصر کا قصر کیا۔

رات بھر یہیں قیام کیا ایک ایک کر کے تمام ازواج مطہرات کے یہاں گئے پھر غسل فرمایا اور خوشبو لگائی اور قرآن کا احرام باندھا۔ ظہر کی نمازیں بھی قصر کیا اور مصلے پر سے ہی حج و عمرہ کے لئے بآواز بلند تلبیہ کیا۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ؕ

یہ پورا سفر بلا کجاوہ ہودج کے سواری کی پیٹھ پر طے کیا ذوالحلیفہ سے تلبیہ کرتے ہوئے چلے یہاں تک کہ مقام روحاء میں پہونچ گئے۔ یہاں ایک صاحب نے جو احرام باندھے نہ تھے گورخر کا گوشت تحفۃً پیش کیا آپؐ نے قبول کیا اور ہمراہیوں میں تقسیم کر دیا۔

مکہ معظمہ پہنچ کر حکم دیا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوں وہ صرف عمرہ پر اکتفا کریں۔ طواف کریں سعی مابین صفا و مروہ کریں اور احرام اتار دیں۔ سراقہ بن مالک نے پوچھا یہ حکم صرف اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے۔

اگر میرے ساتھ بھی قربانی کے جانور نہ ہوتے تو تمہاری طرح میں بھی احرام اتار دیتا۔ مگر اب قربانی کے وقت تک یہ نہیں ہو سکتا صحابہ نے اس حکم پر بھی عمل کیا۔ یہاں تک کہ یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ) آیا تو حج کی نیت کی گئی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے ہی تھے کہ بیت اللہ پر نظر مبارک پڑی جوش و خروش سے فرمانے لگے:

اے خدا اس گھر کی بزرگی عزت و حرمت اور عظمت اور زیادہ کر دے۔

مسجد میں داخل ہو کر سیدھے کعبہ کی طرف بڑھے حجر اسود کے مقابل ہوئے اور اس کو ہاتھ لگایا۔ آپؐ کا اس طرف کچھ یوں ہی سا رُخ تھا۔ ہاتھ لگا کر اپنی داہنی طرف سے طواف شروع کیا کعبہ بائیں جانب تھا حجر اسود اور رکن یمانی کے مابین پہنچے تو فرمایا:[1]

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

طواف سے پیشتر تین چکروں میں اس طرح چلے کہ رفتار تیز تھی اور جسم جھومتا تھا باقی چکروں میں جھومنا موقوف کر دیا مگر چھوٹے چھوٹے قدموں سے تیز تیز چل رہے تھے۔ رداء مبارک اس طرح اوڑھے ہوئے تھے کہ ایک سرا بغل کے نیچے سے نکال کر دوش مبارک پہ ڈال لیا تھا جس سے ایک ہاتھ اور شانہ کھل گیا تھا طواف کرتے ہوئے جب حجر اسود کے سامنے آتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ دست مبارک میں خمیدہ لکڑی تھی جس سے حجر اسود کو مس کرتے اور پھر لکڑی کا بوسہ لے کر آگے روانہ ہوتے خود حجر اسود کا بوسہ لینا اور ہاتھ سے مس کرنا بھی ثابت ہے۔ رکن یمانی کو چھوتے تو بسم اللہ واللہ اکبر اور جب حجر اسود کے سامنے آتے تو اللہ اکبر کہتے۔

---

[1] حجۃ اللہ البالغہ علامہ شاہ ولی اللہ دہلوی صفحہ ۳۹۵

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

طواف کعبہ سے فارغ ہوکر مقام ابراہیم کے پیچھے آتے اور یہ آیت پڑھی۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى مقام ابراہیم میں نماز پڑھو۔

دو رکعت نماز ادا کی جس میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص اور قل اعوذ برب الناس پڑھی۔ اس کے بعد کوہ صفا کی طرف روانہ ہوئے جب نزدیک پہنچے تو یہ آیت پڑھی:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ صفا و مروہ شعائر الٰہی میں ہیں

اور یہ ارشاد فرمایا جس سے خدا نے ابتدا کی ہے اسی سے میں بھی ابتدا کرتا ہوں۔ چنانچہ صفا پر چڑھ گئے جب کعبہ نظر آیا تو فرمایا کہ:

اللہ واحد کے سوا کوئی خدا نہیں اسی کی عملداری ہے
اسی کے لئے ستائش ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اللہ
واحد کے سوا کوئی خدا نہیں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا
اپنے بندہ کو فتحیاب کیا اور تمام جتھوں کو تنہا توڑ دیا۔

پھر سعی کرتے ہوئے مروہ کی طرف چلے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب لوگوں نے بہت ہجوم کیا تو پیدل چلنے کی بجائے سوار ہوگئے مروہ پر بھی چڑھے اور جب کعبہ دکھائی دیا تو تکبیر و تحلیل کی پھر صفا کی طرف لوٹے یہاں تک کہ سعی کے سات دور پورے ہوگئے۔

سعی کے بعد ان لوگوں کو جن کے ہمراہ قربانی کے جانور نہ تھے پھر ہدایت فرمائی کہ اب احرام اتار دیں کیونکہ عمرہ کے ارکان پورے ادا ہوگئے۔ مکہ میں جب تک قیام پذیر رہے نماز برابر جائے قیام پر پڑھتے رہے اور قصر کرتے رہے پنجشنبہ کو تمام ہمراہیوں کے ساتھ منٰی کو روانہ ہوئے راستہ میں ان لوگوں نے حج کا احرام پہن لیا جنہوں نے عمرہ کے بعد اتار دیا تھا۔ منٰی میں ۸ ذی الحجہ کو پہنچ کر ظہر و عصر کو جمع کیا اور جمعہ کی رات وہیں بسر کی جب صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوگیا تو عرفات کو روانہ ہوئے جب ۹ ذی الحجہ کو عرفات میں پہنچے تو ناقہ پر بیٹھے بیٹھے ایک عظیم الشان خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا۔ حضرت بلالؓ سے اذان دلوائی اور نماز قصر کرکے دو رکعت ادا کی جس میں قرأت آہستہ کی۔

ظہر کے بعد عصر کی اقامت کہی گئی اور یہ نماز بھی قصر کرکے صرف دو رکعت پڑھی نماز کے بعد پھر اونٹ پر سوار ہوکر دامن کوہ (عرفات) میں تشریف لائے اور کھڑے ہوکر تضرع و زاری میں مصروف ہوگئے اور خدا سے دعا اس طرح مانگی جیسے کوئی مسکین مانگ رہا ہو۔

خداوندا تیری وہ ستائش ہے اور اس سے بھی بڑھکر ہے جو ہم کہتے ہیں خدا میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مرنا سب کچھ تیرے ہی لئے ہے۔ تیری ہی طرف میرا لوٹنا اور تو ہی میرا وارث ہے۔ خداوندا قبر کے عذاب، دل کے وسوسے اور معاملات کی ابتری سے تیری پناہ مانگتا ہوں خدایا ہر قسم کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔

اس میدان عرفات میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ	آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ	اور اپنی نعمت تم کو دے دی
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ	اور دین اسلام تمہارے لئے
الْاِسْلَامَ دِيْنًا	پسند فرمایا۔

جب آفتاب پوری طرح غروب ہوگیا تو عرفات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے سواری پر پیچھے اسامہ بن زیدؓ سوار تھے درمیانی رفتار سے مسلسل تلبیہ کرتے ہوئے آپؐ چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے یہاں آپؐ نے وضو فرمایا حضرت بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا اور اقامت کے بعد بغیر اسباب اتارے نماز مغرب ادا کی پھر توقف فرمایا یہاں تک کہ جب لوگ سواریوں سے اتر چکے تو نماز عشا پڑھی صرف اقامت کہلائی دونوں نمازوں کے مابین کوئی سنت ادا نہ کی۔ شب سرور عالمؐ نے یہیں گذاری کمزور عورتوں اور بچوں کو طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ روانہ کر دیا نماز فجر ادا کر کے خود بھی روانہ ہوگئے مشعر الحرام میں آئے قبلہ رو ہو کر

دعا و انابت میں مصروف ہوگئے۔ یہاں تک کہ روشنی پھیل گئی پھر فضل بن عباسؓ کو پیچھے بٹھا کر تلبیہ کرتے ہوئے آگے بڑھے یہیں راستہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کو حکم دیا کہ رمی الجمار کے لئے سات کنکریاں چن دیں جنہیں مٹھی میں لے کر پھینکتے اور لوگوں سے فرماتے تھے ایسی کنکریاں پھینکو۔ دین میں غلو مت کرو کیونکہ اسی غلو فی الدین نے اگلی قوموں کو ہلاک کر ڈالا جب وادی محسّر میں پہنچے تو اونٹنی کی رفتار تیز کر دی۔ آپ کا طریقہ یہی تھا کہ جب آپؐ ان مقامات پر پہنچتے جہاں قوموں پر عذاب نازل ہوا ہے تو تیزی سے نکل جاتے۔ یہ وادی مکہ وہی ہے جس میں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے۔

منیٰ پہنچے تو زوال کے بعد جمرۃ العقبہ کے پاس تشریف لائے اسفل وادی میں سواری پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر یکے بعد دیگرے سات کنکریاں پھینکیں ہر کنکری پر تکبیر کہتے تھے۔

اس کے بعد آپؐ نے تکبیر موقوف کر دی تھی اسامہؓ اور بلالؓ ساتھ تھے ان میں سے ایک اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھا اور دوسرے صاحب نے دھوپ سے بچاؤ کے لئے کپڑا تان لیا تھا رمی جمار کے بعد قیام گاہ تشریف لے آئے اور ایک نہایت بلیغ خطبہ دیا جس میں یوم النحر کی حرمت و عظمت اور سرزمین مکہ کی تمام سرزمینوں پر فضیلت بیان کی۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

"جو کوئی کتاب اللہ کے ساتھ تمہاری رہنمائی کرے اس کی اطاعت کرو اور مناسک حج اس سے سیکھو مسلمانو! میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ باہم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ظالم خود اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔

لوگو اپنے رب کی عبادت کرو۔ اپنی پانچوں وقت کی نماز پڑھا کرو۔ اپنے رمضان کے روزے رکھو جو تمہیں حکم دیا جائے اس کی اطاعت کرو اور ان سب کے عوض اپنے رب سے جنت لو۔"

اس موقع پر لوگوں سے رخصت ہوئے اور الوداع کہی پھر قربان گاہ تشریف لے گئے اور عمر شریف کے حساب سے ۶۳ اونٹ دست مبارک سے ذبح کئے۔ باقی سو میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کے حکم سے ذبح کئے اور حکم دیا کہ قربانی کا گوشت اور کھال سب کچھ مسکینوں کو خیرات کر دو۔ قصاب کو اس میں سے بطور اجرت کچھ نہ دینا اور اس کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

منیٰ میں قربانی سے فارغ ہو کر حجام کو بلایا اور حکم دیا کہ پہلے دائیں طرف کے اور پھر بائیں طرف کے بال لے لے صحابہ میں سے اکثر نے سر منڈوایا اور بعض نے کتروانے پر اکتفا کیا۔

ظہر سے پیشتر مکہ روانہ ہوئے اور پہنچتے ہی چاہ زمزم پر تشریف

لائے اور کھڑے کھڑے ڈول نکال کر پانی پیا اس کے بعد منیٰ تشریف لے گئے اور شب وہیں بسر کی زوال کے بعد منیٰ سے پھر کنکریاں پھینکنے چلے اور جمرہ اولیٰ سے تیسرے جمرے تک ہر ایک پر سات سات کنکریاں پھینکیں اور ہر ایک پر تکبیر کہتے اور جب سات پوری ہو جاتیں تو دعا فرماتے لیکن تیسرے جمرے پر دعا نہیں کی اور کنکریاں پھینکنے کے بعد ہی واپس ہو گئے۔

منیٰ میں یوم النحر کے دوسرے دن پھر خطبہ دیا یہیں سورۃ اذا جاء نازل ہوئی یہاں تین دن مقیم رہے ایام تشریق ختم ہو گئے اور رمی جمار سے بالکل فارغ ہوئے تو سہ شنبہ کی ظہر کے بعد کوچ کر دیا مکہ آئے تو رات کے پچھلے پہر طواف الوداع کیا پھر روانہ ہو گئے واپسی میں بھی ذوالحلیفہ میں رات گذاری صبح کا وقت ہوا تو تین بار تکبیر کہی اور فرمایا:-

"اللہ واحد کے سوا کوئی خدا نہیں اسی کی حکومت ہے اور اس کے لئے ہی ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم عبادت کر رہے ہیں اور سجدہ کر رہے ہیں اور اپنے رب کی حمایت کر رہے ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندہ کو فتح اور تمام جتھوں کو تن تنہا شکست دی۔"[1]

---

[1] زاد المعاد فی ہدیٰ خیر العباد ابن قیم صفحہ ۱۳۹ تا ۵۲، حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۳۹۳ تا ۳۹۹۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

سفرِ آخرت

سلسلہ علالت حجۃ الوداع سے مدینہ واپس آنے کے کچھ عرصہ بعد آپؐ نے زید بن حارثہ جن کو حدود شام میں عیسائیوں نے شہید کیا تھا آپؐ نے ان کا انتقام لینے کے لئے اسامہ بن زید کو مامور کیا۔ دوسرے دن سرورِ عالمؐ ۱۸، ۱۹ صفر ۱۱ھ کی رات کو جنت البقیع تشریف لے گئے وہاں سے واپسی پر مزاج مبارک میں بیماری کے آثار پیدا ہوگئے۔ یہ دن حضرت میمونہؓ کی باری کا تھا اور روز چہار شنبہ کا تھا اس کیفیت میں بھی پانچ یوم تک ایک ایک بیوی کے کاشانہ میں رونق افروز ہوتے رہے۔ دو شنبہ کے دن مرض میں شدت ہوگئی تو ازواج مطہرات سے اجازت لی کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں قیام فرمائیں باوجودیکہ یہ دن یہیں رونق افروز ہونے کا تھا ضعف کی وجہ سے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سہارے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں آئے۔ جب تک قوت رہی مسجد میں نماز پڑھنے جاتے رہے اور مسلمانوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہے ایک دن اُحد کے شہدا کے لئے نماز پڑھی اور مہاجرین کو یہ نصیحت فرمائی کہ:

"اے مہاجرین میں تم کو انصار کے ساتھ بھلائی کرنے کی نصیحت کرتا ہوں ان لوگوں نے میری مدد کی تم اپنا احسان کرنے والوں کے ساتھ احسان کرو اور ان کی غلطیوں سے درگزرو۔"

ایک دن جب صحابہ کو رنجیدہ دیکھا تو ان کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا "اے لوگو! میری موت سے کیوں ڈرتے ہو کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ نہیں رہا ہے سب کو خدا کے ہاں جانا ہے"۔ پھر آپؐ نے فرمایا "اگر مجھ پر کسی کا کچھ چاہئے ہو تو میرے مال میں سے لے لے۔ اگر میں نے کسی کو مارا ہو تو وہ مجھ سے بدلہ لے لے اور اس بات کا خوف نہ کرے کہ میں دل میں ناراض ہوں گا۔"

یہ ارشادات سن کر جس قدر لوگ اس وقت تھے وہ سب رونے لگے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے آپ پر تین درہم قرض ہیں آپؐ نے اسی وقت اس کو ادا کر دیئے۔

ایام مرض میں ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں نوجوان اُسامہ کے سپہ سالار کئے جانے کی نسبت شکایت پہنچی تھی نماز سے فارغ ہو کر آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور دلنشیں انداز میں زید مرحوم اور اُسامہ کی تائید اور اس کی اطاعت کی تاکید کی پھر کچھ تامل کے بعد فرمایا۔ میں اب دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں یہ سُن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دیگر صحابہ زار زار اور بے اختیار رونے لگے آپؐ نے صبر و رضا کی تلقین فرمائی اور حضرت صدیق اکبرؓ کی نسبت اس مجمع میں فرمایا کہ تم میں ابوبکرؓ سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرنے والا اور مجھ پر فدا ہونے والا ہے۔ اگر میں کوئی دوست انتخاب کرتا تو اسی کو کرتا۔ مگر اسلام نے قریب تر اخوت قائم

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کردی ہے۔ اب ابوبکرؓ کے سوا تمام لوگوں کے دروازے جو صحن مسجد میں کھلتے ہیں بند کر دیئے جائیں سو ایسا ہی کیا گیا۔

طبیعت پر مرض کا غلبہ ہونے لگا تو مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ امامت کے فرائض انجام دیں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ رقیق القلب ہیں اور روتے بہت ہیں ان کی آواز جماعت تک نہ پہنچ سکے گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو حکم پہنچا دیا جائے چنانچہ حسب الحکم امامت کے لئے حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔ ایک وقت کسی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دیر ہو گئی اور حضرت عمرؓ امامت کے لئے کھڑے کر دیئے گئے تو بلند آواز سے حضرت عمرؓ نے تکبیر کہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں آواز پہنچی آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں ایسا نہ چاہئے ابوبکرؓ کو ہی امامت کرنی چاہئے۔

صبح کے وقت کچھ افاقہ ہوا فضل بن عباسؓ اور حضرت علیؓ کے شانوں پر سہارا لئے ہوئے مسجد میں آئے اور فرمایا کہ نماز سے مجھے تسکین ہوتی ہے۔ ابوبکرؓ امامت کر رہے تھے لوگوں کی حرکت سے جان لئے کہ خود پیغمبر خداؐ تشریف لے آئے ہیں پیچھے ہٹنے لگے تا کہ آپؐ کے لئے امامت کی جگہ خالی کر دیں مگر آپ نے اشارے سے وہیں ان کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور ان کے پاس ایک طرف بیٹھ کر نماز خود پڑھائی

حضرت ابوبکرؓ آپ کی تقلید کرتے رہے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو صدیق اکبرؓ نے بشرہ سے معلوم کیا کہ اب طبیعت سنبھل گئی ہے۔ اپنے بال بچوں سے ملنے جانے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے اجازت دیدی پھر حجرہ میں آ گئے۔ حضرت علیؓ آپؐ کے پاس سے باہر آئے۔

لوگوں نے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اب کیسا حال ہے حضرت عباسؓ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا خدا کی قسم تم اس دن کے بعد غلامی کرو گے۔ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب وفات پانے والے ہیں۔ کیونکہ میں اپنے کنبے کا حال خوب جانتا ہوں کہ خاندان عبد المطلب کا چہرہ موت کے قریب کیسا ہو جایا کرتا ہے اور رسول اللہؐ سے امر خلافت کی بابت پوچھ لیں۔ اگر ہم اس کے مستحق ہیں تو نبی کریمؐ ہم میں سے کسی کی بابت وصیت فرما دیں گے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ میں تو پوچھتا نہیں کیونکہ اگر پوچھنے پر آنحضرتؐ نے انکار فرما دیا تو آئندہ کوئی امید نہیں رہے گی۔[1]

بیماری کے کرب میں یاد آیا حضرت عائشہ کے پاس کچھ اشرفیاں رکھوائی تھیں حکم دیا کہ ان کو خیرات کر دو۔[2]

دو شنبہ کا دن تھا کہ صبح حجرے سے پردہ ہٹا کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی امامت دیکھی مسکرا دیئے۔ وفات سے ذرا پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صاحبزادے

---

[1] بخاری و فتح الباری۔ [2] مسند ابن حنبل۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

عبدالرحمٰنؓ خدمت میں آئے۔ آپ حضرت عائشہؓ کے سینے پر سر ٹیک کر لیٹے تھے عبدالرحمٰنؓ کے ہاتھ میں مسواک تھی مسواک کی طرف نظر جما کر دیکھا حضرت عائشہؓ سمجھیں کہ آپؐ مسواک کرنا چاہتے ہیں بھائی سے مسواک لے کر دانتوں سے نرم کی اور خدمت میں پیش کی آپؐ نے تندرستوں کی طرح مسواک کی۔ سہ پہر کا وقت تھا سینہ مبارک میں سانس کی گھرگھراہٹ محسوس ہوتی تھی۔ اتنے میں لب مبارک ہلے اور لوگوں نے یہ الفاظ سنے۔ "الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم"۔ پاس پانی کی لگن رکھی ہوئی تھی اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے تھے اور چہرہ پر ملتے چادر منہ پر ڈالتے اور ہٹاتے تھے۔ اتنے میں ہاتھ اٹھا کر انگلی سے اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا "بل الرفیق الاعلیٰ"۔ اب اور کوئی نہیں بلکہ وہ بڑا رفیق درکار ہے۔ یہ کہتے ہوئے ہاتھ لٹک گئے آنکھیں چھت سے لگ گئیں اور روح پاک عالم قدس میں پہنچ گئی۔

اس حادثہ جانکاہ سے عام مومنوں کو اور جاں نثاروں کو سخت صدمہ ہوا۔ حضرت عمرؓ کو یقین نہ تھا کہ حضورؐ رخصت ہو گئے۔ فرماتے تھے کہ حضورؐ کو مردہ نہ کہو ورنہ تلوار سے قتل کر دوں گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ لوٹ آئے اور کاشانہ نبوت میں داخل ہوئے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک سے چادر کا پلہ ہٹا کر اور جھک کر چہرہ کو بوسہ دیا اور کہا کہ آپؐ زندہ بھی شیریں تھے اور مر کر بھی شیریں رہے۔ اے میرے دوست اے میرے محبوب تم وفات پا گئے تم مجھ کو ماں اور

باپ سے بھی زیادہ عزیز ہو۔ خدائے پاک تم کو دو موتوں کا دکھ نہ دے گا۔ یہ کہہ کر مسجد میں آئے جہاں حضرت عمرؓ بے حال ہو رہے تھے۔ آپ نے ان سے کہا کہ عمرؓ خاموش رہو اور مجمع کے سامنے آیت ذیل تلاوت کی:۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۔

اور محمدؐ تو صرف اللہ کے رسول ہیں اور بے شک ان سے پہلے بھی رسول ہوئے ہیں تو کیا اگر محمدؐ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم دین سے پھر جاؤ گے جو الٹا پھرے وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا۔

اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا:

جو محمدؐ کی عبادت کرتا ہے وہ آگاہ ہو جاوے کہ محمدؐ نے وفات پائی اور جو خدا کی عبادت کرتا ہے تو خدا زندہ ہے وہ کبھی نہ مرے گا۔

حضرت عمرؓ وغیرہ نے یہ آیتیں سنیں تو ان کی آنکھیں کھلیں اور ناگزیر واقعہ کا یقین آیا۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

تجہیز و تکفین

تجہیز و تکفین کی خدمت خاص اعزہ و اقارب نے انجام دی فضل بن عباسؓ اور اُسامہ بن زیدؓ نے پردہ کیا اور حضرت علیؓ نے غسل دیا۔ اوس بن خولی انصاری بدری نے اصرار کیا یہ شرف مجھے عطا ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اس طرح کام میں رکاوٹ ہوگی۔ مگر پیہم اصرار پر حضرت علیؓ نے حجرہ میں بلالیا۔ وہ پانی کا گھڑا بھر بھر کر لاتے تھے۔ حضرت علیؓ نے جسم مبارک سینہ سے لگا رکھا تھا حضرت عباسؓ اور ان کے دونوں صاحبزادے قثمؓ و فضلؓ جسم مبارک کو کروٹیں دلاتے تھے اسامہؓ پانی ڈالتے تھے۔

کفن میں تین سوتی کپڑے جو سحول کے بنے ہوئے تھے اس میں قمیض اور عمامہ نہ تھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کفنائے گئے۔

ابو طلحہؓ نے حجرہ عائشہؓ میں صندوقی قبر کھودی۔ قبر میں نمی ہونے کی وجہ سے حضورؐ کے لیے بستر بچھایا گیا تھا۔ نماز جنازہ باری باری مردوں عورتوں اور بچوں نے پڑھی کوئی امام نہ تھا۔
جسم مبارک کو حضرت علیؓ، فضلؓ، اُسامہؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ

بن عوفؓ نے قبر میں اتارا سہ شنبہ کا دن تھا رات ہوگئی تھی جب فراغت ملی۔[1]

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے آئینہ میں

نام مبارک	اِسْمُهٗ اَحْمَدُ - وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ	
آپ بحالت یتیم	اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى (والضحیٰ)	کیا اللہ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر ٹھکانہ دیا۔
تجارت کے ذریعہ آپ ناداری سے غنی ہوگئے	وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى	اور اللہ نے آپ کو نادار پایا سو مالدار کر دیا۔
نعمتوں کے شکر کی ہدایت :-	وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (والضحیٰ)	اپنے رب کے انعامات کا تذکرہ کرتے رہو۔

---

[1] سیرت النبی جلد دوم صفحہ ۱۸۳

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

شرح صدر بعمر ۶ سال:۔

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (الانشراح ۱۴)

اے پیغمبر کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا۔

بعثت

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ... الخ (الجمعہ ۱۴۸)

وہی خدا ہے جس نے عرب کے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں کا ایک پیغمبر بھیجا۔

رحمت عالم

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ... (الانبیاء ع ۶)

اے پیغمبر ہم نے تو تم کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

تبلیغ:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ
المائدہ ع الخ

اے پیغمبر تیرے پروردگار کی طرف سے جو تجھ پر اترا (قرآن) وہ لوگوں کو سنا دے۔

اسلام:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
التوبہ ع

وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت کی باتیں اور سچا دین (اسلام) دے کر بھیجا اس لئے کہ اس کو ہر دین پر غالب کرے گو مشرک برا مانیں۔

بشیر و نذیر:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ۔ (البقرہ ع ۱۴)

ہم نے محمد تم کو (مسلمانوں کو) خوشخبری دینے والا اور کافروں کو ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور دوزخیوں کی پوچھ تم سے نہیں ہوگی۔

فضل خدا۔

وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ (البقرہ ع ۱۷)

اور اس واسطے کہ کامل کروں تم پر فضل اپنا اور تاکہ تم پاؤ سیدھی راہ جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں رسول تم ہی میں کا۔

بشر۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ ۔ (حم السجدہ ع ۱)

کہہ دے میں اور کچھ نہیں تمہاری طرح کا ایک آدمی ہوں مجھ پر خدا کی طرف سے حکم آتا ہے۔

احسان الٰہی۔

إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۔
ابراہیم ع ۲

بیشک ہم اور کچھ نہیں تمہاری طرح آدمی ہیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مسلمانوں پر مہربانی

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہٰتُہُمْ ط (الاحزاب ع ۱)

پیغمبر تو مسلمانوں پر خود ان سے زیادہ مہربان ہے اور پیغمبر کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

ہدایت کا اختیار

اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ (القصص)

بیشک یہ نہیں کہ تم جسے چاہو اپنی طرف سے ہدایت کردو اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے۔

آپ کو تہجد کا حکم۔

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ط (مزمل)

اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

آیۂ استخلاف

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط (سورہ نور ع ۱۰)

اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دیگا جیسی ان سے پہلوں کو دی ضرور انکے لیے قائم کردیگا انکا وہ دین جو انکے لیے پسند فرمایا ہے اور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دیگا

فضائل ازواج النبیؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج طاہرات کے متعلق ارشاد باری ہے :۔

لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔ (احزاب)

تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔

اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ۔ (احزاب)

ہم نے تیری ازواج کو تیرے لئے حلال رکھا۔

تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ۔ (تحریم)

نبی اپنی بیبیوں کی خوشنودی کا اہتمام کیا کرتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا o وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا o (سورۃ الاحزاب)

اے نبی اپنی ازواج سے کہہ دیجیے کہ اگر تم دنیا کی زینت چاہتی ہو تو آؤ کہ میں تمہیں بہت کچھ دے دلا کر اچھی طرح رخصت کردوں اگر تم خدا اور رسولؐ اور آخرت کو پسند کرتی ہو تب تم کو بتایا جاتا ہے کہ خدا نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کیلئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوْا أَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب)

اے ایمان والو تمہیں یہ لازم نہیں کہ تم رسول اللہ کو ایذا دو اور تمہارے یہ بھی شایان شان نہیں کہ رسول اللہ کے بعد ان کی ازواج سے نکاح کرو۔ اللہ کے نزدیک تو یہ گناہ عظیم ہے۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى وَأَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝

(سورۃ الاحزاب)

اے ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں ٹھہرو اور جاہلیت اول کی طرح باہر مت پھرو۔ نماز کو قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو اور خدا و رسول کی اطاعت کرو۔ اے گھر والو خدا یہ چاہتا ہے کہ رجس کو تم سے دور کرے اور تم کو بالکل پاک بنا دے اور تمہارے گھروں میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں اور حکمت کی باتیں کہی جاتی ہیں ان کا ذکر کرتی رہو تحقیق کہ اللہ اچھا جاننے والا ہے۔

اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهٗ أُمَّهَاتُهُمْ (الاحزاب)

مومنین پر نبی بڑھ کر ہے اور نبی کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں۔

اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہما

نمبر شمار	اسمائے ازواج طاہرات	عمر	عمر نبی ﷺ	سنہ نکاح	سنہ وفات	مزارات
۱	حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض	۴۰ سال	۲۵ سال	سنہ ۱۵ قبل نبوت	سنہ ۱۰ نبوت	مکہ معظمہ
۲	حضرت سودہ رض	۵۰ "	۵۰ "	سنہ ۱۰ نبوی	سنہ ۱۹ھ	مدینہ منورہ
۳	حضرت عائشہ صدیقہ رض	۹ "	۵۴ "	سنہ ۱۱ نبوی	۱۷ رمضان ۵۸ھ	"
۴	حضرت حفصہ رض	۲۲ "	۵۵ "	شعبان سنہ ۳ھ	جمادی الاول ۴۵ھ	"
۵	حضرت زینب بنت خزیمہ رض	۳۰ "	۵۵ "	سنہ ۳ھ	سنہ ۳ھ	"
۶	حضرت ام سلمہ رض	۲۴ "	۵۶ "	سنہ ۴ھ	سنہ ۶۰ھ	"
۷	حضرت زینب بنت جحش رض	۳۶ "	۵۷ "	سنہ ۵ھ	سنہ ۲۰ھ	"
۸	حضرت جویریہ رض	۲۰ "	۵۷ "	شعبان سنہ ۵ھ	ربیع الاول ۵۶ھ	"
۹	حضرت ام حبیبہ رض	۳۶ "	۵۷ "	سنہ ۶ھ	سنہ ۴۴ھ	"
۱۰	حضرت صفیہ رض	۱۷ "	۵۹ "	جمادی الآخر سنہ ۷ھ	رمضان سنہ ۵۰ھ	"

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

۱۱ حضرت ماریہ قبطیہ والدہ حضرت ابراہیم ابن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نوٹ صفحہ ۳۷۵ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور جناب ابوطالب کی وفات کے سلسلہ میں تقدم و تاخر کا اختلاف ہے "معراج کے بعد حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوئی آپ نے فرض نماز رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑھی (ترجمہ اسد الغابہ فی احوال صحابہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳) اس میں رمضان کا مہینہ ۱۰ سنہ نبوت وصال ام المومنین کی تاریخ ہے مگر ان سے پہلے جناب ابوطالب کی وفات کے متعلق طبقات ابن سعد میں ہے کہ:

"عن عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر قالو لما توفی ابوطالب و خدیجہ بنت خویلد وکان بینہما شہر و خمسۃ ایام" ج ۱ ص ۱۳۱۔

مولانا شبلی نعمانی نے سیرت النبی میں لکھا ہے کہ حضرت خدیجہؓ سے پہلے جناب ابوطالبؓ نے انتقال فرمایا ج ۱ ص ۲۴۹ یہ قول معتبر ہے۔

۳ حضرت عائشہ صدیقہؓ صفحہ ۱۶۴ کتاب ہذا سطر ۱۵ پر سہواً رخصتی کے بجائے نکاح لکھا گیا ہے۔ اس کی صحت کر لی جائے۔

سیرت ابن ہشام میں ہے:

حضرت عائشہؓ کا مکہ میں بعمر ۶ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد نکاح ہوا مدینہ میں بعمر ۹ سال آپ کی رخصتی ہوئی۔ مگر بعض مورخین نے ۱سنہ کے آخر میں رخصتی کے وقت عمر کا تعین دس سال کیا ہے جو غالباً زیادہ صحیح ہے۔

۴ (اردو ترجمہ صفحہ ۲۹۸)۔

آنحضرت صلعم کی عبادت گذاری کا نقشہ قرآن میں

(اے پیغمبر) کہدیجے میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ (الانعام ع ۲۰)

مقام محمود

پابندی وقت نماز اے پیغمبر سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز درستی سے پڑھتا رہ اور صبح کی نماز بھی (ادا کر) کیونکہ صبح کی نماز میں فرشتے شریک ہوتے ہیں اور رات کو کسی وقت جاگ اٹھ (تہجد کی نماز پڑھ) یہ زیادہ ہے تیرے لئے عجب نہیں کہ (اس کی برکت سے) تیرا مالک تجھ کو مقام محمود تک پہونچا دے۔

(بنی اسرائیل ع ۹)

نماز میں تلاوت قرآن اے پیغمبر جو قرآن تجھکو بھیجا گیا ہے اس کو پڑھتا رہ اور نماز درستی سے ادا کرتا رہ کیونکہ نماز (آدمی کو) بے حیائی اور برے کام سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد (سب نیکیوں سے) بڑھ کر ہے اور اللہ جانتا ہے جو (نیکی) تم کرتے ہو۔ (العنکبوت ع ۵)

شب قدر اور (اے پیغمبر) تجھ کو کیا معلوم شب قدر کیا چیز ہے (اس کی کیا فضیلت ہے) جبریلؑ اپنے مالک کے حکم سے ہر کام پر اترتے ہیں۔ یہ شب امان ہے صبح ہونے تک (القدر ع ۱)

(اے پیغمبر) ان لوگوں کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے تو زکوٰۃ سے ان کو پاک کریگا اور ان کے درجے بلند کرے گا اور ان کے لئے دعا کر اس لئے کہ تیری دعا سے ان کو تسلی

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے

اللہ کی راہ میں خرچ

(اے پیغمبر) لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تو کہدے جو کچھ خیر خیرات کے طور پر تم خرچ کرو تو ماں باپ اور رشتے داروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں پر اور جو بھلائی تم کرو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔ (البقرہ ع ۲۶)

آنحضرت صلعم کی ازدواجی زندگی

(اے پیغمبر) ہم نے تیرے لئے وہ بیبیاں حلال کر دیں جن کا مہر تو نے ادا کر دیا اور جن لونڈیوں کا تو مالک ہوا جو خدا نے تجھکو دلوائیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ (مدینہ میں) ہجرت کی اور کوئی سی مسلمان عورت اگر وہ اپنے تئیں تجھکو (مفت بے مہر کے) دیدے بشرطیکہ پیغمبر اس سے نکاح کرنا چاہے۔ یہ حکم خاص تیرے لئے ہے مسلمانوں کے لئے نہیں ہم کو معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیبیوں اور لونڈیوں کے باب میں ٹھہرا دیا غرض یہ ہے کہ تجھکو کوئی تکلیف نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے (تجھے یہ بھی اختیار ہے) تو ان عورتوں میں سے جس کو چاہے پیچھے رکھ دے (اس کی باری ٹالدے) اور جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے گو اس کی باری نہ ہو) اور جن عورتوں کو تو پیچھے ڈال دے اگر ان میں سے پھر کسی کو بلائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں جو یہ اختیار تجھکو دیا گیا اس سے زیادہ امید ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔ اور ان کو رنج نہ ہوگا اور جو تو ان کو دے گا ان

سے وہ سب راضی رہیں گی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا ہے تحمل والا (اے پیغمبر) اب سے تجھکو اور عورتیں درست نہیں اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بدلے دوسری بیبیاں کرے گو ان کی صورت تجھ کو بھلی لگے البتہ لونڈیاں جن کا تو مالک ہو رکھ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔

(الاحزاب ع ۷)

دُرُودِ شَرِیف

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(الاحزاب ع ۶)

اللہ تعالیٰ پیغمبر پر (اپنی رحمت نازل کرتا ہے) اور فرشتے (پیغمبر پر) درود بھیجتے ہیں مسلمانوں تم بھی پیغمبر پر درود بھیجو اور سلام بھیجو۔

(الاحزاب ع ۶)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ
اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا مُّهِينًا ۝

(الاحزاب ع ۶)

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ستاتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں پھٹکار کی اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے۔

(الاحزاب ع ۶)

قرآن میں صحابہ کرام کا تذکرہ

انس ابن نضر بن ضمضم جو انس بن مالک کے چچا تھے یہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اب کے غزوہ میں موقع ملا تو مشرکین کے مقابلہ میں اپنا کارنامہ دکھاؤں گا چنانچہ جنگ اُحد میں شریک ہوئے اور وعدہ سچ کر دکھایا جسم پر ۸۰ زخم تلوار کے کھائے اور کفار نے ان کا مثلہ کیا ذیل کی آیت ان کے اور ان جیسے اور لوگوں کے لئے نازل ہوئی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا
مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ

مسلمانوں میں بعض وہ ہیں جنہوں نے اس کام کو پورا کیا جس کا انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا۔

الآیہ؛

(اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۸۵)

له احیاء العلوم

يَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا
الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ۔

چاہئے کہ تمہارے لونڈی اور غلام اور وہ بچے تمہارے جو بالغ ہوئے ہوں تمہارے پاس آج تین وقتوں میں تم سے اجازت طلب کریں۔ (جب تم اجازت دو تو آئیں)

(اسد الغابہ جلد ا ص ۲۹)

ثعلبہ ابن حاطب انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرے لئے دعا فرمائیے کہ مال و دولت اللہ مجھے عطا کرے آپؐ نے دوبارہ ان کی استدعا پر دعا فرمائی تو بکریوں کے گلے میں بڑی خیر و برکت ہوئی مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے اعراض کرنے لگے اس زمانہ میں آیت صدقہ نازل ہوئی آنحضرتؐ نے بنی سلیم میں سے ایک شخص محصل صدقہ مقرر کیا تھا یہ ثعلبہ کے پاس آئے اور صدقہ مانگا اور بولے کہ یہ جزیہ ہے اور ان کو رخصت کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ
لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ
وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ۔

ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے وعدہ کیا کہ اگر وہ ہم پر اپنا فضل کرے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے مگر جب اللہ نے اپنا فضل کر دیا تو انہوں نے بخل

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کیا اور منہ پھیر کر ہٹ گئے پس اس وعدہ
خلافی اور جھوٹ بولنے کے سبب سے
ان کے دل میں نفاق آگیا جو قیامت
تک رہے گا۔

جب ثعلبہ کو اس آیت کی خبر لگی تو وہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ صدقہ قبول کر لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ نے منع کر دیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں انہوں نے چاہا کہ یہ حضرات صدقہ قبول کر لیں انہوں نے بھی منظور نہیں کیا۔[1]

اشعث بن قیس کی کنیت ابو محمد کندیہ ہے بنی کندیہ کے رئیس تھے سنہ ۱۰ھ میں بنی کندہ کو لے کر حاضر ہوئے تھے ان سے اور ایک شخص سے جھگڑا ہوا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ۔ الآیة

حضورؐ کے وصال کے بعد یہ مرتد ہو گئے تھے اور پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں اسلام لائے آپ جنگ صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ تھے۔ آپ کا انتقال کوفہ میں سنہ ۴۲ھ ہوا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

حصین بن حارث بن مطلب بن عبد مناف یہ بدر میں شریک

---

[1] اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۵۳

تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ تھے تمام مشاہد میں شریک تھے ابو الوفا بغدادی نے ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ

کے متعلق روایت کیا ہے کہ آیت علیؓ۔ حمزہؓ۔ جعفرؓ۔ عبیدہ۔ طفیلؓ اور حصین فرزندان حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے[1]

حضرت خالد بن بکیر کنانی یہ غزوہ بدر میں شریک تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحشؓ کے ہمراہ قریش کے قافلہ کی طرف (نگرانی کے لئے) بھیجا تھا تاکہ وہ مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ مقام بدر میں قریش کے قافلے سے پیشتر پہنچ جائیں یہیں ان لوگوں کے ہاتھوں عمر بن حضرمی قتل ہوا اللہ تعالیٰ نے انہی کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۔ (الآیة)[2]

خالدؓ غزوہ رجیع واقع صفر سنہ ۴ھ میں بعمر ۳۴ سال شہید ہوئے

حضرت خالدؓ ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عتبہ العزی بن قصی آپ حکیم بن حزام کے بھائی ہیں اور ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے برادر زادہ

---

[1] اسد الغابہ فی احوال صحابہ و الکمال فی اسماء الرجال صفحہ ۵

[2] اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۳۱

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

ہیں یہ قدیم الاسلام ہیں جب انہوں نے سرزمین حبش کی طرف دو بارہ ہجرت کی تو انہیں سانپ نے کاٹ لیا تھا اور ان کا راستہ ہی میں انتقال ہوگیا۔

عکرمہ بن ابو جہل کشتی میں سوار تھے طوفان آیا ڈوبنے لگے انہوں نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجکو بچا دیا تو میں حضرت محمد رسول اللہ سے بیعت کرلوں گا اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا دیا انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا اور صدق دل سے مسلمان ہوگئے یہ آیت انہیں کے بارے میں اتری۔

وَاِذَا غَشِیَہُمۡ مَّوۡجٌ کَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ فَلَمَّا نَجّٰہُمۡ اِلَی الۡبَرِّ فَمِنۡہُمۡ مُّقۡتَصِدٌ وَمَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ کَفُوۡرٍ۔
(سورہ لقمان ع ۴)

اور جب سمندر میں سائبانوں کی طرح ان کو (پانی کی) موج ڈھانک لیتی ہے اور ڈوبنے کا ڈر ہوتا ہے تو اس وقت سچے دل سے اللہ ہی کی بندگی کر کے اسی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو کوئی تو انصاف پر قائم رہتا ہے اور ہماری نشانیوں کا وہی انکار کرتے ہیں جو دغاباز ناشکر ہیں [1]

---

[1] تبویب القرآن صفحہ ۲۷

انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا۔

وَمَنۡ یَّخۡرُجۡ مِنۡۢ بَیۡتِہٖ مُہَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ثُمَّ یُدۡرِکۡہُ الۡمَوۡتُ فَقَدۡ وَقَعَ اَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔ [1]

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ہجرت کر کے اپنے گھر سے نکلا اسکو موت آگئی تو اس کا اجر اللہ پر قائم ہوگیا۔

خالد ابن ربعی تمیمی النہشلی اور قعقاع بن معبد اسد ابن خزیمہ ان دونوں میں سے ایک کو حضور سرور عالم صلعم نے قبیلہ بنی تمیم کا حاکم بنانا چاہا۔ حضرت ابو بکرؓ نے ایک کے لئے سفارش کی حضرت عمرؓ نے دوسرے کے لئے کہا حضور اقدسؐ نے فرمایا اگر تم متفق ہو کر کوئی بات کہتے تو میں دونوں کی رائے مان لیتا مگر تم کبھی کبھی اختلاف کرتے ہو پس اللہ سبحانہٗ نے یہ آیت نازل فرمائی؛

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ

خالد اوس بن ثابت کے چچا کے بیٹے ہیں اوس بن ثابت انصاری کا انتقال ہوگیا انہوں نے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اور زوجہ ام کج کو چھوڑا مگر ان کے چچا کے دونوں بیٹے آئے اور ان کی میراث لے لی۔ کیونکہ ایام جاہلیت میں لوگ بیٹوں کو اور چھوٹے بچوں کو میراث نہ دیتے تھے ام کج نے ان دونوں سے کہا کہ اوس کی دونوں لڑکیوں سے تم نکاح کرلو مگر انہوں نے نکاح کرنے سے بھی انکار کردیا پھر ام کج حضور کے پاس حاضر ہوئیں اور تمام حال عرض کیا آپ خاموش رہے کچھ عرصہ لبعد یہ آیت نازل ہوئی:۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ ۔ الآیۃ

حضور صلعم نے خالد اور عرفطہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹاؤ کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے اوپر وحی نازل فرمائی ہے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ عورتوں اور مردوں دونوں کا حصہ ہے پھر اس کے بعد نبی صلعم پر یہ آیت نازل ہوئی۔

يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۔

پھر حضرتؑ نے ان دونوں کو بلوایا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹانا اس کے بعد نبی صلعم پر یہ آیت نازل ہوئی۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ الی قولہ وَاللَّهُ عَلِيمٌ ۔ حَكِيمٌ ۔

پس رسول اللہ صلعم نے میراث منگوائی اور ان کی بیوی کو آٹھواں حصہ دیا اور باقی کو للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدہ سے تقسیم کیا۔[1]

جناب رافع بن معلی کنیت ابو سعید انصاری ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ ۔ الآیۃ

ساتھیوں میں حضرت عثمان اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور خارجہ بن زید تھے یہ لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے۔[2]

[1، 2] اسد الغابہ صفحہ ۱۲۰ جلد ۳ و صفحہ ۲۲۰۔

حضرت ربیعہ ابن رفیع عنبری ان لوگوں میں سے ہیں جو آنحضرت صلعم کے حجروں کے پیچھے سے آواز دیا کرتے تھے اور آپؐ اس وقت ازواج مطہرات کے حجروں میں ہوتے تھے یہ انتظار نہ کرتے تھے کہ آنحضرت صلعم خود باہر تشریف لائیں گے چونکہ یہ ایک قسم کی بے ادبی تھی لہذا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی۔

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ — یعنی بے شک جو لوگ (اے نبی)

مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ — آپؐ کے حجروں کے پیچھے سے آواز

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۔ — دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں[1]

جناب رفاعہ بن قرظہ کہتے ہیں کہ آیت ذیل دس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی ان میں ایک میں بھی ہوں۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۔

جناب رفاعہ ابن وہب کی بیوی عائشہ بنت عبدالرحمٰن بن عتیک نضری کے حق میں نازل ہوئی تھی کیونکہ انہوں نے طلاق بائن (مغلظہ) دی تھی اس کے بعد عائشہ بنت عبدالرحمٰن نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا انہوں نے بھی طلاق دیدی اور انہی عائشہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۔ الآیۃ

---

[1] اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۳

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

زید بن حارثہ جن کی کنیت ابواُسامہ ہے حضور صلعم کے غلام تھے مگر آپؐ نے مثل اولاد کے پرورش کی تھی اس لئے وہ زید بن محمدؐ کہلانے لگے خدا کا حکم آیا:

اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ۔

حضور صلعم نے اپنی آزاد کردہ لونڈی ام ایمن سے شادی کر دی ان سے اُسامہ پیدا ہوئے اس کے بعد اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش سے عقد کر دیا مگر ان سے بنی نہیں تو انہوں نے طلاق لے لی انہیں زید کا ذکر نام کے ساتھ قرآن مجید میں آیا ہے۔ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا

۸ھ میں بعمر ۵۵ سال وصال فرمایا (الکمال فی اسماء الرجال)

حضرت زبیر بن عوام بن خویلد حواری رسول اللہ صلعم کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ تو زبیر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ہم سے کس نعمت کا سوال ہوگا ہم تو چھوہارے اور پانی کے سوا کوئی نعمت جانتے ہی نہیں آپؐ نے فرمایا عنقریب نعمتِ دنیا تمہیں ملے گی۔

حضرت زبیر نے ۱۰ رجمادی الاولیٰ ۳۶ھ کو انتقال کیا۔[1]

صہیب بن سنان کنیت ابویحیٰی ہے موصلی ہیں۔ یہ بھی ان لوگوں

[1] اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۷

میں ہیں جو خدا کی راہ میں عذاب دیئے گئے انہیں کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ

۳۸ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔[1]

عبدالرحمٰن بن کعب کنیت ابولیلیٰ مازنی انصاری ہے غزوہ بدر میں شریک تھے ۲۲ھ میں انتقال ہوا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا [1]

[1] الکمال فی اسماء الرجال العلامہ محمد عبداللہ بن محمد عمر شیخ ولی الدین صاحب مشکوٰۃ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مملوکات ومتروکات نبوی

صحیح روایات کے مطابق کتب حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جو کچھ چھوڑا وہ برائے نام تھا اس کا بھی عالم حیات میں فیصلہ فرما دیا تھا کہ نورث ماترکنا صدقۃ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑا وہ صدقہ ہے (صحیح بخاری) اور صدقے سے عام مسلمانوں کا حق مراد ہے۔

صحیح بخاری کی دوسری حدیث (بروایت عمر بن الحارث) برادر ام المومنین جویریہ یہ ہے۔

ماترک رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیہ وسلم عند موتہ درھما	اپنی موت کے وقت کچھ نہیں
ولا دینارًا ولا عبدًا ولا امۃ	چھوڑا نہ درہم نہ دینار نہ غلام
ولا شیئًا الا بغلتہ البیضاء	نہ لونڈی نہ کچھ اور صرف اپنا
وسلاحہ وارضًا جعلہ صدقۃ	ایک سفید خچر اسلحہ زمین اور
(کتاب الوصایا باب الجہاد)	اس کو بھی صدقہ کر گئے۔

یہ وہ خچر ہے جس کو مقوقس شاہ مصر نے ہدیۃً پیش کیا تھا اس کا نام تیہ تھا اور اسی کو دلدل بھی کہتے ہیں ارباب سیر کی روایت کے مطابق وفات سے پہلے مختلف اوقات میں سات گھوڑے رہے ہیں جن کے

نام یہ ہیں:۔

سکب۔ سجہ۔ مرتجز۔ لزاز۔ ظرب۔ لحیف۔ ورد۔ گھوڑوں کے علاوہ ایک تیز رفتار اونٹنی بھی تھی جو صفات کے لحاظ سے عضبا یا قصواء یا جدعار کہلاتی تھی اور ایک گدھا تھا جس کا نام عفیر تھا۔ (تاریخ الخمیس صفحہ ۲۰۵ جلد ۲)۔

اراضیات مدینہ کی زمین سے بنونضیر کے نخلستان (کھجور کے باغ) مراد ہیں جو ان کی جلاوطنی کے بعد آنحضرت صلعم کے قبضہ میں آگئے تھے ان باغات کی آمدنی اتفاقیہ مصارف کے لئے وقف تھی اور امانت رہتی تھی۔ باقی رہی خیبر کی زمین وہ فتح کے بعد مجاہدین میں تقسیم کر دی گئی تھی اس میں سے کوئی قطعہ آنحضرت سے مخصوص نہ تھا البتہ لگان کی مجموعی آمدنی سے خمس (پانچواں حصہ) نبی کریم صلعم کا تھا۔ چنانچہ اس رقم سے ایک حصہ ازواج مطہرات کے مصارف میں دیا جاتا تھا اور اگر کچھ باقی رہ جاتا تو وہ مہاجرین کا حق تھا۔

اس کے علاوہ دو حصے عام مسلمانوں کے لئے وقف تھے اور فدک کی آمدنی مسافروں کے لئے مخصوص تھی۔ چنانچہ تاریخ قبضہ سے رحلت تک ان اراضیات کی آمدنی کا یہی مصرف رہا اور اسی اصول پر خلفائے راشدین عمل کرتے رہے۔ آنحضرت صلعم کے انتقال پر جب بنی ہاشم اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے فدک کی تقسیم

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کا دعویٰ کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسی اصول کی بنیاد پر دعویٰ خارج کردیا کیونکہ نبی کریمؐ اراضی فدک کے (بطور ملکیت ذاتی مالک تھے) بلکہ بحیثیت وقف آپؐ اس کے متولی تھے۔ (فتوح البلدان بلاذری)

اسلحہ

جہاد کی ضرورت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلحہ موجود رہتے تھے اور ذاتی مصارف سے جس قدر رقم پس انداز ہوتی تھی اس کے بھی اسلحہ خرید فرماتے تھے جو مجاہدین کے کام آتے تھے۔ البتہ ذاتی طور پر گیارہ تلواریں تھیں اور صفات کے لحاظ سے ہر تلوار کا نام جداگانہ تھا۔[1]

۱۔ ماثور۔ ترکہ پدری کی یادگار تھی۔

۲۔ عضب۔ معرکہ بدر کے موقعہ پر حضرت سعد بن عبادہ نے نذر کی تھی۔

۳۔ ذوالفقار۔ اس میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح گرہیں تھیں بدر کے مال غنیمت میں آئی یہ عاص بن منبہ سہمی کی ملکیت تھی۔ قبضہ چاندی کا تھا۔ نبی کریم صلعم نے حضرت علیؓ کو عنایت فرمائی تھی۔ امام زین العابدینؓ کے بعد خلفائے عباسیہ کے قبضہ میں آئی۔

۴۔ قلعی۔

---

[1] الخمیس صفحہ ۲۰۹ جلد ۲

۵۔ بتار۔ بڑی تیز اور دھار دار تھی۔

۶۔ حتف (موت)۔

۷۔ مخذم۔ زید الخیر نے نذر کی تھی بہت تیز تھی۔

۸۔ قضیب (شاخ درخت) نہایت نازک تھی۔

۹۔ رسوب۔ (زخم کے اندر پیوست ہونے والی) یہ تاریخی یادگار تھی ملکہ سبا نے حضرت سلیمانؑ کو جو سات تلواریں نذر کی تھیں منجملہ ان کے ایک یہ بھی تھی۔

۱۰۔ قبیعہ۔ ہر غزوہ میں زیب کمر رہی۔

۱۱۔ صمصامہ۔ عمرابن معدی کرب کی مشہور تلوار ہے۔

تلواروں کے علاوہ دو ڈھالیں تھیں ایک زلوق دوسری عقاب اس پر مینڈھے کے سر کی تصویر تھی بدیں وجہ اس کا استعمال نہیں ہوا۔

زرہیں

سات زرہیں تھیں اور سب آہنی تھیں (عرب میں چمڑے کی زرہیں بھی مستعمل تھیں) (۱) ذات الفضول (۲) ذات الوشاح (۳) ذات الحواشی (۴) سغدیہ (۵) فضہ۔ (۶) بتراء (دم بریدہ) (۷) خرنق (بچہ خرگوش)

مغفر

آہنی مغفر دو تھے ایک کا نام السبوغ تھا اور دوسرے کا نام الموشح تھا۔ غزوات کے موقع پر زرہ اور مغفر دونوں کا استعمال ہوتا تھا چنانچہ غزوہ احد اور حنین میں جسم اطہر پر دو

زرہیں تھیں (ذات الفضول وفضہ)۔

نیزے پانچ نیزے تھے جن میں ایک کا نام امشوئی (قاتل) اور دوسرے کا نام مثنیٰ تھا ایک برچھی تھی جس کا نام عنزہ تھا یہ نجاشی شاہ حبش نے نذر کی تھی۔

کمانیں (۱) زوراء (۲) روحاء (۳) بیضاء (۴) صفراء (۵) سواد (۶) شداد (۷) کتوم یہ غزوہ احد میں ٹوٹ گئی تھی اور آنحضرت صلعم نے قتادہ کو دیدی تھی۔

ترکش جس کو عربی میں جعبہ اور کنانہ کہتے ہیں ایک ہی تھا جس کا نام فور تھا۔

عَلَم سفید سیاہ اور سبز متعدد علم تھے مشہور سیاہ عَلَم عقاب تھا یہ غزوہ خیبر میں تھا ایک سفید عَلَم تھا جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ اکثر علم ازواج مطہرات کے دوپٹوں سے تیار کئے گئے تھے۔ ایک دوسرے سفید عَلَم کا نام زینتہ تھا۔

عصا دستی۔ لکڑیاں متعدد تھیں ایک الیمین تھی عیدین کے موقعہ پر یہی دست مبارک میں ہوتی تھی۔ دوسری عرجون یہ کھجور کی تھی اور بقدر نصف قد۔ عصا بھی دو تھے ایک کا نام ممشوق تھا اور دوسرے کا نام محجن (خمیدہ) ان میں سے ایک حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس رہا۔

خطاط یہ بالوں کا ایک خیمہ تھا اس کا نام الکن تھا (محافظ گرما و سرما)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

لباس لباس میں تین جُبّے تھے جن کا غزوات میں استعمال ہوتا تھا۔ ایک سیاہ عمامہ تھا جس کا نام سحاب تھا۔ فتح مکہ کے دن یہی سر مبارک پر تھا چاندی کی انگوٹھی تھی جس پر تین سطروں میں "محمد رسول اللہ" نقش تھا استحقاق خلافت کی بنا پر انگوٹھی خلفاء کے قبضہ میں رہی اور عہد عثمانی میں ضائع ہوگئی۔

ظروف ایک کوزہ تھا۔ الصادرہ نام اور ایک قاب (رکابی) العقبہ نام اور ایک قدح (پیالہ) اس کا نام الریان اور مغیث تھا اور دو پیالے لکڑی کے تھے اور ایک کانچ کا تھا ایک تپھر کا طشت تھا جس میں آپؐ وضو کرتے تھے اور ایک آہنی ٹب تھا (مخضب نام) اور ایک لکڑی کا بڑا وزنی کٹھیلا (قصعہ) تھا اس میں اس قدر کھانا آجاتا تھا کہ دس آدمی سیر ہو کر کھاتے تھے اس کا نام الغرار تھا۔

متفرقات ایک تھیلی میں آئینہ (مولولہ مدلہ) کنگھی کچھوے کے پشت کی ہڈی کی تھی۔ سرمہ دانی۔ سوئی ذوراقیغی (موسومہ الجامع) تیل کی کپی اور مسواک رہا کرتی تھی یہ تھیلی سفر اور حضر میں ساتھ رہتی تھی۔

تخت چوبی اس تخت کے پائے ساج کے تھے۔ اسعد بن زرارہ نے نذر کیا تھا۔ نبی کریم صلعم کا جسد اطہر نماز جنازہ کے وقت اس پر تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کا جنازہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

بھی اس پر اٹھایا گیا تھا اس کے بعد عام مسلمانوں کے لئے اس کا استعمال ہوا۔

مسکن مکہ معظمہ کا موروثی مکان حضرت عقیل (برادر حضرت علیؓ) کے قبضہ میں رہا۔ مدینہ طیبہ میں سکونت کے لئے ازواج مطہرات کی نسبت سے نو حجرے تھے۔ سامان آرائش میں صرف ایک چادر تھی اور چارپائی تھی بستر چمڑے کا ایک گدا تھا اور ایسا ہی ایک تکیہ تھا۔

کنیزیں ام ایمن (برکہ نام) حبشیہ ترکہ پدری میں آئی تھی یہ رسول اللہ صلعم کی دایہ اور خادمہ تھی ان کے علاوہ مختلف زمانوں میں ۱۸ کنیزیں رہیں۔

غلام غلامان خاص میں سب سے پہلے زید بن حارثہ ہیں ان کے بعد ابوعبداللہ حمیری۔ ابوکبشہ۔ شقران۔ ابورافع اسلم اور ابو موسیھبہ ہیں دوسرے ناموں کے لئے الخمیس اور زرقانی دیکھنا چاہیئے۔

ؕ

رسول اللہؐ کا نظام حکمرانی

شاہ عرب وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ (والضحیٰ)

سرکار دو عالم جامع جمیع کمالات تھے تمام انبیائے سابقہ کی جملہ خصوصیات سے متصف تھے۔ پہلے سیرت میں تفصیل آچکی ہے کہ آپؐ نے نبوت پر فائز ہو کر مخاطبین کو مبدا و معاد سے جہاں آگاہ فرمایا اس کے ساتھ اخلاق و معاشرت کے آداب سے واقف کیا جس قوم میں آپؐ کی بعثت ہوئی تھی وہ مختلف طبقات اور فرق میں بٹی ہوئی تھی ان میں انفراداً و اجتماعاً یک جہتی پیدا کر دی اور اتحاد قومی کو اتحاد مذہبی میں تبدیل کر دیا۔ آقا غلام، امیر، غریب شریف رذیل کے امتیازات باطل ختم کر کے رکھ دیئے خداوند کریم نے اس شیرازہ بندی کو اپنا بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔

"اے پیغمبر صلعم خدا ہی کی ذات ہے جس نے اپنی مددگاری سے مومنوں کی جماعت میں تیری تائید کی اور وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اگر تو وہ سب کچھ خرچ کر ڈالتا جو روئے زمین میں ہے جب بھی ان کے دلوں کو باہمی الفت سے نہ جوڑ سکتا لیکن یہ اللہ ہے جس نے باہمی الفت پیدا کر دی (انفال)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

غرض کہ رسول اللہ صلعم نے دوسری تعلیمات شریفہ کی طرح سیاسی تعلیم بھی دی اور مخاطبین کو آداب حکمرانی سکھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بشارت دی تھی۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔ (سورۃ النور)	خدا نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں اس طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح ان کو بنایا جو ان سے پہلے تھے

اس آیۂ مبارک کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں خدا کا پیغمبر سے وعدہ ہے کہ اس کے پیرووں کو وہ زمین کا حکمران لوگوں کا امام پیشوا اور اپنے امور کا منتظم و مدبر بنائے گا اور ان ہی سے ملکوں کی حالت درست ہوگی۔

چنانچہ آنحضرت صلعم نے اولاً خود مفتوحہ علاقہ کی حکمرانی فرمائی اور دائرہ وسیع ہوا تو عمال وغیرہ مقرر کئے جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

آغاز سلطنت اسلامیہ

زمانہ حجۃ الوداع کے قریب اواخر ۱۰ھ میں آپ کی خلافت الٰہی تکمیل کو پہنچی اور آپ کو عرب کی حکومت و بادشاہت مل گئی۔ فتح مکہ اسلام کی بادشاہت کا پہلا دن تھا تمام عرب میں امن و امان ہوگیا اور سیاسی

مشکلات کا خاتمہ ہوگیا جو رمضان سنہ ۸ھ کا واقعہ ہے لیکن اصل خلافت الٰہی کے اجزاء سنہ ۱۰ھ کے ہی قریب تکمیل پائے آپ نے بادشاہت پر اس موقعہ پر توجہ فرمائی۔ جب موقعہ ہی ایسی مجبوری کا تھا کہ آپ کو بادشاہ بن کر تلوار ہاتھ میں لئے بغیر کوئی چارہ ہی نہ تھا اگر آپ ایسا نہ کرتے تو مسلمان مخالفوں کی ٹھوکروں میں آکر پامال ہوجاتے اور اسلام کا نام و نشان تک مٹ جاتا اس کی نسبت خدا کی مقدس کتاب ان الفاظ میں شہادت دیتی ہے:۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔ (پ ۱۷ ج ع ۱۳)۔	اور اگر اللہ بعض (مفسدین) کو بعض کے ہاتھوں دفع نہ کرتا تو فتنہ و فساد کے باعث یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا ذکر کثرت سے کیا جاتا ہے تباہ ہوجاتیں اور اللہ تعالیٰ ضرور ہی اس شخص کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے بے شک اللہ توانا اور غالب ہے۔

شہنشاہ عرب ایسے بادشاہ نہ تھے جو طرب انگیز مظہر ہوتے۔ مگر یہ تاریخی حقیقت ہے کہ شاہ عرب پھٹے پرانے لباس میں ابوبکر صدیق کے ساتھ ہیں کہیں تنہا ہیں مدینہ کی گلیوں میں گشت لگا رہے ہیں غلاموں،

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مسکینوں، غریبوں کی ہر قسم کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ خود نہیں کھاتے بھوکوں کو کھلاتے نظر آرہے ہیں۔

وہ ذات گرامی تاج و تخت سے بے نیاز قصر و ایوان سے مستغنی کاخ کسروی کے بجائے کچا جھونپڑا رہنے کو قصر امارت کی جگہ مسجد نبوی حاجب و دربان سے بے پروا مال و زر سے خالی خدم وحشم کے بغیر دلوں پہ حکومت ہے۔ ہر فرد رخ زیبا کا متوالا جان نثار مال و دولت حتیٰ کہ جان تک قربان کرنے کو تیار ہے۔

شاہ عربؐ کی مقدس حکمرانی میں نہ باضابطہ پولیس تھی نہ بڑے بڑے انتظامی دفاتر نہ کثیر التعداد ارباب مناصب نہ وزرائے مشورہ، نہ امرائے سیاست نہ الگ الگ حکام۔ تنہا وہ ایک ہی ذات مقدس تھی جو ہر فرض و خدمت کی خود ذمہ دار تھی یا ضرورت ہوتی تو صحابہ کو مقرر فرماتے، باایں ہمہ وہ اپنے آپ کو عام مسلمانوں سے زیادہ اونٹ کے ایک بال کا بھی مستحق نہ سمجھتے تھے ان کے عدل و انصاف کے آگے جگر گوشہ نبوت (فاطمہ زہراؓ) اور عام لوگ برابر تھے۔

انتظام حکومت کی ذمہ داری

انتظام ملکی بھی خود نبی کریم صلعم ہی کو کرنا پڑتا تھا۔ ولاۃ اور عمال کا تقرر موذنین و آئمہ کا تعین محصلین زکوٰۃ و جزیہ کی نامزدگی۔ قبائل کی خانہ جنگیوں کا انسداد۔ مقدمات کا فیصلہ، مسلمان قبائل میں جائداد کی تقسیم وفود کے لئے تعین وظائف غیر قوموں سے مصالحت اجرائے

فرامین نومسلموں کے انتظامات۔ جرائم کے لئے اجرائے تعزیر چنانچہ ایک صحابی کا مکان قید خانہ تھا۔ مسائل شرعیہ میں افتاء ملک کے بڑے بڑے سیاسی انتظامات۔ عہدیداروں کی خبر گیری اور احتساب وغیرہ کا کام خود ذات اقدسؐ انجام دیتی تھی۔ غزوات میں امیر العسکر خود ہوتے تھے سپہ سالار صحابہ بنا دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ بدر، احد، خیبر، فتح مکہ تبوک میں خود آپؐ بہ نفس نفیس امیر العسکر تھے۔

اصول حکومت

رسول اللہ صلعم نے حکومت اسلامی کا جو نظام قائم کیا وہ ایک ایسا نظام حکمرانی ہے کہ قیصر روم و کسریٰ ایران کے نظامات حکمرانی میں وہ نظام نظر نہیں آتا۔

آنحضرت صلعم نے ایک باقاعدہ قانون بنایا جو خدائی احکام پر مبنی ہے اور اسلامی حکومت کی بنیاد ڈالی حقوق عامہ کی شرح و تعیین کی تعزیرات و حدود قائم کرکے جرائم کا مناسب ازالہ کیا عدل و انصاف کی تعلیم دی۔ قانون تسامح و استثناء شخصی کی ممانعت کی شخصی حکومت اور ذاتی امتیاز کو بالکل مٹا دیا اور حکومت عامہ یعنی جمہوریت کی بنا ڈالی۔ نام نہاد جمہوریت نہیں بلکہ اصلی اور حقیقی جمہوریت قائم کی۔ خدائے قدوس نے اس اصول پر یہاں تک زور دیا کہ خود حضور صلعم کو بھی اس کی پابندی کا یہ حکم دیا" شاورھم فی الامر" (آل عمران) اے پیغمبر لوگوں سے مشورہ کرلیا کرو۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وحی الٰہی کی موجودگی میں آپ کو کسی دوسرے سے صلاح و مشورہ کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر پھر بھی بحکم ربانی آپ صحابہ سے مشورہ کرتے تھے آپ عموماً حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور حضرت بلالؓ سے مشورہ فرمالیا کرتے تھے غزوہ خندق میں حضرت سلمان فارسی کی رائے کو ملحوظ رکھا۔ آنحضرت صلعم کے طریقہ کار سے سبق لے کر صحابہ اپنے کاموں میں باہمی مشورہ کرلیا کرتے تھے چنانچہ مسلمانوں کی امتیازی خصوصیت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں یہ کیا ہے۔

وامرھم شوریٰ بینھم (سورۃ شوریٰ) — ان (مسلمانوں) کا کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے۔

آنحضرت صلعم نے مسلمانوں کو واضح طور پر یہ بتا دیا کہ ظلم اور جور و استبداد کا اعلانیہ مقابلہ کرو۔ یہی اسلام و ایمان کا منشاء اور مقتضا ہے آپؐ نے ظالم بادشاہوں کے ظلم و جور کی نسبت بڑی وعید فرمائی اور عادل و رعایا پرور حاکموں کی فضیلت بیان کی اور اپنے پیروؤں کو ہدایت کی کہ خلق خدا کا انتظام ایسے ہاتھوں میں دو جو اس کے اہل ہوں چنانچہ خدا کا یہ حکم سب کے کانوں تک پہنچا:۔

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامنت الیٰ اھلھا۔ (پ ۵ نساء) — اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان لوگوں کے سپرد کرو جو اسکے اہل ہوں

حجاز اور یمن کے علاقے جب رسول کریم صلعم کے زیر نگین ہوئے تو مدینہ منورہ ہی اسلامی ریاست کا مستقر رہا اور ان کے بڑے شہروں اور قبائل کے لئے سرکار دوعالم صلعم نے مبلغ معلم اور حکام مقرر فرمائے مگر ان کے اختیارات کا دائرہ نماز کی امامت اور صدقات کے جمع کرنے و مقامی ضروریات کا انتظام کرنے تک محدود رہتا تھا۔ آگے چل کر اور اختیارات اور فرائض بھی سپرد فرما دیئے تھے۔

حکام کا تقرر

حاکموں کے انتخاب کے وقت آپ اس کا خیال رکھتے تھے کہ ان کا پایہ صلاح و تقویٰ علم و عمل و تفقہ و بصیرت کے لحاظ سے بلند ہو۔

آنحضرت صلعم نے سب سے پہلے عتاب بن اسید کو گورنر مکہ کیا اور ان کی تنخواہ ایک درہم یومیہ مقرر فرمائی اس سے قبل حکام کی باقاعدہ تنخواہ کا معمول نہ تھا فتوحات اور مال غنیمت سے انہیں حصہ مل جاتا تھا۔

مرکز سے جو عامل مامور کیے جاتے تھے ان کا بڑا فریضہ دوسرے فرائض کے ساتھ یہ بھی تھا کہ مقامی لوگوں کو اسلامیات کی تعلیم بھی دیں۔ ان کا کردار درست کریں جو مقدمات ان کے سامنے پیش ہوں ان کا انصاف شرعی طور سے کریں۔ زکوٰۃ کا وصول کرنا اور حسب قاعدہ خرچ کرنا۔ اس محصول کے معاوضہ میں ان کی ہر قسم کی حفاظت

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کرنا ہر محتاج کی مدد کھانے اور کپڑے سے کرنا بھی ان کے فرائض میں داخل تھا۔

اگر عہدوں کا کوئی خواہشمند ہوتا تو آپؐ منع فرما دیتے آنحضرت صلعم کے پاس کچھ لوگ حاضر ہوئے کہ فلاں مقام کی ولایت ان کو مل جائے تو حضور صلعم نے فرمایا:۔

انا لا نولی امرنا	ہم اپنے یہ معاملات (عہدہ)
ھذا من طلبہ	اس کو سپرد نہیں کرتے جو خود ان کا طالب ہو۔

عہد رسالت کے والی وعمال سرور کائنات نے اپنے صحابہ کرام میں سے صوبجات مفتوحہ میں امیر والی اور عمال مقرر فرمائے جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ باذان بن ساسان (از نسل بہرام گور)۔ یہ سب سے پہلے امیر ہیں جو یمن میں مقرر ہوئے۔

۲۔ خالد بن سعیدؓ	صوبہ صنعاء
۳۔ ابوسفیان بن حربؓ	نجران۔
۴۔ یزید بن ابوسفیانؓ	تیماء۔
۵۔ عتاب بن اسیدؓ	مکہ میں مہتمم حج۔
۶۔ عمرو بن العاصؓ	عمان

قضاۃ رسول اللہ صلعم نے اپنے مبارک عہد میں حسب ذیل صحابہ کرام

کو منصب قضاۃ پر مامور فرمایا:۔

۱۔ حضرت علی بن ابی طالب ۔	قاضی یمن۔
۲۔ ابوموسیٰ اشعری (عبداللہ بن قیس)	″ زبید و عدن
۳۔ معاذ بن جبل خزرجی	″ جند (یمن)

کاتب دربار رسالت رسول اللہ[۱] صلعم کے کاتب وحی اور مراسلات کے منشی جنہوں نے باوقات مختلف کام کئے ہیں تعداد میں چالیس سے زیادہ ہیں اور فتح مکہ کے بعد وحی اور مراسلات کا کام سب سے زیادہ زید بن ثابت نے کیا ہے۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ	کاتب وحی
۲۔ حضرت عمر بن الخطابؓ ۔	کاتب وحی
۳۔ حضرت عثمان بن عفانؓ ۔	کاتب وحی
۴ حضرت علی ابن ابی طالبؓ ۔	کاتب صلحنامہ حدیبیہ و کاتب وحی
۵ حضرت طلحہ بن عبیداللہ قریشیؓ	
۶ حضرت زبیر بن العوامؓ	کاتب صدقات
۷ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ	
۸ ۔حضرت محمد بن سلمہؓ	
۹ حضرت ارقم بن ابی الارقمؓ	
۱۰ ۔ حضرت ابان بن سعیدؓ بن العاصی بن امیہؓ۔	

۱؎ زرقانی از صفحہ ۳۷۳ جلد ۳ والخمیس جلد ۲۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

۱۱ - حضرت خالد بن سعیدؓ بن العاص بن امیہ۔

۱۲ - حضرت عبداللہ بن الارقم قرشی زہری۔ کاتب رسائل سلاطین

۱۳ - حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ

۱۴ علاء بن عقبہ کاتب قبالات (مرتد ہوگیا تھا)

۱۵ حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفی

۱۶ - عامر بن فہیرہ غلام حضرت ابوبکر صدیق رضؓ۔

۱۷ حضرت ابی بن کعب۔ کاتب وحی و فرامین۔

۱۸ - حضرت ثابت بن قیس بن شماس خطیب الانصار۔

۱۹ - حضرت حنظلہ بن ربیع اسدی۔

۲۰ حضرت زید بن ثابت انصاری - کاتب وحی و مراسلات سلاطین

۲۱ حضرت ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ

۲۲ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کاتب وحی۔

۲۳ حضرت یزید بن ابی سفیان۔

۲۴ - حضرت شرجیل بن حسنہ۔ سب سے پہلے کاتب ہیں۔

۲۵ حضرت علاء بن الحضرمی۔

۲۶ - حضرت خالد بن ولید مخزومی۔

۲۷ حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری خزرجی۔

۲۸ حضرت عبداللہ بن عبداللہ ابی۔

۲۹ حضرت مُعَیقب بن ابی فاطمہ دوسی۔

۳۰ - حضرت عمرو بن العاص سہمی۔

۳۱ - حضرت سعید بن عاصی

۳۲ - حضرت حذیفہ بن الیمان کاتب صدقات

۳۳ - حضرت حویطب بن عبدالعزیٰ عامری۔

۳۴ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری۔

۳۵ - حضرت جہیم بن الصلت۔

۳۶ حضرت بریدہ بن نمیر

۳۷ - حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد

۳۸ حضرت حصین بن نمیر

۳۹ - حضرت حاطب بن عمرو بن حنظلہ۔

۴۰ حضرت ابوایوب انصاری۔

سفیر و قاصد سلاطین عالم اور امراء کے درباروں میں رسول اللہ صلعم کی جانب سے جو صحابہ کرام سفیر بن کر گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں اور ان میں سے چھ کی روانگی ایک ہی دن محرم ۷ھ میں ہوئی تھی۔

عمرو بن امیہ الضمری	نجاشی شاہ حبش و مسیلمۃ الکذاب
دحیہ بن خلیفہ الکلبی	ہرقل شہنشاہ روم
عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی	خسرو شہنشاہ ایران
حاطب بن ابی بلتعہ لخمی	مقوقس شاہ مصر و اسکندریہ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

شجاع بن وہب الاسدی	فرمانروائے بلقار (دمشق)
سلیط بن عمرو العامری	ہوذہ وثمامہ حنفی فرمانروائے یمامہ
عمرو بن العاصی (ذیقعدہ ۸ھ)	جیفر وعبد فرمانروائے عمان۔
علاء بن الحضرمی	منذر بن ساوی بحرین۔
جریر بن عبد اللہ بجلی	ذوالکلاع حمیری
مہاجر بن ابی امیہ	حارث بن کلال حمیری
عروہ بن مسعود ثقفی	قبیلہ طائف۔
مسعود بن سعد	فروہ بن عمرو جذامی۔

عمال زکوٰۃ وجزیہ وصولی زکوٰۃ اور صدقات کے لئے عامل آنحضرت صلعم نے حسب ذیل مقرر کئے ہیں۔[۱]

مہاجر بن ابی امیہ بن المغیرہ	صنعاء
عدی بن حاتم طائی	طے
زیاد بن لبید انصاری	حضرموت
مالک بن نویرہ	بنی حنظلہ۔
علاء بن الحضرمی	بحرین۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ	نجران
زبرقان بن بدر	بنی سعد
قیس بن عاصم	بنی سعد

[۱] ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۹۶۵

موذن (مکہ و مدینہ) حضرت بلال رض۔ عمرو بن ام مکتوم رض (نابینا) اسامہ بن زید رض حضرت سعد عبد الرحمٰن قرظی (مسجد قبا کے موذن تھے) ابو محذورہ اوس الجمحی (مقیم مکہ)

خطیب دربار رسالت حضرت ثابت بن قیس بن شماس خزرجی دربار رسالت کے مشہور خطیب تھے بنو تمیم کا ۹ھ میں جب وفد آیا تو اقرع بن حابس شاعر اور عطارد بن حاجب خطیب کی مفاخرت کا حضرت ثابت نے جواب دیا تھا۔

صاحب الاحداث جناب رسول اللہ صلعم نے ایک صحابی کا تقرر بحیثیت پولس افسر کے کیا تھا۔[۱]

مفتی صحابہ کو اگر کوئی ضرورت پیش آتی تو سرور کائنات صلعم سے دریافت کر لیا کرتے بعض سوالات کے جواب میں آنحضرت صلعم وحی کی رو سے ارشاد فرمایا کرتے جب بہت زیادہ استفسار ہونے لگے تو چند صحابہ کو فتوےٰ دینے کی اجازت بھی دیدی اس دور کے مشہور مفتیوں کی تعداد جن میں مرد عورت دونوں شامل تھے ۱۳۰ تھی ان میں یہ چند ممتاز تھے۔[۲]

حضرت عمر رض۔ حضرت علی رض۔ حضرت عائشہ رض حضرت عبد اللہ بن مسعود رض۔ حضرت زید بن ثابت رض۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رض۔

[۱] القضا فی الاسلام صفحہ ۲۶ [۲] نظم المملکت صفحہ ۳۱۱

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وزارت عظمیٰ

وزیر کا لفظ وزر سے ماخوذ ہے اس کے ہی شانوں پر نظم ونسق مملکت کا بار رہتا ہے[1]

آنحضرت صلعم سیاسی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ جو عرب رومیوں اور ایرانیوں سے اختلاط کی وجہ سے اس لفظ سے مانوس تھے وہ حضرت ابوبکرؓ کو آنحضرت صلعم کا وزیر کہا کرتے تھے۔[2]

مجلس شوریٰ

وشاورھم فی الامر "امور حکومت میں اے نبی مسلمانوں سے مشورہ لے لیا کرو۔"

آنحضرت صلعم دنیاوی امور اور حکومت میں بڑے بڑے مہاجرین اور انصار سے مشورہ فرماتے پھر ان کے متعلق احکام صادر فرماتے۔[3]

ارکان مجلس شوریٰ میں خاص طور سے حضرت حمزہؓ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت ابن مسعودؓ۔ حضرت عمارؓ۔ حضرت حذیفہؓ۔ حضرت ابوذرؓ۔ حضرت مقدادؓ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم تھے۔

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ — اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ان کے (جتنے کام ہیں) حکومت کے

---

[1] الفخری صفحہ ۱۳۷ [2] مسلمانوں کا نظم مملکت صفحہ ۱۴۷۔

بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔ — آپس کے مشورہ (سے ہوتے) ہیں اور ہم نے جو ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (راہ خدا) میں خرچ کرتے ہیں۔

ان دونوں آیتوں میں سے پہلی آیت میں حکومت کے لئے عام مشورہ کا حکم دیا گیا اور دوسری آیت میں اس حکم کی تعمیل کی تصدیق کی گئی۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلعم سے زیادہ اپنے اصحاب سے مشورہ کرنے والا ہم میں سے کوئی بھی نہ تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حکومت اسلامیہ میں مشورہ عام شرط ہے۔ دوسرے یہ کہ حکومت کی اضافت عام مسلمانوں کی طرف کی گئی ہے جس سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حکومت اسلامیہ کسی کی ذاتی ملک نہیں بلکہ جمہور اسلام کی ملک ہے۔ حضور صلعم نے اپنے عمل سے بھی بتا دیا کہ اسلام ایک جمہوری نظام ہے

ممالک مفتوحہ کا بندوبست

عہد رسالت میں پہلے پہل جو ملک فتح ہوا وہ خیبر تھا اس لئے اس کے بندوبست کا کامل اختیار فاتح کو تھا۔ رسول اللہ صلعم نے اراضی خیبر کا جیسا نرم بندوبست کیا وہ مفتوح قوم کے ساتھ انتہائی ترحم کی دلیل ہے۔

جب خیبر مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوگیا اور یہودی مرعوب

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

ہوگئے تو انہوں نے حاضر خدمت ہو کر آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ آراضی مفتوحہ سے ہم بیدخل نہ کئے جائیں بلکہ اسکو ہمارے ہی قبضہ میں رہنے دیا جائے۔ جس قدر پیداوار ہوگی اس کا نصف حصہ ہم آپ کے بیت المال میں داخل کیا کریں گے۔ رحمت للعالمین نے یہودیوں کی اس عرضداشت کو سنا اور منظور فرمایا۔

چنانچہ تیاری فصل پر جب بٹائی کا وقت آتا تو عبداللہ بن رواحؓ خیبر بھیجے جاتے تھے وہ پیداوار کو دو حصوں پر تقسیم کر کے یہودیوں سے کہتے تھے کہ اس میں سے جو حصہ چاہو اٹھالو۔ اس انصاف وعدل پر یہودی حیرت زدہ ہو کر کہتے :-

بھذا قامت السمٰوٰت والارض۔	یعنی آسمان اور زمین ایسے ہی عدل سے قائم ہیں [۱]

مسجد کی حیثیت

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ	مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں
فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ	پس مسجدوں میں اللہ کے سوا
اَحَدًا ۔	اور کسی کی بندگی نہ کرو

اسلام کے ابتدائی دور سے ہی مسجد عبادت کے بعد اجتماعی اور سیاسی اغراض کا مرکز تھی اور دربار رسالت بھی۔ سرور عالم صلعم سفیروں

[۱] طبری صفحہ ۱۵۸۹

سے یہیں ملاقات کرتے اور گورنروں کو ہدایات مسجد سے روانہ فرماتے۔ مسجد میں ہی رونق افروز ہو کر دنیاوی معاملات میں بھی صحابہ سے آپ مشورہ فرماتے۔ مسجد میں ہی سیاسی اور مذہبی تقریریں آپ کرتے تھے۔

جہاد اور اس کا مقصد جہاد جہد سے نکلا ہے جس کے معنی سعی تعب کسی کام کے کرنے میں بمقابلہ دشمن صعوبات اٹھانے کے ہیں۔

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰہِ	اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو
حَقَّ جِهَادِہٖ	جیساکہ اس کی راہ میں کوشش
(سورۃ الحج)	کرنے کا حق ہے۔

لفظ جہاد کی تشریح امام راغب اصفہانی نے مفردات میں یہ کی ہے:-

دشمن کے حملہ کے دفاع میں اپنی پوری طاقت سے کوشش کرنا خواہ وہ دشمن ظاہری حملہ آور ہو جیسے اعداء حق صداقت وحکام ظالم وجابر، یا باطنی (جیسے نفس ومظاہر شیطانیہ) "پس اللہ تعالیٰ کی صداقت اور عدل کی راہ میں تکالیف و صعوبات کا اٹھانا انتہائی سعی و کوشش کرنا اور ایثار و فدویت سے کام لینا ظاہراً بھی اور باطناً بھی جہاد مقدس و اقدس ہے۔"

شروع اسلام میں سرور عالم صلعم اور صحابہ کے ساتھ قریش مکہ کی

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

زیادتیاں حد سے بڑھ گئیں تو خدا نے آپ کو مشرکین سے جہاد کا حکم دیا یہ خدا کے راستہ میں جنگ تھی جو صرف خدا کے واسطے تھی۔

قرآن مجید میں جہاد کی آیات مکہ اور مدینہ میں نازل ہوئیں۔ سورۂ حج، سورہ بقرہ، سورہ توبہ، سورہ انفال، سورہ نساء میں جہاد کے متعلق احکام ہیں۔

مقصد یہ تھا کہ جانوں کی حفاظت۔ دعوت اسلام کے راستہ سے رکاوٹیں دور ہوں اور جو لوگ اسلام میں داخل ہوں انہیں کوئی روک نہ سکے پہلے حملہ آور قریش کے مقابلہ کے لئے ارشاد ہے پھر اہل مکہ کے ساتھ دوسروں نے اشتراک عمل کیا تو ان سے بھی مقابلہ کا حکم ہے اور جب یہود مدینہ نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور قریش سے عملی اشتراک کیا تو ان کا شمار بھی حریفوں میں کیا گیا غرضکہ جہاد کے بدلہ میں مسلمانوں کو دنیا میں فتح و کامرانی اور آخرت میں بہشت کی بشارت دی گئی۔

حضور صلعم نے فرمایا اَنَا نبی الرحمۃ پھر فرمایا اَنَا نبی الملحمہ۔

جنگی قوت کی تنظیم

مسلمانوں اور قرب و جوار مدینہ کے یہود کی متحدہ طاقت، معاہدہ کی رو سے قائم کرنے کے بعد مسلمانوں کو جسمانی قوت بڑھانے کی ترغیب آپ نے دی اور فرمایا قوی مسلمان ضعیف مسلمان سے بہتر ہے۔

سورۂ انفال میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ۔ — دشمنوں سے مقابلہ کے لئے اپنے اندر جس قدر قوت پیدا کر سکتے ہو کرو۔
(سورۃ الانفال)

پہلوانی

آنحضرت صلعم فن کشتی کے بڑے ماہر تھے رکانہ عرب کا مشہور شہ زور پہلوان اپنے پچھڑنے کو اسلام لانے کی شرط ٹھہراتا تھا۔ سرور کائنات صلعم نے اس سے کشتی لڑی اور اسے تین بار لوگوں کے سامنے پچھاڑ دیا جس سے وہ اسلام لانے پر مجبور ہوگیا۔[1] اس کا ہی نتیجہ تھا کہ صحابہ نے کشتی گیری میں بڑی مہارت پیدا کرلی تھی۔

تیر اندازی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ کھیلوں میں جو چیز خدا کے نزدیک زیادہ تر پسندیدہ ہے وہ گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی ہے۔"

اس ارشاد کا یہ نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام میں تیر اندازی کا ذوق اس قدر ترقی کر گیا تھا کہ نماز مغرب کے بعد مسجد سے نکل کر میدان میں تیر کے نشانہ کی مشق کرتے تھے۔ سرور عالمؐ نے فرمایا:۔

ارموا یا بنی اسمٰعیل — اے بنو اسمٰعیل تیر اندازی کرو
ابا کم کان رامیا۔ — کیونکہ تمہارا باپ تیر انداز تھا۔

صحابہ میں تیر اندازی میں باہمی مسابقت بھی ہوا کرتی تھی چنانچہ

---

[1] شفا قاضی عیاض صفحہ ۲۴

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اسی موقعہ پر جب آپؐ نے فرمایا کہ میں فلاں قبیلہ کے ساتھ ہوں تو دوسرے قبیلہ کے لوگ رک گئے اور کہا کہ جب سرکار خود ان کے ساتھ ہیں تو ہم کیا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ تیر پھینکو میں تم سب کے ساتھ ہوں[1]

مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص تیر اندازی سیکھ کر اس کو ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے[2]

حضور صلعم نے فرمایا کہ تم تیر چلایا کرو سوار ہوا کرو اگر تیر چلاؤ گے تو سوار ہونے سے زیادہ مجکو دوست ہوگے جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دی اس نے اس نعمت کا کفران کیا[3]

دوڑ

جسمانی قوت کے لئے دوڑ ضروری چیز ہے چنانچہ صحابہ کرام باہم دوڑ میں مسابقت کیا کرتے تھے ایک انصاری صحابی تھے جن کا دوڑ میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا ایک دن غزوہ میں وہ فخریہ لہجے میں بار بار کہہ رہے تھے کیا کوئی مدینہ تک دوڑ میں میرا مقابلہ کرے گا کیا کوئی مقابلہ کرنے والا ہے حضرت سلمہ ابن اکوعؓ کے کان میں تھدا پہنچی تو بولے تم کسی معزز شخص کی عزت نہیں کرتے کسی شریف آدمی سے نہیں ڈرتے جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم کے سوا کسی سے نہیں بالآخر حضرت سلمہ ابن اکوعؓ نے آپؐ سے اجازت لیکر دوڑ میں

[1] اسوہ صحابہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۹ [2] عن عقبہ بن عامر [3] ابو داؤد

ان کا مقابلہ کیا اور بازی جیت لی[1]

اونٹوں کی دوڑ

رسول اللہ صلعم نے اونٹوں کے درمیان دوڑ کرائی ایک عرب کا اونٹ رسول اللہ صلعم کی اونٹنی قصواء سے سبقت لے گیا۔ مسلمانوں کو شاق گذرا تو آپؐ نے فرمایا کہ "اللہ پر حق ہے کہ دنیا میں جس چیز کو بلند کرے اس کو پست بھی کرے۔"

سرور کائنات صلعم نے گھوڑ دوڑ کرائی تو حضرت ابوبکرؓ کا گھوڑا سبقت لے گیا۔ انعام لے لیا اور یہ سب سے پہلی گھوڑ دوڑ تھی جو اسلام میں ہوئی[2]

فوج کی قیادت

دور رسالت میں آنحضرت صلعم مسلمانوں کی فوج کے خود جنرل تھے۔ آپؐ نے جنگی اصلاحات کیں۔ کیونکہ جنگ افعال انسانی کا بدترین منظر ہے عرب کی جنگ تو ظلم و توحش قساوت وسفاکی بے دردی اور درندہ پن کا تماشاگاہ تھی لیکن اعجاز نبوت سے یہی چیز تمام نقائص سے پاک ہو کر ایک مقدس فرض انسانی بن گئی[3] آنحضرت صلعم کا دستور تھا کہ جب کسی مہم پر فوج بھیجی جاتی تو سردار فوج کو جو احکام دیئے جاتے ان میں ایک یہ لازمی حکم تھا کہ کسی کہن سال کو بچے کو کمسن کو عورت کو قتل نہ کرنا۔
(کتاب الجہاد ابوداؤد)

[1] احیاء العلوم [2] اسد الغابہ۔ [3] سیرت النبی حصہ اول ص ۲۰۶

مدرسہ حربیہ — عہد رسالت میں دبابہ اور منجنیق چلانے کی تعلیم جرش مقام میں ہوتی تھی چنانچہ عروہ بن مسعود اور غیلان بن سلمہ نے یہ فن جرش میں جاکر حاصل کیا۔ عروہ طائف کا بڑا رئیس تھا۔[1] اسلام لانے سے پہلے عروہ نے یہ فن سیکھا پھر اسلام لے آئے اور دوسروں کو تعلیم دی۔

نظام مالیات — آنحضرت صلعم نے مدینہ میں ایک مکان میں بیت المال قائم کیا تھا مگر کبھی تقسیم ہونے سے مال پس انداز نہ ہوا جو رکھا جاتا۔ حضرت ابوبکرؓ نے السنح میں بیت المال قائم کیا تھا پھر مدینہ میں جب آپ رہنے لگے تو رسول اللہؐ کے مقرر کردہ بیت المال میں ہی خزانہ رہتا۔[2]

وزان — مدینہ میں رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں ایک وزان یعنی تولنے والا تھا۔

قیدخانہ — مدینہ میں رملہ بنت حرث کا مکان بطور قید خانہ استعمال ہوتا تھا بنو تمیم گرفتار ہو کر آئے تو اس مکان میں قید کئے گئے اور جو قید کے قابل ہوتا یہیں رکھا جاتا۔

حکومت کے ذرائع آمدنی — عہد رسالت میں ذرائع آمدنی صرف پانچ یعنی جزیہ۔ زکوٰۃ۔ فی۔ خراج اور

---

[1] سیرت حلبی صفحہ ۴۰۰ جلد ۳ [2] طبقات ابن سعد حصہ اول صفحہ ۱۵۲ اردو

غنیمت تھے۔ غنیمت اور فی کے سوا بقیہ ذرائع آمدنی سالانہ تھے مال غنیمت صرف فتوحات کے موقعہ پر آتا تھا۔ غزوہ بدر میں جو مال غنیمت ہاتھ آیا اس کے بعد یہ حکم ربانی ہوا:۔

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا (انفال)	تو جو تم نے لوٹا ہے اب کھاؤ کہ حلال طیب ہے۔

غزوہ بدر کے بعد خدا نے غنیمت کو خود اپنی ملک قرار دیا جس میں خمس یعنی پانچواں حصہ خدا اور رسول کے نام سے حکومت الٰہی کے مصالح و اغراض کے لئے مخصوص فرمایا۔[1]

اے پیغمبر لوگ تجھ سے مال غنیمت کی نسبت پوچھتے ہیں کہہ دے کہ وہ خدا اور رسول کی ملک ہے۔ (انفال)

مسلمانو! جان لو کہ تم کو جو مال غنیمت ہاتھ آئے اس کا پانچواں حصہ خدا اور رسول اہل قرابت اور یتیموں اور مسکینوں کا ہے۔ (انفال)

آنحضرت صلعم نے ایک دو واقعہ کے سوا جس میں مہاجرین یا نو مسلم مکہ کو خصوصیت سے مال غنیمت عطا فرمایا ورنہ ہمیشہ آپؐ کا یہ طرز عمل رہا کہ خمس کے بعد ایک ایک حبہ سپاہیوں پر برابر برابر تقسیم فرما دیتے تھے۔ سواروں کو تین حصہ اور پیادوں کو ایک

---

[1] سیرت النبی حصہ دوم صفحہ ۹،

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

حصہ۔ خمس کا بھی عموماً بہت کم حصہ ذاتی مصرف میں آتا تھا۔ آیت بالا میں جن ارباب استحقاق کا ذکر ہے زیادہ تر ان ہی پر صرف کر دیا جاتا تھا۔

مال غنیمت کی تقسیم خیبر کے مفتوحہ قلعوں میں نطاۃ وشق کی آمدنی عام مسلمانوں پر تقسیم کی گئی اور وطیح، سلالم اور کتیبہ کو آنحضرت صلعم نے بطور خمس اپنے قبضہ میں رکھا[1] جس کی آمدنی ذوی القربیٰ، ازواج مطہرات، مساکین، یتامیٰ اور مسلمانوں کے لئے وقف تھی۔

تقسیم اراضیات شق ونطاۃ رسول اللہ صلعم نے کل جائداد کو ۳۶ حصوں میں تقسیم کیا جنمیں سے اٹھارہ حصے یعنی نصف خود رکھے اور اٹھارہ حصے عام مسلمانوں میں جو شریک غزوہ تھے تقسیم کر دیئے اور چونکہ ایک ایک حصہ سو حصوں پر تقسیم ہوا تھا اس لئے کل اٹھارہ سو حصے ہوئے اور یہ حصے چودہ سو پیادوں اور دو سو سواروں کو تقسیم کر دیئے گئے سوار کا حصہ (جس میں گھوڑے کا صرفہ شامل تھا) چونکہ پیدل سے دوچند تھا اس لئے بجائے سولہ سو کے اٹھارہ سو حصے ہوتے۔ اٹھارہ سہام جو رسول اللہ صلعم نے خود رکھے تھے اس کی آمدنی بیت المال میں داخل ہوتی

[1] طبقات ابن سعد صفحہ ۷۸ وطبری ۱۵۸۸ ومعجم البلدان صفحہ ۴۱۰ جلد دوم

اس رقم سے مہمانوں وغیرہ کا خرچ چلتا تھا اور عام لوگوں کی طرح آنحضرت صلعم کو بھی صرف ایک حصہ ملا جو خمس کے علاوہ تھا[1]۔

خیبر کی فتح کے بعد یہاں کی زمین دو برابر حصوں میں تقسیم کی گئی نصف بیت المال جماعتی اور سفارت وغیرہ کے مصارف کے لئے خاص کر لیا گیا۔ باقی نصف مجاہدین پر جو اس غزوہ میں شریک تھے مساوی حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ کل فوج کی تعداد ۱۴ سو تھی دو سو سوار تھے سواروں کو گھوڑوں کے مصارف کے لئے پیدل سے دوگنا ملتا تھا اس بنا پر یہ تعداد اٹھارہ سو کے برابر تھی اس حساب سے کل جائداد کے اٹھارہ سو حصے کئے گئے اور ہر مجاہد کے حصہ میں ایک حصہ آیا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عام مجاہدین کے برابر ایک ہی حصہ ملا[2]۔

ولرسول اللہ صلعم مثل سہم وحد ھم، [3]	اور آنحضرت صلعم کا بھی عام لوگوں کی طرح ایک حصہ تھا۔

زکوٰۃ خیرات اور زکوٰۃ کے متعلق ابتدا ہی سے مکہ میں آیات نازل ہوئیں نماز کا ذکر آیا اس کے ساتھ زکوٰۃ کے متعلق بھی ارشاد باری ہوا۔ سورہ مزمل نزول قرآن کے اعتبار سے ابتدائی سورتوں میں سے ہے اس میں ارشاد ہے:

[1] ابوداؤد حکم ارض خیبر [2] فتوح البلدان بلاذری [3] ابوداؤد بحوالہ سیرت النبی حصہ اول صفحہ ۵۰۰

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَاَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ	اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ
وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا۔	اور قرض دو اللہ کو اچھا قرض

مدینہ منورہ میں تاکیدی آیتیں نازل ہوئیں فتح مکہ کے بعد اس کی فرضیت ہوگئی تو اس کے مصارف بیان کئے گئے۔

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ	زکوٰۃ ان مصارف کے لئے ہے فقراء
وَالْعَامِلِیْنَ عَلَیْہَا وَالْمُؤَلَّفَۃِ	مساکین۔ زکوٰۃ کے وصول کرنے
قُلُوْبُہُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَ	والے۔ مولفۃ القلوب غلام جن
الْغَارِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ	کو آزاد کرانا ہے۔ مقروض مسافر
اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیْضَۃً	اور خدا کی راہ میں یہ خدا کا فرض
مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ (توبہ)	ہے اور خدا علیم و حکیم ہے۔

نظام زکوٰۃ اسلام قبول کرتے ہی صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی تھی جب اسلام عام پھیل گیا تو قرآن نے زکوٰۃ کا حکم قطعی فرمایا۔ رسول اللہ صلعم نے یکم محرم ۹ھ کو وصولی زکوٰۃ اور صدقات کے لئے عامل مقرر فرمائے جن کا یہ فرض تھا کہ وہ خود ہر قبیلہ میں جائیں اور زکوٰۃ وصول کر کے بیت المال میں داخل کریں۔

ان عمال کا تقرر عارضی ہوتا تھا اور بعض قبائل بلا طلب خود ہی زکوٰۃ کا مال لے کر حاضر ہو جاتے تھے اور محصلین زکوٰۃ اکثر قبائل کے شیوخ تھے اور ان کو اس خدمت کے صلہ میں ایک معمولی معاوضہ[1] بھی دیا جاتا تھا اور زکوٰۃ صرف مسلمانوں پر فرض تھی غیر مسلم سے زکوٰۃ کا تعلق نہ تھا

[1] ابوداؤد باب ارزاق العمال

عہد رسالت میں محصلین زکوٰۃ جن کو رسول اللہ صلعم نے خود انتخاب فرمایا اور جن کو وصولی زکوٰۃ کا دستور العمل دیا گیا حسب ذیل تھے۔

نام محصلین	مقام تقرر
حضرت عمر فاروق رض	شہر مدینہ۔
بریدہ بن حصیب الاسلمی رض	غفار و سلم
عباد بن بشر الاشہلی رض	سلیم و مزنیہ
رافع بن مکیث جہنی رض	جہنیہ
عبیدہ بن جراح رض	شہر نجران۔
مالک بن نویرہ رض	بنو حنظلہ
عبداللہ بن رواحہ رض	شہر خیبر
زبرقان بن بدر رض	بنو سعد
زیاد بن لبید رض	حضر موت
قیس بن عاصم رض	بنو سعد
عمرو بن عاص رض	بنو فزارہ
ضحاک بن صفیان کلابی رض	بنو کلاب
خالد رض	صوبہ یمن
بسر بن صفیان الکعبی رض	بنو کعب
عئینہ بن حصین فزاری رض	بنو تمیم۔

(طبقات ابن سعد فتوح البلدان۔ زاد المعاد)

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

نام محصلین	مقام تقرر
ابان بن سعید رضؓ	بحرین
عمرو بن سعید بن العاص رضؓ	تیما
ابو جہیم بن حذیفہ رضؓ	بنو لیث
عبداللہ بن اللتیۃ رضؓ	بنو ذبیان
عدی بن حاتم رضؓ	طے و بنی اسد
صفوان بن صفوان رضؓ	بنی عمرو علہ

انواع زکوٰۃ سونا۔ چاندی۔ سونا بیس مثقال اور چاندی ۲۰۰ درہم ہو اور ان پر سال گذر جائے تو ۱/۴۰ حصہ دینا پڑتا ہے۔

احکام جزیہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ

ان لوگوں سے بھی لڑو جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن پر اور نہ جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اس کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں۔ اہل کتاب سے لڑو

علہ یہ فہرست ابن سعد، فتوح البلدان زاد المعاد اور کتب احادیث سے مرتب کی ہے۔

انتظام اللہ شہابی

(سورۃ التوبۃ)

جب تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے ماتحت ہو کر جزیہ نہ دیں۔

اس آیت جزیہ کے نزول سے قبل ۷ھ میں خیبر اور فدک وغیرہ میں یہودیوں سے جو معاہدہ تھا اس میں باہمی رضامندی سے پیداوار کا نصف حصہ لیا جاتا تھا۔ مفتوحین کی حالت عام رعایا کی تھی اور بہ حیثیت رعایا یہ لوگ کام کرتے تھے۔ لیکن جب جزیہ کا حکم ہو گیا تو رسول اللہ صلعم نے ہر غیر مسلم (عیسائی ہو یا یہودی یا مجوسی) معاہدین سے ہر بالغ مرد پر ایک دینار سالانہ جزیہ مقرر فرمایا۔ دوسری شرط یہ تھی کہ جب کوئی مسلمان ان کے یہاں پناہ لے تو اس کو اچھی طرح رکھیں اور جو مسلمان ادھر سے گزریں ان کی دعوت کریں عیسائیوں کے علاوہ یمن کے یہودیوں اور بحرین کے مجوسیوں سے بھی اسی شرط سے جزیہ وصول کیا جاتا تھا اور اس ہلکے اور معمولی ٹیکس کے معاوضہ میں اسلام ذمیوں کی حفاظت جان و مال کا ذمہ دار تھا علہ۔ ذمی فوجی خدمت سے مستثنیٰ تھے اور ان کے مذہب سے بھی کوئی تعرض نہ کیا جاتا اسی طرح گرجے خانقاہیں اور رہبان بھی محفوظ اور مامون تھے اور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید نوازش کریمانہ یہ تھی کہ عورتیں اور بچے جزیہ سے بری تھے۔ اور جب غیر مسلم

علہ فتوح البلدان بلاذری و کتاب الخراج قاضی ابو یوسف

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

فوجی خدمت قبول کر لیتے تھے تو اسی وقت جزیہ معاف ہو جاتا تھا۔

سرورِ کائنات ؐ نے وصولی جزیہ کے لئے بھی محصلین مقرر کئے کیونکہ دومۃ الجندل۔ ایلہ۔ جرباء اذرح وغیرہ کے عیسائیوں سے ادائے جزیہ پر صلح ہو چکی تھی۔

فی فی اس مال غنیمت اور خراج کو کہتے ہیں جو مسلمانوں کو کفار سے بغیر جنگ وجہاد کے حاصل ہو اللہ تعالیٰ فی کے متعلق سورۂ حشر میں ارشاد فرماتا ہے؛

اور جو (مال) خدا نے اپنے رسول کو (بے لڑے) مفت میں ان سے دلوایا تو (مسلمانو!) تم نے اس کے لئے کچھ دوڑ دھوپ تو کی نہیں نہ گھوڑوں سے نہ اونٹوں سے مگر اللہ اپنے پیغمبر کو جس پر چاہے قابض کر دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے جو (مال) اللہ اپنے رسول کو (ان) بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوا دے تو (وہ) اللہ کا (حق) ہے اور رسول کا اور (رسول کے) قرابتداروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا (یہ حکم) اس لئے (دیا گیا) کہ جو لوگ تم میں مالدار ہیں یہ (مال) ان (ہی) میں دائر نہ رہے اور (مسلمانو!) جو چیز تم کو پیغمبر (ہاتھ اٹھاکر) دیدیا کریں وہ تو لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو منع کریں (اس سے) دست کش رہو اور خدا (کے غضب) سے ڈرتے رہو (کیونکہ) خدا کی مار بڑی سخت ہے (سورۃ الحشر رکوع ۱)

مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ جو کچھ خدا کفار سے اپنے رسول کو بغیر

جنگ وجدال کے دلاتا ہے وہ مثل مال غنیمت کے تقسیم نہیں ہو سکتا بلکہ وہ خاص خدا اور اس کے رسول کا حق ہے اور پھر رسول کو بھی اس کے صرف میں غیر معمولی اختیار نہیں دیا گیا بلکہ مصرف بتایا گیا لہٰذا فی پر رسول اللہ صلعم کا قبضہ متولیانہ تھا مالکانہ نہ تھا۔ چنانچہ فدک کی سالانہ آمدنی میں سے اپنی ذات خاص اور اہل وعیال کے لئے سالانہ خرچ کے لے لیتے تھے باقی مال ذوی القربیٰ۔ یتامیٰ۔ مساکین اور مسافروں پر صرف ہوتا تھا[1]

فدک موضع فدک پر تصرف فرمانے کے لئے شعبان ۶ھ میں حضرت علی کے ساتھ ایک سو مہاجرین وانصار روانہ کئے بنو سعد کا سردار دہرین علیم بغیر مقابلہ فرار ہو گیا۔ پانچ سو اونٹ اور دو ہزار بکریاں غنیمت میں ملیں ایک اونٹنی الحفدہ سرور کائنات کی خدمت میں نذر کی اور خمس نکال کر بقیہ مال غنیمت تقسیم کر دیا گیا۔[2]

---

[1] رسولوں کی کوئی وراثت نہیں ہوتی وہ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اس بنا پر خلیفہ اول نے امہات المومنین کے سالانہ مصارف دے کر جو بچتا وہ بہ مد حسنات صرف کیا جاتا تھا یہی طرز عمل حضرت عمرؓ کا رہا اور حضرت علیؓ نے بھی خلفائے سابق کے مطابق عمل درآمد کیا۔ فدک کے متعلق فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۲۹ مطبوعہ جرمن وطبری صفحہ ۱۵۸۳ دیکھو [2] انتظام اللہ [2] زرقانی جلد ۲ صفحہ ۱۹۵

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مولفتہ القلوب

آنحضرت صلعم نے عائد قریش کو فیاضانہ انعامات عطا کئے۔

ابوسفیان مع اولاد	۳۰۰ اونٹ اور ۱۲۰ اوقیہ چاندی
حکم بن حزام	۲۰۰ اونٹ۔
نضیر بن حارث بن کلدہ ثقفی	۱۰۰ اونٹ
صفوان بن امیہ	۱۰۰ اونٹ۔
قیس بن عدی	۱۰۰ اونٹ
سہیل بن عمرو	۱۰۰ اونٹ
حویطب بن عبدالعزیٰ (غیر مکی نومسلم)	۱۰۰ اونٹ
اقرع بن حابس تمیمی	۱۰۰ اونٹ
عینیہ بن حصن فزاری	۱۰۰ اونٹ
مالک بن عوف نصری علہ	۱۰۰ اونٹ

دربار رسالت کی طرف سے مہمان نوازیاں

آنحضرت صلعم کی خدمت میں اقطاع عرب سے وفود حاضر ہوتے بعض صحابہ کے یہاں ٹھہر جاتے عموماً سرکار دو عالم کے مہمان ہوتے چنانچہ رملہ بنت الحرث کا مکان بڑا وسیع تھا وہیں اصحاب وفد ٹھہرتے

علہ سیرت النبی حصہ اول صفحہ ۵۴۳۔

جاتے ان کی معقول خاطر مدارات ہوتی جب وہ واپس ہوتے تو سرور کائنات صلعم ان کے سرداروں کو معقول رقم عطا فرماتے چنانچہ شتہ میں قبیلہ ثعلبہ کا وفد حاضر ہوا تو چار آدمیوں کو بحکم سرور عالم حضرت بلال نے پانچ پانچ اوقیہ چاندی عطا کی علہ ایسے ہی وفد مرہ کو دس دس اوقیہ چاندی مرحمت کی گئی۔

دربار رسالت کے عطیات

حضور صلعم نے مفاد عامہ کے پیش نظر چند صحابہ کو بیر۔ مکان و دیگر اشیاء اور قطعات اراضی عطا کئے یہ وہ صورت نہ تھی کہ جاگیر بادشاہ کے مصاحبوں کو درباری کے صلہ میں ملا کرتی تھی کیونکہ ان صحابہ میں سے اکثر نے وقتی ضرورت پورا کرنے کے بعد اسکو وقف کر دیا تھا

بنو نضیر جلاوطنی پر آمادہ ہوئے تو جو مال مسلمانوں کے قبضہ میں آیا وہ فی تھا۔ حضور نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ انصاری کے مشورہ سے مہاجرین کو زیادہ اور کچھ غریب انصاریوں کو مرحمت فرمایا۔

حضرت ابوبکر صدیق رض کو بیر حجر عطا کیا۔

حضرت عمر بن الخطاب رض کو بیر جرم۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رض کو سوالہ۔

حضرت صہیب بن سنان کو الضراط

علہ طبقات ابن سعد

حضرت ثور بن عروہ کو ایک قطعہ اراضی مرحمت ہوا۔

حضرت   بن معاویہ کو ایک قطعہ اراضی مرحمت ہوا۔

حضرت قرہ بن ہبیرہ کو بطور انعام کے ایک چادر مرحمت ہوئی ۔[1] اور اپنی قوم پر عامل صدقات مقرر ہوگئے۔

حضرت زبیر بن العوام	}	البویلہ
حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد		
حضرت سہل بن حنیف	}	کچھ مال
ابودجانہ و حارث بن صمہ انصاری		
سعد بن معاذ انصاری	ابی الحقیق	تلوار[2]

وفد بنی البکا عبد عمر (عبدالرحمٰن) کو چشمہ ذی القصہ مرحمت ہوا۔

وفد عُذرہ کے سردار زمل بن عمر کو سردار قبیلہ مقرر کیا اور ایک علم عطا کیا۔

عبداللہ بن مسعود کو مدینہ میں مکان عطا فرمائے (مشکوٰۃ)

قطائع مفاد عامہ کے پیش نظر غیر آباد زمین کو آباد کاری کے لئے کسی کو دینا اور حسب حاجت و مصلحت سرکاری ٹیکس وصول کرنا اور اگر کام میں نہ لائی جائے تو واپس کر لینا چنانچہ مدینہ کی وہ زمینیں جو آب پاشی کی دشواری کی وجہ سے قابل کاشت نہ تھیں اور ان زمینوں کو آنحضرت صلعم کے حوالہ کر دیا تھا۔ بلال بن حارث

[1] ابن سعد و سیرت حلبی کتاب الوفود [2] بلاذری حالات بنو نضیر۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

کو رسول اللہ صلعم نے وادی عقیق اسی زمین سے عطا فرمائی تھی اور یہی زمینیں بنجر جو حضور صلعم کے قبضہ میں آئی تھیں ان کو آباد اور کاشت میں لانے کے لئے حسب ذیل صحابہ کو عطا کی گئی تھیں۔

کتاب الخراج میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو قطعہ دیا تھا۔

ترمذی میں ہے کہ حضرت علقمہ کو آنحضرت صلعم نے حضرموت (یمن) میں ایک زمین دی تھی۔

حضرت زبیر کو سرور عالم صلعم نے ایک بڑا حصہ زمین کا عطا کیا (الخراج)

حضرت فرات بن حیان عجلی کو ایک قطعہ اراضی یمامہ میں دیا تھا (الاموال)

ابورافع کے خاندان کو بنجر زمین کا ایک بڑا حصہ دیا تھا (الخراج)

سلیط ثانی انصاری کو زمین عطا کی۔ (الاموال)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو بھی زمین دی گئی تھی (مسند امام احمد)

بنجر زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے رسول اللہ صلعم نے عام اعلان کر دیا تھا کہ زمین اللہ کی ہے اور انسان اللہ کے بندے ہیں جو شخص بھی بنجر زمین کو زیر کاشت لا سکتا ہے لائے وہ زمین اسی کی ملک ہوگی۔[1]

وقف رسول اللہ صلعم نے موقوفہ زمین کے متعلق فرمایا:۔

لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ وَلَا تُوْرَثُ۔ نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے اور نہ وراثت جاری ہو۔

[1] نصب الرایہ و الخراج لابی یوسف

حضرت ارقم نے اپنا وہ مکان وقف کر دیا جس میں رسول اللہ صلعم نے قیام فرمایا تھا۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زبیر بن العوام نے اپنے مکہ کے مکان وقف کئے حضرت عمرؓ نے اپنا خیبر کا حصہ جو فوجیوں میں تقسیم کے وقت آپ کو ملا تھا فی سبیل اللہ وقف کر دیا۔[1] مکہ میں ان کا مکان مروہ کے پاس تھا وہ وقف کیا علاوہ اس کے متعدد اوقاف آپ کے تھے۔[2]

ہبہ جائداد غیر منقولہ زمین مکانات باغات کا ہبہ کرنا قرآن میں اس کو عمریٰ فرمایا ہے۔

"اللہ نے تم کو زمین میں بسایا۔" واستعمرکم فیہا (پ ۲)

عمریٰ عمریٰ کے معنی زمین باغ مکان کسی کو پوری زندگی کے لئے دے دینا۔[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کے لئے یہ حکم دیا تھا کہ عمریٰ اس شخص کی ملک ہے جس کو دیا گیا پھر اس کے بعد اس کے ورثہ پر منتقل ہو جائے گا۔

دوسرے موقعہ پر فرمایا:

شریک زیادہ حقدار ہے اگر شریک نہ ہو تو پھر پڑوسی حکومت اسلامیہ میں اس حق شفعہ کا یہاں تک لحاظ رکھا گیا کہ شریک کی موجودگی میں

---

[1] بخاری و مسلم [2] نقب الرایہ [3] احکام القرآن جلد ۳ صفحہ ۲۰۳

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

بغیر اس کو اطلاع دیئے اور اگر شریک نہ ہو تو پڑوسی کو اطلاع دیئے بغیر بیچنا جائز نہ تھا۔

چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بغیر شریک کی اطلاع دوسرے کے ہاتھ فروخت کرنا حلال نہیں شریک چاہے تو لے ورنہ چھوڑ دے اگر اطلاع دیئے بغیر فروخت کر دیا تو شریک کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کر کے خود خرید لے۔"

عمریٰ کی دوسری شکل رقبیٰ تھی امام نسائی نے ابن عباس سے موقوفاً یہ روایت نقل کی ہے۔

العمریٰ والرقبیٰ سواء	عمریٰ اور رقبہ دونوں برابر ہیں

مُنحتہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا:

من کانت لہ ارض	اور جس کے پاس زمین ہو وہ خود
فلیزرعہا لیمنحہا	کاشت کرے یا اپنے بھائی کو
اخاہ[1]	مفت دے دے۔

حق شفعہ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا:

شریک بہ نسبت پڑوسی کے زیادہ حقدار ہے اور پڑوسی بہ نسبت غیر کے زیادہ مستحق ہے۔[1]

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

رفاہ عام آنحضرت صلعم کا یہ عالم تھا کہ جہاں مال آیا اور آپ نے رفاہ میں صرف کرنا شروع کر دیا۔ مسلمانوں کے علاوہ کفار تک کی تکلیف آپ نہ دیکھ سکتے تھے چنانچہ ۵ھ میں قحط پڑا اہالیان مکہ بلائے آسمانی میں مبتلا ہوگئے۔ رحمت للعالمین کو پتہ چلا کہ مشرکین قریش مصائب میں تباہ ہو رہے ہیں تو آپ نے ازراہ ہمدردی ان کے پاس کچھ سونا یا چاندی روانہ کی کہ یہ لوگ اپنے کام میں لائیں اور بھوک کی مصیبت سے محفوظ رہیں۔[1]

فرامین بنام مشہور سلاطین و امرائے عالم

رسول اکرم صلعم کی نبوت حقہ کی سب سے بڑی معجز نمائی تھی کہ آپ بے سرو سامانی کے عالم میں ہجرت کر کے مدینہ آئے اور آتے ہی مہاجرین اور انصار میں عقد مواخات کرا کر ہر دو کی متحدہ طاقت بے مثال بنا دی اور گرد فتنہ جو یہود رہتے تھے ان کو بھی اطاعت گزار بنانے کے لئے پہلا دستور مملکت مدینہ مقرر فرما کر یہودیوں سے بھی معاہدہ کر لیا جس سے وہ اطاعت گذار بن گئے۔ یہ پہلی فتح تھی جس نے قریش مکہ کے مقابلہ کے لئے پوری قوت کا انتظام کر دیا اس دوربینی اور اعلیٰ سیاسی نظریہ کا نتیجہ تھا کہ قریش کی طاقت گھٹتی رہی اور

---

[1] الخمیس جلد اول صفحہ ۶۵۴

مسلمانوں کی قوت خدا کے فضل و کرم سے بڑھتی رہی جب قریش زیر ہوگئے تو آپ نے سلاطین و امرائے وقت کو اسلام کی دعوت دی اور ان کو زیر نگین اسلام لانا چاہا چنانچہ اس جگہ ہم تفصیلاً اس کا پس منظر پیش کرتے ہیں:۔

دنیا میں جس قدر رسول۔ نبی اور پیغمبر مبعوث ہوئے ان سب کی بعثت کا منشاء شرک اور بت پرستی کا استیصال توحید باری تعالیٰ کی اشاعت اور معاد و معاش کی اصلاح تھی اور یہ فرائض خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے سرور کائنات صلعم پر سب سے زیادہ عائد کئے گئے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کی مکہ کی ابتدائی زندگی (تیرہ سال) تبلیغ و اشاعت اسلام میں گزری۔ کفار مکہ ہر چند اشاعت اسلام کے سد راہ رہے لیکن وہ جو کچھ دشمنی کے پردہ میں بھی کرتے تھے اس کے ذریعہ سے بھی اسلام پھیلتا تھا۔ وہ جن لوگوں سے کہتے تھے کہ تم اس صابی (رسول اللہ صلعم) کی بات نہ سنو وہی لوگ تحقیق حالات کی غرض سے حاضر خدمت ہو کر قرآن مجید سنتے تھے اور در پردہ مسلمان ہو کر قبائل میں جاتے تھے اور غور و فکر کے بعد مسلمان ہو جاتے تھے چنانچہ قبیلہ دوس، اشعر، ازد شنوہ، اوس و خزرج میں اس طرح اسلام پھیلا اور جو لوگ قدرتی طور پر بت پرستی کے منکر تھے وہ خاص توجہ سے عقائد اسلام دریافت کرتے تھے مختصر یہ کہ مکہ معظمہ میں اسلام کی تخم ریزی کی گئی اور مدینہ میں وہ بار آور ہوا اور چھ

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

سال کے اندر قبائل غفار، اسلم، مزنیہ اشجع اور جہنیہ مسلمان ہو گئے۔ اور انہوں نے جماعت اسلام کو مستحکم کر دیا اس کے بعد کفار مکہ، مدینہ کو تاراج کرنے آئے بدر پر غزوہ پیش آیا پھر اُحد اور احزاب کی جنگ پیش آئی ان میں اگرچہ مسلمانوں کو نقصان بھی اٹھانا پڑا لیکن حقیقی معنی میں اسلام کو کامیابی ہوئی اور صلح حدیبیہ نے تو تمام جزیرہ عرب میں انوار اسلام کو چمکا دیا خصوصاً کفار مکہ پر اسلام کی حقانیت اب ظاہر ہوئی اور بغیر کسی تحریک کے وہ مسلمان ہونے لگے اس کامرانی کے بعد مدینہ میں آپؐ اطمینان سے بیٹھے تو جزیرہ عرب کے باہر کی قوموں جو بتوں کے بندے بنے ہوئے تھے کسی کے دو خدا تھے کسی کے تین معبود تھے بلکہ خدا کی تمام زمین ہی نافرمان بندوں سے معمور ہو رہی تھی اور دنیا ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی اور عدل و انصاف مفقود تھا:۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ۔
بَشِيرًا وَنَذِيرًا
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔

آپؐ نے تمام اہل دنیا کو اسلام کا پیغام دیا اور اپنے صحابہ سے فرمایا کہ تم میری طرف سے پیغام حق ادا کرو لیکن خبردار حواریین مسیح کی طرح اختلافات میں نہ پڑنا اور اعلائے کلمۃ الحق میں کسی سے

نہ ڈرنا چنانچہ ہادی برحق کے اس اعلان پر سب نے لبیک کہا اور تبلیغ و اشاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ؎۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تاریخی معجزہ تھا جب کہ آپؐ نے اہل مدینہ کی تنظیم کی اور مملکت مدینہ کا دستور مرتب کیا تھا۔ دوسرا قدم سلاطین و امرا کو دعوت اسلام دینا تھا اس موقع پر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ آنحضرت صلعم اس وقت کی دنیا کے بڑے شاہنشاہوں کسرائے ایران اور قیصر روم وغیرہ کو خطوط بھیج رہے ہیں جب کہ وہ تمام جزیرۃ العرب کے بھی مالک نہیں ہیں بلکہ صرف مدینہ اور اس کے اطراف پر حکومت ہے اور بعض قبائل ہیں جو بذریعہ معاہدہ صلح و امن نہیں۔ حج کرنا چاہتے ہیں مگر حج نہیں کر سکتے قریش مجبور کر کے اپنے مطالب کا صلحنامہ لکھواتے ہیں اس پر خاتم النبیین کا یہ حوصلہ ہے کہ خط کے عنوان پر تحریر فرماتے ہیں

من محمد رسول اللہ الی ہرقل اعظم الروم

آخر اس عبارت کا باعث کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نبی برحق تھے اللہ تعالیٰ نے آئندہ ہونے والے واقعات سے آگاہ فرما دیا تھا کہ ایک دن اسلام کل دنیا پر غالب ہو کر رہے گا۔

چنانچہ بلا کسی خوف و خطر کے سلاطین سے مراسلت کی اور دین

؎۱ طبری صفحہ ۱۵۶

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اسلام کی دعوت دی اور کامیاب ہوئے کیا یہ معجزہ نہ تھا اور سچے رسول کے سوا کوئی ایسی جرأت کر سکتا ہے اور کامیاب ہو سکتا ہے۔

حسب ذیل سلاطین کے نام خطوط کے لئے منتخب ہوئے ذی الحجہ ۶ھ میں یہ خطوط تحریر ہوئے اور اس پر مہر رسالت لگی آغاز محرم ۷ھ میں روانہ کئے یہ ایک ایسی کارروائی تھی کہ جس کی نظیر سے مذاہب عالم کی تاریخ خالی ہے۔

نام فرمانروا	نام ملک	نام سفیر
اصحمہ بن ابجر نجاشی	شاہ حبش	عمرو بن امیہ ضمری
ہرقل	قیصر روم شاہ قسطنطنیہ	وحیہ بن خلیفہ کلبی
خسرو بن ہرمز بن نوشیرواں ملقب بہ پرویز۔	شاہ فارس	عبداللہ بن حذافہ سہمی قریشی
جریج بن مقی ملقب بہ مقوقس۔	والی مصر (گورنر روم)	حاطب بن ابی بلتعہ لخمی
منذر بن حارث بن ابی شمر غسانی۔	والی شام و دمشق	شجاع بن وہب الاسدی
ثمامہ بن اثال و ہوذہ بن علی حنفی	رؤسائے یمامہ	سلیط بن عمرو بن عبد شمس عامری۔
منذر بن ساوی قیسی	رئیس بحرین باجگذار ایران	علاء بن الحضرمی
جیفر و عبد عباد فرزندان جلندی ازدی[1]	رئیس عمان	عمرو بن العاص

[1] طبری صفحہ ۱۵۵۹ اور ۱۵۶۰

اُمّیت

جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری تعلیم اور نوشت و خواند کے داغ سے یا کسی شخص کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرنے کے عار سے پاک تھے۔ سورہ اعراف میں ہے:

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ ۔

یہ مسلمان وہ ہیں جو ان پڑھ پیغمبر اور فرستادہ الٰہی کی پیروی کرتے ہیں۔

وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ

(سورۃ عنکبوت)

قرآن کے نزول سے پہلے اے پیغمبر نہ تو تم کوئی کتاب پڑھ سکتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے اس کو لکھ سکتے تھے اگر ایسا ہوتا تو یہ باطل پرست شک کر سکتے تھے۔

قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۔

(سورۃ یونس)

اگر خدا کو منظور ہوتا تو میں تم کو نہ یہ قرآن پڑھ کر سناتا اور نہ خدا تم کو اس قرآن سے آگاہ کرتا اس سے پہلے میں مدتوں تم میں رہ چکا ہوں کیا تم یہ نہیں سمجھ سکتے۔

امام طبری تفسیر میں لکھتے ہیں:

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

مکہ میں کوئی نصرانی غلام تھا جو اپنی زبان میں کتب مقدسہ کبھی کبھی پڑھا کرتا تھا آپؐ راستہ چلتے اس کے پاس کبھی کھڑے ہو جاتے تھے اس پر کفار نے کہا کہ محمد صلعم کو یہی قرآن سکھاتا ہے اس پر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُولُونَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ۔ (سورۃ النحل)

اور ہم کو یہ تحقیق معلوم ہے کہ یہ کفار کہتے ہیں کہ محمدؐ کو کوئی آدمی سکھاتا ہے اس شخص کی زبان جس کی طرف یہ منسوب کرتے ہیں عجمی ہے اور یہ فصیح عربی زبان ہے۔

غیب دانی

قرآن مجید سے صاف ظاہر ہے کہ غیب کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں البتہ اللہ جس کو چاہتا ہے غیب کی بات سے آگاہ کر دیتا ہے ورنہ علم غیب کی صفت سے خدا کے سوا کوئی متصف نہیں کیا جا سکتا۔

فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ (سورۃ یونس)

کہہ دے (اے پیغمبر) غیب تو خدا ہی کے لئے ہے۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (نمل)

کہہ دے (اے پیغمبر) کہ خدا کے سوا آسمان و زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلم الانبیاء تھے ان کو یہ اقرار کرنے کا حکم دیا گیا۔

قُلْ لَا اَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ (سورۃ الانعام)

کہدے (اے پیغمبر) کہ میں یہ نہیں کہتا کہ خدا کے تمام خزانے میرے قبضہ میں ہیں اور یہ بھی کہدیتا ہوں کہ میں غیب کی باتیں نہیں جانتا۔

قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيرٌ وَّبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ۔ (سورۃ الاعراف)

کہدے (اے پیغمبر) کہ میں اپنے آپ کے لئے کسی نفع و ضرر پر قادر نہیں ہوں لیکن یہ کہ خدا جو چاہے۔ اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو بہت سے فائدے اٹھا لیتا اور مجھکو کبھی مصیبت نہ پیش آتی لیکن میں تو ایمان دار قوم کو ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ	اللہ تعالیٰ اپنے غیب کی بات کسی
أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى	پر ظاہر نہیں کرتا لیکن اس پیغمبر
مِنْ رَّسُوْلٍ (جن)	پر جس کو پسند کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَا هُوَ عَلَى	یعنی آپ کو امور غیب سے جس
الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۔	کی تعلیم دی جاتی ہے آپ اپنی
	امت کو اس کے بتلانے میں بخل
	نہیں فرماتے۔

معجزات — معاندین میں حق و باطل کی تمیز تو تھی نہیں جس کی وجہ سے یقین کی سعادت سے محروم تھے انہوں نے معجزہ طلب کیا تو آنحضرت صلعم نے معجزہ شق القمر دکھایا کفار نے اس کو بھی جادو ہی کہا اور قائل اس پر بھی نہیں ہوئے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ نزدیک آگئی قیامت اور شق[۲]
انْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (قمر)
[۲] ہوگیا چاند اور یہ لوگ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ابھی ختم ہوا جاتا ہے۔

اخلاق محمدی

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى	اے محمد ہم نے جو کچھ کافروں کے گروہ کو
مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا	دے رکھا ہے اس پر نظریں نہ ڈالو۔
مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ	اور نہ ان پر رنج و افسوس کرو اور
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ	مسلمانوں کے لئے اپنے بازو جھکا دو
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	یعنی خاطر تواضع اخلاق سے پیش آؤ۔
اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ	اے پیغمبر لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ	حکمت اور اچھی نصیحت سے متوجہ کرو
الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ	اور ان سے خوبی کے ساتھ مناظرہ کرو
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۚ	بیشک تمہارا رب اس سے خوب واقف ہے کون
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ	جو اس کی راہ سے بہک گیا اور نیز خوب
اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ	جانتا ہے راہ پانے والوں کو۔ اور اگر تم
عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ	ان سے بدلہ لینا چاہو تو اسی قدر بدلہ لو
اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝	جتنا انہوں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔
وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا	اور اگر تم صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ	حق میں بہت بہتر ہے اور تم صبر کرو تمہارا
بِهٖ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ	صبر کرنا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے ان
لِّلصّٰبِرِيْنَ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ	مخالفین کے حال پہ رنج و افسوس کرو

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۝

اور نہ ان کی تدابیر سے تنگ دل ہو اللہ تو انہیں کے ساتھ ہے جو پرہیزگاری کرتے ہیں اور نیز ان کے ساتھ بھی جو احسان کرتے ہیں۔

قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اے محمد ہماری طرف سے کہہ دو کہ اے میرے بندو جو یقین لائے ہو ڈرو اپنے رب سے جن لوگوں نے اس دنیا میں دوسروں کے ساتھ نیکی کی ہے ان کے لئے آخرت میں بھلائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین فراخ ہے سوا اس کے نہیں کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

(سورۃ الزمر ع ۲)

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

تم کہو اے محمد کہ مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ خالص اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کروں اور ان کو حکم نہیں دیا گیا سوا اس کے کہ خالص اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کریں یعنی کسی کو اس میں شریک نہ کریں

(سورۃ الزمر ع ۲)

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ

اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہہ دو کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ

اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝

دیا ہے (اس کے سوا کوئی اور مصیبت تو ہم کو پہنچ نہیں سکتی) وہی ہمارا کارساز ہے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ بس اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

قُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۝ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۝ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا ۝ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ۝

اے پیغمبر میرے بندوں سے کہدو کہ وہی بات کہیں جو اچھی ہو اس لئے کہ شیطان ان میں وسوسے پیدا کرتا ہے بیشک شیطان اعلانیہ انسان کا دشمن ہے اے پیغمبر برائی کو بھلائی سے دفع کرو اور ہم خوب واقف ہیں جو کچھ مخالفین تمہارے صفات بیان کرتے ہیں۔

وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۝ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَ

اور اہل کتاب سے مناظرہ نہ کرو مگر خوبی کے ساتھ (یعنی خوش خوئی اور خوش خلقی سے) سوائے ان کے جنہوں نے ان میں ظلم کیا ہو اور کہو کہ جو کتاب ہم پر نازل ہوئی ہے اور جو تم پر نازل ہوئی ہے اس پر ایمان لائے ہیں اور

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

ہمارا تمہارا ایک ہی خدا ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۝ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتے اے پیغمبر برائی کا جواب بھلائی سے دو تاکہ ایسا شخص کہ تم میں اور اس میں عداوت ہو مثل دوست اور رشتہ دار کے ہو جائے۔ اس کی تلقین صرف انہیں لوگوں کو کی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ تلقین انہیں لوگوں کو دی جاتی ہے جن کے بڑے نصیب ہیں اور اگر تمہیں کوئی شیطانی وسوسہ گذرے تو خدا سے پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللہ کہو) کہ بیشک وہ سننے والا واقف کار ہے۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورۃ الانعام ع ۶)

اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ لوگ جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں جب تمہارے پاس آیا کریں تو تم ان کی دلداری کرو اور کہو کہ خدا کی طرف سے تمکو سلامتی کی خوشخبری ہو

اور تمہارے پروردگار نے بندوں پر مہربانی کرنا ازخود اپنے اوپر لازم کر لیا ہے اور جو کوئی تم میں نادانستہ کوئی گناہ کر بیٹھے پھر کے پیچھے توبہ اور اپنی حالت کی اصلاح کرے تو خدا اس کو بخش دے گا کیونکہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

لوگو تمہارے پاس تم میں سے ہی ایک رسول آیا ہے جس پر تمہاری تکالیف گراں ہیں ان کو تمہاری بہبود کا ہوکا ہے اور مسلمانوں پر نہایت درجہ شفیق اور مہربان ہیں۔ (توبہ)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

تو اے پیغمبر یہ بھی اللہ کا بڑا فضل ہوا کہ تم ان کو نرم دل سردار ملے ہو اگر خدانخواستہ تم مزاج کے اکھڑ اور سنگدل ہوتے تو یہ لوگ کبھی کے تمہارے پاس سے تتر بتر ہو گئے ہوتے تو تم اپنی جبلی عادت کیوں

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝

چھوڑو اس جنگ اُحد کے معاملے میں بھی اور معاملات صلح و جنگ میں بدستور سابق ان کو شریک مشورہ کرلیا کرو پھر مشورہ کے بعد تمہارے دل میں ایک بات ٹھن جائے تو بے تامل اس کو کر گزرو مگر بھروسہ خدا ہی پر رکھنا جو لوگ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں خدا ان کو دوست رکھتا ہے مسلمانو اگر خدا تمہاری مدد پر ہے تو پھر کوئی بھی تم پر غالب آنے والا نہیں اور اگر وہ تم کو چھوڑ بیٹھے تو اس کے چھوڑے پیچھے دوسرا کون ہے جو تمہاری مدد کو کھڑا ہو اور مسلمان کو چاہئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھے۔

تمت بالخیر

غلط نامہ

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط الفاظ	صحیح الفاظ
۱	دوئم	۶	فرآن	قرآن
۲	الف	۳	یہ	پہ
۳	الف	۸	حن	سن
۴	ب	۱۴	علیہ السلام	علیہم السلام
۵	ب	۱۶	ببعوث	مبعوث
۶	ض	۲۶	عمر	عمرو
۷	ی	۳	تکمہ	تمہ
۸	ل	۱۷	پرنیسر	پروفیسر
۹	ح	۱۰	ابن ابی طے	سیرت
۱۰	ط	۱۰	نسان العیون	انسان العیون
۱۱	ط	۱۰	الامین والمامون	النبی المامون
۱۳	۱۶	۵	المدیر	المدبر
۱۴	۱۷	۴	قطورہ	بنو قطورہ
۱۵	۱۸	۱	صفعاء	صنعاء
۱۶	۲۰	۱	اذا تذر	اذا نذر
۱۷	۲۱	۱۸	جشن	جس
۱۸	۲۲	۱۶	لی	کی
۱۹	۲۲	۱۷	ڈوڈے	دوڑے
۲۰	۲۲	۱۸	را تھا	گیا تھا
۲۱	۲۹	۱۴	میری	تیری
۲۲	۳۰	۱۷	پروشلم	یروشلم
۲۳	۳۴	۳	سک ساس	ہیک ساس

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

نمبر شمار	صفحہ	سطر	صحیح الفاظ	غلط الفاظ
۲۴	۳۴	۱۰	عمتس ثانی	رعمس ثانی
۲۵	۳۵	۴	صندق	صندوق
۲۶	۳۷	۱۰	بیجا ہو	بیجا ہوا
۲۷	۳۷	۱۷	العرضیہ	العرضہ
۲۸	۳۸	۱۸	قریب	تمدن
۲۹	۴۰	۲	ن	سن
۳۰	۴۲	۳	یانی	پانی
۳۱	۴۴	۷	بار	باز
۳۲	۴۵	۱۳	مری	میری
۳۳	۴۵	۱۵	لوچھا	پوچھا
۳۴	۴۶	۸	ال	وصال
۳۵	۴۸	۱۷	قاصبون	قاضیون
۳۶	۴۹	۴	اورشلم	یروشلم
۳۷	۵۱	۵	جوع	رجوع
۳۸	۶۰	۱۳	بر	پر
۳۹	۶۳	۹	دورا	دورہ
۴۰	۷۲	۵	اصحب الفیل	اصحاب الفیل
۴۱	۷۳	۴	وہ وعدہ کا سچا تھا	وہ وعدہ سچا تھا
۴۲	۷۷	۳	سن	سن
۴۳	۸۰	۱۰	قریش کا تجارتی	قریش تجارتی
۴۴	۸۸	۹	لوقت	بوقت
۴۵	۹۲	۱۹	بولے ہیں	بولے
۴۶	۹۷	۴	فرلتے	فرماتے
۴۷	۱۰۱	۱۸	تُوْمَرُوْنَ	تُؤْمَرُوْنَ

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط الفاظ	صحیح الفاظ
۴۸	۱۱۱	۸	یر	پر
۴۹	۱۱۷	۱۶	مری	میری
۵۰	۱۳۱	۱۱	داخلہ	داخل
۵۱	۱۳۴	۳	کے	نے
۵۲	۱۴۰	۱۴	نخش	فحش
۵۳	۱۶۱	۱۷	القارعہ	القارعة
۵۴	۱۶۳	۱۰	جع	جمعہ
۵۵	۱۶۶	۱۵	خبر	خیر
۵۶	۱۶۶	۱۵	نہیں ہے آخرت	نہیں ہے مگر آخرت
۵۷	۱۶۶	۱۵	خبر	خیر
۵۸	۱۶۹	۳	کمیان	یکسان
۵۹	۱۸۳	۱۶	سن لو	سن لو
۶۰	۱۸۷	۱۰	غروان	غزوان
۶۱	۱۸۷	۱۷	کواس	کو
۶۲	۱۹۸	۱۰	کام کردیا	کام تمام کردیا
۶۳	۲۰۵	۱۲	میان	نیام
۶۴	۲۲۰	۵	ام سلم	اُم سلمہ
۶۵	۲۳۱	۱۰	ان ابن	آن بن
۶۶	۲۵۰	۱۶	گیا تو	گیا
۶۷	۲۸۰	۱۳	ورسُولِہٖ	وَرَسُوْلِہٖ
۶۸	۲۸۲	۱۰	ہوذہ بن علی	ہَوْزَہ حاکم یمامہ
۶۹	۲۸۳	۴	اب میں تجکو	اَب تجھے
۷۰	۳۱۴	۵	سب نے	سب سے
۷۱	۳۳۲	۱	واقعہ	جب

TOOBAA-ELIBRARY.BLOGSPOT.COM

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط الفاظ	صحیح الفاظ
۷۲	۳۳۶	۱۳	حسبتہ لمد	حسبتہ للہ
۷۳	۳۴۱	۱۸	دبر	دیر
۷۴	۳۴۲	۱	عرذات	عرفات
۷۵	۳۴۲	۸	فائدہ	فائدے
۷۶	۳۴۵	۱	باالارادہ	بالارادہ
۷۷	۳۴۵	۶	رغیت	رغبت
۷۸	۳۴۶	۱۰	شرکون	مشرکون
۷۹	۳۴۸	۳	ہارج	حارج
۸۰	۴۰۱	۱۵	دیلا	دیا
۸۱	۴۰۹	۶	آبا	آیا
۸۲	۴۳۶	۹	قوموں جو بتوں	قوموں کو جو بتوں
۸۳	۴۳۷	۱۰	صلح دامن نہیں چ کرنا	صلح دامن چ کرنا
۸۴	۴۳۹	۱۲	منظور ہوتا	منظور نہ ہوتا
۸۵	۴۴۳	۶	آدر	آؤ
۸۶	۴۴۷	۱۱	مسلمانو	مسلمانوں

نوٹ۔ فہرست مضامین میں صفحہ ۳۷۶ پر "اصحاب قدسیہ" اور صفحہ ۳۷۹ پر "حضرت علیؓ کے فضائل قرآن میں" لکھے گئے۔ یہ مضمون "تذکرہ اصحاب قدسیہ" اور "حضرت علی کی خوبصورتی" کا نقل ہوگیا۔ ذیل کی سرخیاں ان کی جگہ پڑھی جائیں:

۲۱۲ - سرکار دو عالمؐ قرآن کے آئینہ میں۔ ۳۶۹

۲۱۳ - آنحضرتؐ کی ازدواجی زندگی۔ ۳۷۸